

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 12, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House Islamabad) at fifteen minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم و اموالهم بان لهم
الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون و عدا
عليه حقا في التوراة والانجيل والقران ومن اوفى بعهده
من الله فاستبشروا ببيعكم النى بايتم به وذلك هو الفوز
العظيم

ترجمہ: خدا نے مومنوں سے ان کی بائیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں ان کے لئے جنت (نارک) ہے۔ یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں تو اسے اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے۔ اور خدا سے زیادہ سچا وعدہ کرنے والا کوئی نہیں ہے تو بخود اتم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 12, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House Islamabad) at fifteen minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّهُمُ
الْجَنَّةُ يَفْتَلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَاَعَدَّ
عَلَيْهِمْ حَقًّا فِيْ التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ اَوْفٰى بَعْدَهُ
مِنَ اللّٰهِ فَاَسْتَبْشِرُوا بِيَّعِكُمُ اللّٰهُ بِمَا بَيْعْتُمْ بِهِ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ

ترجمہ: خدا نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں ان کے لئے جنت (نہا کی) ہے۔ یہ لوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارے جاتے ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں تو اسے اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے۔ اور خدا سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے تو بخود اتم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

جناب چیئرمین - جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

POINT OF ORDER, RE. THE ISSUANCE OF VISAS DURING THE HAJ SEASON

حافظ حسین احمد - شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس سال موجودہ حکومت نے حج کے لئے انٹرنیشنل پاسپورٹ پر ویزا لگوانے کی پابندی لگائی تھی اور اس کا اخطار میں اعلان کیا گیا کہ یہ نگاہ کا فیصلہ ہے۔ اس ضمن میں میں خود غور خیہ صاحب سے ملا جو انچارج وزیر ہیں مذہبی امور کے اور سیکرٹری مفتی لطف اللہ اور جاسٹ سیکرٹری محمود قاضی صاحب سے ملا۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ ہم کسی بھی فرد کے لئے پاسپورٹ پر ویزا نہیں لگائیں گے۔ تو ہم نے کہا ٹھیک ہے اگر ایک پالیسی ہے تو سب کے لئے ہے۔ ارکان پارلیمنٹ کے لئے بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ارکان پارلیمنٹ کے لئے یہ سوت ہے کہ وہ اگر خود یا ان کے اہل خاندان جانا چاہیں تو ان کے لئے انٹرنیشنل پاسپورٹ پر سرکاری پاسپورٹ پر ویزا لگائیں گے۔ میں نے اپنا پاسپورٹ خود جا کر وزارت مذہبی امور میں سیکرٹری صاحب کو دیا انہوں نے قاضی محمود سے فون پر بات کی اور پھر ذہنی سیکرٹری غوری صاحب سے بھی ان کو میں نے جا کر خود درخواست دی اور میں نے ایک کانڈ پر ان سے لکھوایا کہ تمہیں یہ پاسپورٹ تین تاریخ کو وصول ہو چکا ہے۔ دو دن کے بعد مجھے وہ پاسپورٹ بمعہ ایک لیٹر کے ایم این اے ہاسٹل کمرہ نمبر ۹۰ میں موصول ہوا اور انہوں نے کہا کہ آپ جا کر ویزا لگوائیں۔ جب ہم وہاں گئے تو انہوں نے ہمیں کہا کہ آپ ہمیں ٹکٹ لادیں۔ جب ہم پی آئی اے کے آفس گئے تو انہوں نے کہا کہ آپ میں وہاں دیکھائیں کہ وہ مرضی اور انڈے والی بات تھی کہ کون پہلے ہے۔ اس طرح انہوں نے ہمیں ہول دے دیا اور میں نے اپنا پاسپورٹ واپس لے لیا جو میرے پاس ہے۔ لیکن میں آپ کی توجہ اس طویل فہرت کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ یہ سارے ویزے ہیں جو باقاعدہ طور پر Embassy سے لگوانے گئے ہیں اور اس کے علاوہ یہ ساری فہرت میرے پاس ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کس طریقے سے لگائے گئے ہیں۔ جب ایک ممبر پارلیمنٹ حج کا تو یہ حیاوں کی فہرت دیکھیں اس میں بچے بھی ہیں ۱۲-۱۳ سال کی بچیاں

جی میں۔ سب یہ سمجھتے ہیں کہ جے کے لیے کو بھی اگر اس انداز سے لیا جاتا ہے تو
 اتنی قابلِ مذمت ہے۔ میں مستند وزیر سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کے بارے میں
 کہیں کہ یہ کس طرح گئے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Interior wants to say something on this

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, I am partly
 responsible for this

میں نے جو سعودی عرب کے ساتھ agreement تھا وہ ۹۰ ہزار تھا۔ جب ۹۰ ہزار پورا ہو گیا تو پھر لوگوں کا
 پتہ شروع ہو گیا۔ یہ روایت رہی ہے کہ تھیں حکومت میں ہمارے وزیر صاحب کافی بہ نام ہو گئے
 تھے اسی سلسلے میں چاہے اس میں کوئی حقیقت تھی یا نہ تھی لیکن غان بہادر غان کے متعلق کافی کچھ
 ہوا کہ انہوں نے NOCM فروخت کئے۔ لوگوں نے الزام لگائے تو اس نے فیصدہ کیا گیا۔

There should be no NOC.. But certain amount of it was left. Leaving that they
 could go to the Minister for Haj or myself because I am one of those who must
 have issued at least 200-300 endorsements on the applications when they came.
 We directed the Ministry of Religious Affairs, 'accept them for this Haj season
 and directed the Bank to accept their dues'. As far as the International Passport
 is concerned, there may have been as stamped a matter of policy by the Saudi
 Arabian Government because they were taking on the Hajj undoubtedly. This
 I think, is undoubtedly the fact and I told Hafiz Sahib, I say even he could
 have come to me up to the 5th or 8th or rung me up. Then, it was quite possible
 that it would have been done. Because I have nothing else to say then that we
 have a channel with FIA on immigration, and I think that there were certain
 people who ran into difficulties or even had to wait up till 8th. I said, my director
 Immigration and I will get visas for them. But as they say,

Hafiz Sahib, I think, you should accept the verdict. بلاوا نہیں آیا ہو گا اس سال لہذا

of God and wait till next year

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اس کو ذرا دیکھ لیں۔ اور حافظ صاحب آپ بھی۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب مسئلہ میرا نہیں ہے مسئلہ یہ ہے کہ آج ہمیں یہ بتا دیا کہ یہ راج کے بے افراد بھیجنا جس 118 کا کام ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ بس میں باتوں سمیت ممبر پارلیمنٹ کے میں اس پر تحریک اسحق بھی دوں گا یہ ایک الگ بات ہے لیکن مجھے یہ بتایا جائے کہ جب اس پر پابندی ہے تو یہ دیر سے کیسے گئے؟

جناب چیئرمین۔ نہیں اس میں یہ کریں کہ سر دست وہ جتنا جواب دے سکے ہیں کیونکہ ان کو نوٹس تو نہیں دیا گیا تھا اس چیز کا۔ تو اس کا یہ کریں چلے تو ان کی بات سن لیں اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو باقاعدہ تحریک دے دیں۔ تاکہ وہ اس کا باقاعدہ جواب دے دیں۔ اس وقت جو ان کے پاس information ہے اس پر بات کریں گے۔ آپ تحریک دیں گے وہ باقاعدہ ہی detail دے کر وہ بات کریں گے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, just before I came into this House, there was one gentleman from Lahore who wanted an explanation that day, I said, "today is the last flight from Islamabad and today he came in the will of application".

مجھے یہ کراویں

حافظ حسین احمد۔ ہمارے آصف زرداری صاحب کب لے جا رہے ہیں delegation۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں لے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اجلاس آیا تھا۔

حافظ حسین احمد۔ جناب وہ لے جا رہے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ وہ تو خود ساتھ افریقہ گئے ہوئے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ تو فی ملازم

ہے کیا آپ یہ سچ دہائی کر رہے ہیں کہ ۱۵ کے بعد کوئی ٹرافٹ نہیں بنائے گی۔
جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے حافظ صاحب اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو تحریک دے
دیں تاکہ وہ باقاعدہ سرکاری جواب دیں۔ جی ڈاکٹر رحمان صاحب۔

POINT OF ORDER RE. THE PUBLICATION OF A NEWS ITEM IN A
DAILY CONCERNING THE MEDICAL FACILITIES
TO THE SENATORS

ڈاکٹر محمد رحمان۔ میں یہ کہوں گا کہ آج ایک اچھے قابل احترام ایوان میں نے کہ
بڑے مقبول عرصے میں بڑی اچھی reputation develop کی ہے اور قارئین اس کو بڑے شوق
سے پڑھتے ہیں۔ اس کے front page پر ایک افسوس ناک خبر شائع ہو چکی ہے۔ Medical bills۔
MNA's, Senators draw over rupees three million in three weeks۔
پہلے یہ عرض کروں کہ یہ language لحاظ فرمائیں۔ لکھتے ہیں جناب کہ

an amount of so much by Senators and the figures are in addition to this. Even
the custodian of both the Upper and the Lower Houses did not miss this
lucrative option

اندازہ کریں جناب اس کو lucrative medical facilities یعنی اگر کوئی avail کرتا ہے وہ
lucrative and custodian جناب ۱۹۱ اس طریقے سے میں یہ ریکارڈ پر نہیں کہنا چاہتا نہ میں اخبار
کی مذمت کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ اخبار کے ادارے کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ کسی نادان
دوست یا کوئی سازشی عنصر ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ کسی سچے کو یا کسی MNA کو کوئی فائدہ پہنچے تو
نہیں دیتا وہ تو یہ ہے کہ کسی کی دوائی ہے تو وہ وہاں سے دوائی لے لیتا ہے۔ بار بار یہ تاثر دیا جا
رہا ہے کہ کسی نے 2000 روپے لے لئے کسی نے 4000 روپے لے لئے۔ دوسری یہ اطلاع اخبار
میں آ رہی ہے۔ اس قسم کی اطلاع is totally false۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ اس پر اگر آپ قبول فرماتے ہیں کہ اجازت دے دیں کہ باقاعدہ

یہ وائل facility ہے رولز کے مطابق قانون کے مطابق یہ نہیں ہے کہ یہاں سے تھک جاتے ہیں جس کو وہ کہتے ہیں کہ جی یہ بھی سارے ڈاکو ہیں اور یہ ان ڈاکوؤں کے سردار ہیں۔ تاہم تو قوم کو یہ دیا جا رہا ہے اس اخبار میں اس بیان کے ذریعے سے۔ جناب 1991 میں یہ عرض کرتا ہوں بیک اگر قوم چاہتی ہے اور ہمارے پریس کے بھائی بھی ہم بھی support کرتے ہیں کہ باطل سے تو صواب کہتے ہیں کہ as some people are permanently ill۔

جناب والا! اگر ایسی بات ہے تو پہلے جب کوئی اسمبلی کے لئے کھڑا ہو یا سینٹ کے لئے تو باقاعدہ قانون پاس کیا جائے کہ اس کا باقاعدہ ڈاکٹری معائنہ ہو تاکہ کوئی مریض آدمی اس میں نہ آئے۔ تو اس کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا قانون بھی اگر پاس کیا جائے کہ جی اگر تین دن سے زیادہ بیمار ہو تو اس کو یکدم۔۔۔۔۔۔ جناب والا! میری صرف پریس کے بھائیوں سے یہ درخواست ہے کہ وہ برائے مہربانی اس قسم کی بات نہ کریں۔ البتہ یہ کہہ سکتے ہیں اور اس سلسلے میں اپنے ادارے لکھیں کہ یہ جو medical facilities میں ان کو withdraw کیا جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ We will have no objection۔ اس پر بحث بھی ہو سکتی ہے لیکن جناب والا۔ مجھے اس سے ایک سائزر کی بولتی ہے کہ ملک کی پارلیمنٹ کو ذیل کیا جائے ایسے لوگ ملک میں جمہوریت نہیں چاہتے ہیں۔

جناب چیئر مین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب جیہڑن! یہ سوال بڑا valid ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر معزز سینیٹر اسے question of privilege کی شکل میں لائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ایسا پہلے بھی کاغذے لکھے ہوتے رہا ہے۔ actually یہ پارلیمنٹ کے ممبران کی character assassination ہو رہی ہے۔ ان اداروں کی dignity کو undermine کرنے کا process کالی عرصہ سے جاری ہے۔ ان جموں جموں سی باتوں سے عوام میں وہ صورت حال تو پیدا نہیں ہوتی ہے جیسا کہ آپ فرما رہے تھے کہ کوئی ممبر قومی اسمبلی یا سینیٹر لکھتے ہیں تو اسے ہی نہیں سکتا۔ اگر کوئی prescription ہو تو یہ دو این متعلقہ محکمہ یا ڈاکٹر صاحب purchase کر کے ان کو مہیا کرے۔ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ اگر معزز سینیٹر اس کو question of privilege کی شکل میں ایوان میں لائیں تو بہتر ہے۔ ہمیں ایسی چیزوں کا نوٹس ضرور لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ تو ڈاکٹر صاحب کی اس suggestion پر غور کر لیں۔

ڈاکٹر محمد رحمان - ٹھیک ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان - جناب ۱۹۱۱ میں اس ضمن میں دو واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس قسم کے غلط figures لاہور کے ایک رسالے میں ایم این ایف اور سینئر کے خلاف چھپے تھے۔ اس میں رقم کو ایک لاکھ سے ایک کروڑ بنا دیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ہماری دفین چٹھریسن صاحبہ کے متعلق چار کروڑ روپے کی بات کی گئی تھی۔ میں نے اس سلسلے میں یہاں تحریک استحقاق پیش کی جو متعلقہ سینڈنگ کمیٹی کے سپرد کی گئی تھی۔ اس پر وہاں بحث ہوئی۔ وہاں اس رسالہ کے ایڈیٹر نے غیر مشروط طور پر معذرت کی اور پھر کہا کہ ہم اس معذرت کو اپنے رسالے میں بھی چھاپیں گے اور اس کی تصحیح کریں گے۔

میں ایک اور بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس پارلیمنٹ بلڈنگ میں کچھ ایسے اسباب ہیں جو ایم این اے اور سینئروں کا نام غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے نام پر جسی فارم بھی دستخط کرتے ہیں اور ان کی مہریں بھی بنائی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین - وہ تو فراڈ کی بات ہے۔ یہ اور بات ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان - جناب میں پہلے بھی آپ کے نوٹس میں یہ بات لا چکا ہوں۔ کمرے کوئی اور بھرے کوئی یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس سے پارلیمنٹ کے ممبران کی توہین ہوتی ہے۔ یہ نہایت ہی سنگین معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین - ڈاکٹر رحمان صاحب - آپ ڈاکٹر شیر انگن صاحب کی تجویز پر غور کر لیں اور اس پر کوئی باقاعدہ تحریک دے دیں تاکہ اس پر proper investigation ہو سکے۔ جناب طارق صاحب

POINT OF ORDER: RE THE FLIGHT OF PAKISTANIS IN YEMEN

DURING THE CIVIL WAR

جناب محمد طارق یوہداری - جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ کی طرف دلاتا چاہ رہا ہوں جس میں سینکڑوں پاکستانیوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہے۔ اس وقت سمن میں جو دن جنگ کی سی کیفیت ہے۔ اس کے بارے میں اخبار میں آیا ہے کہ سمن سے

تین سو پاکستانیوں کو جلد نکالا جائے۔ ہم بے یار و مددگار پڑے ہیں۔ میزائل گر رہے ہیں۔ غائب ہو سکتے۔ صدارت سے بیٹھوں پر ایک انجینئر کی اپیل۔

سہارن شاہ حکومت کو رپورٹ بھیج چکا ہے۔ جج کی وجہ سے بنی آئی اسے وہ طیارہ نہیں مل سکا۔ تو اس کے بارے میں "روزنامہ جنگ" میں مکمل تفصیل لکھی ہوئی ہے کہ ان لوگوں کے جو رشتہ دار ہیں وہ یہاں پر حکومت کے ساتھ اور دفتر خارجہ کے ساتھ رابطہ قائم کر چکے ہیں۔ وہاں پر جناب میں سو لوگوں کی زمینگوں کو فطرہ ہے۔ سکے میزائل گر رہے ہیں۔ کسی وقت کسی کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے۔ جناب یہ کہنا کہ جج کی وجہ سے کوئی طیارہ موجود نہیں ہے۔ مجموعے اور بڑے غریب اور امیر ملک سب اپنے اپنے شہریوں کو وہاں سے نکال کر لے گئے ہیں لیکن پاکستانی اسے بے یار و مددگار ہیں اور ان کا خون اتنا سستا ہے کہ حکومت ایک طیارہ ان کے لئے مہیا نہیں کر سکی۔ کوئی اسپتال پارٹر کرے ان کو نہیں نکال سکی۔ تو اس طرح میں آپ کے توسط سے حکومت سے کہتا ہوں اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ وہ تین دہائی کرالیں کہ وہ فوری طور پر پہلی فرصت میں ان بے یار و مددگار پاکستانیوں کی مدد کے لئے بھیجیں گے۔

جناب چیئرمین۔ آپ یہ وزیر داخلہ صاحب کو دے دیں۔ وہ اس پر کار کر لیں گے اور جو مناسب سمجھیں گے وہ اس پر کارروائی کریں گے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ سوال نمبر ۱۷۔ سید قادر صاحب۔

17. *11. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state whether the Government of Pakistan, any international agency or any NGO has undertaken any survey or study to find out the status of poverty in Pakistan, if so, its details?

Syed Iqbal Haider: The Federal Bureau of Statistics carries out household income and expenditure surveys from time to time which provide information for assessment of poverty in the country. According to the latest

such survey available for 1990-91, roughly 22 percent population is below poverty line, the latter defined in terms of income necessary for buying food basket which could meet the minimum nutritional standard (i.e. 2550 calories).

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - کیا وزیر موصوف ارٹھلا فرمائیں گے کہ یہ جو study Federal Bureau of Statistics نے کی ہے یہ ہاؤس میں table کی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین - وزیر قانون صاحب۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین یہ مختلف سروے ہیں اور میں منٹری سے معلوم کروں گا کہ ان کی کیا حیثیت ہے ان کے پاس ہونیں تو میں معلوم کر کے ان کو اطلاع دے دوں گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - اس میں کوئی secret report تو نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر - secret report تو نہیں میں ان سے معلوم کر کے عرض کروں گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - سروے کی رپورٹ ہمیں دلوا دیجئے ایسی کیا

بات ہے۔

سید اقبال حیدر - سروے کی رپورٹ

may be a very big volume that is the only reason.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: We should be entitled to read even the big volume.

Syed Iqbal Haider: I will find it, sir.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اس میں یہ جو minimum nutritional standard ہے - یہ انٹرنیشنل ہے یا پاکستان کی حکومت نے اس کو مقرر کیا ہے۔

سید اقبال حیدر - یہ تو انٹرنیشنل ہے - پاکستان کی حکومت نے نہیں مقرر کیا poverty level, minimum nutrition کی جہاں تک بات ہے تو میری یادداشت کے مطابق یہ

انٹرنیشنل ہے۔

لیفٹنٹ جنرل (ریٹائرڈ) سمیع قادر۔ اسے میں بھی مانتا ہوں میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ یہ انٹرنیشنل ہے اس سے پہلے جو پمپکی رپورٹ تھی اس سے پہلے بھی studies ہو چکی ہیں اس وقت جو standard تھا جہاں تک میری یادداشت ہے وہ 2000/2100/2200 کے قریب تھا۔ اس کو ہم 2000 یا 2100 پر کریں تو یہ ۲۲ فیصد سے بھی نیچے گر کر poverty level جو آج آئی ہے کافی نیچے آ جائے گی۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اپنے طور پر کچھ standard مقرر کر کے اس بات کو یہاں establish کیا جائے یہاں پاکستان میں poverty level کیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ یہ پورا میٹر تو internationally استعمال کرتے ہیں لیکن یہ بجا فرمایا کہ اگر اس وقت nutritional level کم کر دیں تو۔
(اس مرحلے پر ایم کیو ایم کے معزز سینئرز ایوان میں تعریف لائے تو ڈیسک بجانے لگے)

WELCOME SPEECHES ON THE ARRIVAL OF THE MQM SENATORS

Syed Iqbal Haider: I welcome the three Senators of MQM to be in the House and we are glad that they have managed to reach Islamabad and I really welcome them and I am confident.

Mr. Chairman: We have to thank you also for the full cooperation given to us. I also welcome the honourable Senators.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman although I am not the Leader for the Opposition but welcome on the part of the Law Minister is most unwelcome. It is your efforts, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: I must acknowledge that انہوں نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے مشکلات تھیں لیکن اس کے باوجود اقبال حیدر صاحب نے

میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔

لیفٹننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید قادر۔ پارہ ہی کوئی نہیں تھا۔

سید اقبال حیدر۔ اب تو آپ بھی تعریف کر دیں چلیں آپ کے پاس بھی کوئی چا نہیں ہے بچا کہ نیک کام کو نیک کہیں۔

سید احتیاق اظہر۔ مسٹر چیئرمین آپ کا اور سارے ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کوششوں کی وجہ سے آج ہم یہاں آسکے ہیں ورنہ ہمارے آنے کا امکان نہیں تھا۔ خواہ مخواہ کے جھوٹے وعدے کئے جاتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ سارے ہاؤس کا آپ کو شکر گزار ہونا چاہیئے۔ میں بھی شکر گزار ہوں تمام ہاؤس نے تعاون کیا ہے میں ان کا بے حد شکر گزار ہوں۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں اپنے تین ساتھی ارکان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اس سلسلے میں جناب نے جو کوششیں کی ہیں ان کے بغیر ان کا آج یہاں موجود ہونا ممکن نہیں تھا۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وزیر قانون نے اپنی مدد نیک کوشش کی ہے لیکن ان کے علاوہ بے شمار قوتیں لگی ہوئی تھیں اس طرف سے کہ وہ یہاں نہ آئیں شاید انہیں یہ مدد نہ ہوا ہوگا کہ ان کے یہاں آنے سے وہ حتمی کہانی بیان کر سکیں جس کے تحت انہیں جیل میں بند کیا گیا اور ایک ضعیف اور بیمار ممبر کو اتنی اذیت میں رکھا گیا ایک ہماری بہن قانون کو رکھا گیا ایک اور خنب سینیٹر آغلب خج صاحب کو رکھا گیا۔ اور آج جو وہ آنے ہیں تو یقین کیجئے کہ یہ جمہوریت کی فتح ہے اور اس میں آپ کا رول اور ایڈجسٹن کا رول قابل تعریف ہے۔ اور ساتھ ہی جو قانون یا رولز میں سقم تھا کہ نیشنل اسمبلی کے رولز میں تو یہ بات موجود تھی کہ سپیکر اس قسم کے حالات میں خود حکم فرما سکتے تھے لیکن سینٹ کے رولز میں ایسا نہیں تھا تو میں سمجھتا ہوں ان تین ارکان کی قربانی کی وجہ سے وہ رولز بھی amend ہوئے۔ اور اب سینٹ کے اندر بھی یہ قانون موجود ہے۔ اگر چیئرمین یا کمیٹی کے چیئرمین کسی رکن کو بلوانا چاہیں تو وہ بلوا سکتے ہیں۔ یہ جمہوریت کی فتح کا دن ہے۔ آج ہمیں بڑی غوثی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب اہل شک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک - جناب چیئرمین! آپ کی کوششوں اور اس ہاؤس کے دیگر جمہوریت پسند اور انسان دوست ساتھیوں کی کوششوں سے یہ جو ہمارے تین ساتھی آج ہمارے ساتھ پھر اس ایوان میں تشریف لائے ہیں اس کے بارے میں ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن نے جو کہا میں اس کی حمایت کرتے ہوئے صرف اتنا اضافہ کروں گا کہ آپ کی اور اس ایوان کی کوششوں سے انسانی حقوق جمہوریت اور احترام آدمیت کی طرف جو قدم اٹھایا گیا اور جس پر اس متلاطم سمندر پاکستان میں بحرانوں کے پاکستان میں جمہوریت کی طرف روشنی کی جو کرن اس ایوان کی کوششوں سے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں وزیر قانون کو بھی اس سے خارج نہیں سمجھتا اس لئے کہ اس ملک کو جس قانون کی بالادستی جمہوریت انسانی حقوق کے احترام کی ضرورت ہے یہ اس کی طرف ایک پیچھے رہی ہے۔ جس میں اس ایوان کا آپ کا اور سب کا حصہ ہے۔ تو میں صرف یہی نوٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سلسلہ جو اس ایوان سے شروع ہوا ہے یہ جاری رہے گا۔ ہم کہتے رہے ہیں کہ ایم کیو ایم بات چیت کے لئے تیار اور آمادہ ہے۔ یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کوئی آمادہ ہو تو ہم ضرور یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ آج کا دن ہماری اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ پاکستان کے مستقبل کے لئے سب کے ساتھ میں نے سب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مہممت کی بنیاد پر ملک کی خدمت اور روشن مستقبل بنانے کے لئے ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہیں۔ میں اس ایوان اور آپ کے ذریعے ملک کی تمام پارٹیوں، تمام قوتوں، تمام محب وطن لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی جماعتی، علاقائی، ذاتی و گروہی اور دوسری مصلحتوں کو چھوڑ کر، یکطرفہ کر کے کراچی اور سندھ کے مسئلے پر سوچتے وقت ایم کیو ایم کے اس مسئلے کو پیش نظر رکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری بات چیت کے ذریعے ملک کو جمہوریت، وفاقت اور قانونیت کی طرف لے جانے میں ان کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔ یہ جو آج اشارہ ملا ہے اور جس طرف ہم بڑھ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ابتداء ہونی چاہئے اور یہ جو ماحول اس ایوان اور آپ کے ذریعے پیدا ہوا ہے۔ اس سے تمام ملک کے لئے آزادی، آمادہ اٹھانے کی ضرورت ہے شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم اپنے ان معزز ارکان پارلیمنٹ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آج یقیناً ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ آج پارلیمنٹ کی supremacy اور بالا دستی کا یہ معہرہ ہے۔ اور یہ اس کا ایک مظاہرہ ہے۔ کاش ہم اپنے دیگر امور میں بھی پارلیمنٹ کی اسی طرح بالا دستی کو برقرار رکھ سکیں۔ یقیناً اپوزیشن اور حکومت دونوں جو ہیں وہ جمہوریت کی گاڑی کو چلا سکتے ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے وزیر قانون صاحب کا یقیناً انہوں نے کوشش کی۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب میں صوبہ سندھ کی حکومت کے تساہل کا ضرور ذکر کروں گا لہذا اس پر میں افسوس کا اظہار کروں گا خصوصاً اس طرح کہ ہمارے سید عبداللہ شاہ صاحب خود اس ایوان کے رکن تھے اور یہاں سے وہ ایوان وزارت اعلیٰ میں پہنچے۔ انہیں یہ چاہیے تھا کہ وہ خود جس طرح ہمارے سینیٹر صاحبان نے خود قانون کا سامنا کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر گرفتاری پیش کی۔ حکومت کو بھی چاہیے تھا کہ اسی فراہمی کے ساتھ انہیں اس ایوان میں شرکت کا موقع فراہم کرتی۔ بہر حال دیر آہ درست آید۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے دل کی گہرائیوں سے اپنے تمام سینیٹرز کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اسنے کہ اشتیاق اظہار صاحب نے اپنی صحت کی خرابی کے باوجود ہسپتال کی بجائے پارلیمنٹ میں آنا پسند کیا۔ جناب والا میں آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور ایک نفلے کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ فی الحقیقت اس سے سینیٹ کی بالادستی سینیٹ کی عزت اور اس کا وقار قائم ہوا ہے۔ اور اس جملو سے نہ صرف آپ یہ ایوان بلکہ خود حکومت بھی مبارکباد کی مستحق ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خیرگاہی کا یہ اقدام آئندہ معاملات کو خوش اسلوبی کے ساتھ درست کرنے کا پیش خیمہ ہونا چاہیے اور اس سلسلے میں میں تجویز پیش کروں گا کہ میری اور مرتاج عزیز صاحب کی جو تحریک سندھ کے حالات خصوصیت سے کراچی کے حالات کی روشنی میں اس سے پہلے منظور کر چکے ہیں اور جناب وزیر قانون نے اتفاق رائے کا اظہار کیا تھا کہ اس پر اختلاف نہیں ہوگا بلکہ مل کر یہ بحث کی جائے گی۔ وقت کی کمی کی وجہ سے پچھلے اتوار کو وہ نہیں ہو سکی اگر آج legislative وقت کے بعد وقت ملتا ہے تو اس کو آج لے لیا جائے۔ ورنہ لازماً اتوار کو fix کیا جائے تاکہ اس پر مکمل گفتگو ہو سکے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب ڈاکٹر حنی صاحب۔ آپ صرف مبارکباد دیں اور مختصر

وقت لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب میں اپنے ان دوستوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو فتح سینٹ کے ایوان کو ہونی ہے اس میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں حامل ہیں ایوان کے دونوں طرف کے بچوں کی یہ مشترکہ کوشش آپ کی سرپرستی میں ہوئی اور اس کی مبارکباد کا سارا ایوان مستحق ہے۔ اس لئے کہ یہ سارے ایوان کے وقار کا مسئلہ تھا۔ سینٹ کی بلا دستی، سینٹ کا احترام اور سب سے بڑھ کر جو خوبصورت بات یہ ہے کہ اس معزز ایوان نے قانون کی بالادستی، شہری آزادی، پریس کی آزادی اور اس طرح کی جو اہمیت رکھنے والی باتیں ہیں، جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ پورے ایوان نے مل کر یہ جدوجہد کی ہے اور سارا ایوان اس مبارکباد کے لائق ہے۔ یہ جو دوست ہمارے آنے ہیں میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ انشاء اللہ مستقبل میں بھی یہ ایوان نہ صرف اپنے ایوان کے ممبروں کی شہری آزادی بلکہ سارے ملک کی شہری آزادی کے لئے ایک اہم رول ادا کرے گا۔ تمام ملک کے شہریوں کی آزادی کے لئے اور یہ جو غلط قسم کے طریقے سے لوگوں کو زنداں میں لے جایا جاتا ہے اس کے لئے سینٹ کا ایوان بہترین رول ادا کرے گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب گلجی صاحب۔

جناب منظور احمد گلجی۔ میں سب سے پہلے اپنے دو بھائیوں کو اور اپنی بہن کو اس ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو روایت ہم نے یہاں قائم کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ملک میں بھی شاید یہی روایت قائم ہو جائیں۔ یہ ایک ابتداء ہے۔ اس میں ہم نے جو کام کیا ہے یا جو ہم نے stand لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ institution کو build up کرنے کے لئے اور ان اداروں کو تحفظ دینے کے لئے کیا ہے۔ میں ان اپنے دوستوں اور بہن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ یہی طریقہ اس پورے ملک میں رہے گا۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی گل آفریدی صاحب۔

جناب حاجی گل خان آفریدی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں ان تینوں سفیروں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف اسی طریقے اور قانون سے کام کریں گے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور گزارش کرتا ہوں کہ جو پٹاور کا پی۔ آئی۔ اے۔ آتش ہے وہ شام پھ سب سے پہلے بند ہو جاتا ہے لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ براہ مہربانی چیئرمین پی آئی اے کو ہدایت کریں کہ وہ پہلے کی طرح آگ بجھ شام تک کے اوقات کار کو ہی جاری رکھیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی جناب مولانا عبدالستار خان نیازی۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ ان اصحاب کی گرفتاری پیش کرنے کے لئے ایک پروگرام ان کے پاس تھا۔ اس سے یہ تاثر کہ جو خود جیل کے اندر جا رہے ہیں ان کو وہاں سے باہر کیوں لایا جائے۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔ ان کا یہاں پر ایوان میں بحیثیت ممبر کے حاضر ہونا اور یہاں کی کارروائی میں حصہ لینا مستحق حق اور استحقاق تھا۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ ان کا court arrest کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنے دوسرے حقوق یا ذمہ داریوں سے تارک ہو گئے۔ وہ تشریف لانے ہیں اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا۔ جیل کے اندر گئے۔ جیل بہت بڑی جگہ ہے۔ تکلیف کی جگہ ہے وہ انہوں نے اختیار کی لیکن اپنی ذمہ داری کو یہاں پر ہافس کے اندر آ کر ادا کرنا ملک و ملت کے مفاد کی ترجمانی کا جو احساس کیا ہے میں سمجھتا ہوں بہت بڑی بات ہے ایوان نے اور خاص طور پر آپ نے اس معاملے میں دلچسپی لی ہے یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے غیر دے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman, sir, I also join my friends in welcoming the three Senators who have come today under your orders but it did hurt me when I was entering in the Hall while hearing the Leader of the Opposition that it was of course through your efforts, I don't deny that, but he said, it was on account of efforts of the Opposition and the

Chairman that this has happened. Sir, the whole country, the whole House is witness that the matter was supported by every Senator who was sitting in this House **whether** on this side or that side of the House.

Mr. Chairman: Correct.

Malik Muhammad Qasim: Sir, these were suggestions from the Opposition that there should be a dialogue. We have been talking of dialogue right from the very beginning when this Government came into power. Sir, I here now welcome them and I congratulate you sir, for having got them here. I say that a sub-committee or a committee may be formed today here which should go into the matters which are disturbing the minds of the MQM or for that matter the whole country. Therefore, to say that we don't want to negotiate, to say that we don't want to have a dialogue, to say that we are creating conditions on the basis of which there should be, the people who are opposed to, in trouble; no, sir, we don't want that. It is not in the interest of the country. We have suffered ourselves for the last so many years on account of such things. We know what it is, if something wrong or something false is done with the people who oppose the Government, we will have unconditional dialogue with them. The committee may be formed today which should start holding its meeting here in the vicinity of this very House so that whatever grievances they have may be settled. It is not the grievances of MQM, they know my feelings about them, when the present Opposition never talked to them, they know my personal feelings for them. I consider them as patriot as anybody else in this country. But the point is that if anybody, I am not referring, I am not imputing, to them in this country, does anything illegal everybody should be against him. And as far as

consensus is concerned sir, this country cannot run without it. This is the belief of this Government that a country cannot do without a consensus in the country on national issues. We demand consensus, we want consensus on national issues and if any trouble is there in Karachi or in any part of Sindh, it is a trouble in Pakistan, it is not in Karachi only, it is not in Sindh only - the whole of Pakistan suffers on account of that and, therefore, without any condition sir, I repeat myself that a committee may be formed and we are prepared to have a dialogue on every issue but it shall be without any condition. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Ajmal Khattak Sahib.

جناب محمد اجل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب مجھے اپنے بہت عزیز اور محترم ساتھی کی تقریر سن کر خوشی ہوئی لیکن ساتھ خوشی میں زیادہ اضافہ ہوتا، بہت خوش ہوتی اور خوشی کا عملی نتیجہ بھی نکل آتا اگر آپ اس کے لئے تیار ہوتے۔ کیونکہ یہ خوشی کی بات ہے کہ حکومت مہاجر قومی تحریک کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے اور انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور تحقیق ہو۔ لیکن میں اس قسم کی مساحانہ کوششوں، جس کو ہم جرم کہتے ہیں، ان کے تجربات کے پیش نظر یہ ضروری سمجھتا ہوں اگرچہ مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ یہ کہوں کہ جناب لیڈر آف دی ہاؤس نے جو یہاں تجویز پیش کی ہے وہ مخلصانہ نہیں ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی کمیٹی تشکیل دینے سے یا ایسے اقدام اٹھانے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جب ہم مصالحت کرنے کے لئے جگہوں میں جاتے ہیں تو فائبرندی کرتے ہیں۔ جب ہم اخبارات میں دیکھتے ہیں، بھونے سے لے کر بڑے تک، تو ان کی پہلی بات یہ ہوتی ہے کہ ایم کیو ایم کے صدر دفتر پر حملہ ہوا، وہاں سے جاسوس نکل آئے، وہاں RAW والے ہیں، وہاں انہوں نے یہ کیا، وہ کیا اور قسم قسم کے الزامات، آج بھی اخبار میں ہے کہ سینکڑوں لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ہم حکومت کی طرف سے آئی ہوئی اس تجویز پر خوش ہیں لیکن اس بات چیت کے لئے فضا خوشگوار بنانے کے لئے، ان تمام اقدامات سے یہ پیچھے نہیں اور جو گرفتاریاں انہوں نے کی ہیں، ان سے یہ باز آئیں تاکہ بات چیت کے لئے فضا مناسب ہو اور اس میں ہم جا کر تحقیق کریں

موجودہ حالات میں تحقیق کیسے ممکن ہے جب ایک طرف آپ کی فائزنگ ہو رہی ہے اور دوسری طرف ہمیں بات چیت کے لئے کہا جا رہا ہے تو میں اس شرط کے ساتھ آپ کی تجویز کا خیر مقدم کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ کے انکسار کے پیش نظر یہ قدم آپ اٹھالیں گے تو پھر ہم ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہوں گے۔

POINT OF ORDER; RE: THE KARACHI SITUATION.

Jam Karardudin: Point of order. Sir, we are not going to discuss Sindh situation here. We are only welcoming our friends.

Mr. Chairman: We are not discussing Sindh situation here, but this is a very healthy development that there is consensus between the Government and the MQM that there is a need for dialogue.

تو کئی دفعہ ایسی چیزیں ہوتی ہیں کہ جن پر اچھا ہوتا ہے کہ بات ہو جائے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, Mr. Ajmal Khattak has raised a point but the point is that if there is not law and order, there can be no talks. So, first of all, the terrorism should stop, there will be no arrests. If there is no law and order situation, why should we go and arrest people. That is why we said that any discussion must be unconditional. Now, they said that their criminals should be released, it is not possible to succumb to that.

جناب چیئرمین - اس وقت بات صرف یہ ہوتی ہے کہ ملک صاحب کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ بات چیت ضرور ہونی چاہیئے کراچی کا مسئلہ پاکستان کا مسئلہ ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم غیر مشروط بات چیت کے لئے تیار ہیں - دوسری طرف سے صرف یہ چیز آئی ہے کہ بات چیت ہونی چاہیئے لیکن اخبارات میں یہ آ رہا ہے 'وہ آ رہا ہے اس لئے فساد بستر ہونی چاہیئے۔

So, let us finish at that.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا! میرے دوست ملک محمد قاسم کی طرف سے بڑی اچھی تجویز آئی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ سارا کام لپیٹا پوتی کا ہے۔ سیاسی جماعتیں اپنے مقاصد کے لئے کبھی ان سے تعاون کرتی ہیں کبھی مخالفت کرتی ہیں اس لئے مسئلے کے دو حصے ہیں ایک law and order maintain کرنے کا ہے دوسرا کراچی کو امن و سلامتی اور سندھ کو امن و سلامتی کا مرکز بنانے کا ہے لہذا قطع نظر اس کے کہ کوئی سیاسی جماعت کیا ہے یا کیا نہیں ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جانے گا لیکن آئندہ کے لئے جیسا کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں امن قائم کرنے کے لئے دہشت گردی ختم کرنے کے لئے اور پاکستانی قومیت کے تصور، اخوت، محبت اور تعاون کی فضا پیدا کرنے کے لئے "لزاماً" کمیٹی بنے اور اس وقت یہ لوگ مقدمات واپس لیں۔ ورنہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر یہ ایک مذاق بن جانے گا مقدمات جیسے ہیں ایسے رہیں لیکن آئندہ کے لئے مل کر غلط مقدمات واپس لے لئے جائیں جو اعتراضات ہیں ان کا جواب دیا جانے اور مستقل طور پر امن کے قیام کے لئے کمیٹی بنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ اب اس بات کو لمباز نہ کریں۔

ایک معزز رکن۔ جناب میں صرف دو منٹ لوں گا۔ عرض یہ ہے کہ یہ جو تجویز آئی ہے اس کے متعلق ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اس کے ظووس کو doubt کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ پہلے سندھ کی پوری situation پڑھاؤں کو پتہ چلے کہ صورتحال کیا ہے اور کہاں کہاں مرض ہے اور کیا کیا اس کا تدارک کرنا ہے۔ اس کے بعد پھر آپ طے کریں کہ آیا کمیٹی بننی چاہیئے اور اس کے terms of reference کیا ہوں گے۔

جناب چیئرمین۔ ہمارا جو آج کا ایجنڈا ہے وہ disturb ہو رہا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ یہ disturb ہو اور وزیر قانون خود کہہ رہے ہیں کہ اتوار کو discuss کریں گے۔ جی راجہ ظفرالحق صاحب۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ جناب چیئرمین! ہمارے تین ساتھی آج ہی یہاں آنے ہیں اور جس situation میں وہ رہے ہیں ان حالات کے بارے میں وہ خود اپنا اہتمام خیال آج کسی وقت پریس کانفرنس میں کریں گے۔ لیکن جو تجویز ملک صاحب کی طرف سے آئی ہے اور اہل شک صاحب

نے ابتدائی طور اس کے اوپر اپنا رد عمل ظاہر کیا ہے۔ ان کا کہنا صرف یہ تھا جس کی مولانا عبدالستار نیازی خان نے بھی تائید کی ہے کہ حکومت کا رویہ نہ صرف اپوزیشن بلکہ خود MQM کے بارے میں حالات کے تحت کبھی نرم کبھی گرم رہا ہے۔ کبھی MQM کو ساتھ لے کر حکومت بھی بنائی ہے اور کبھی انہوں نے ان کے خلاف بہت کچھ اخبارات میں دیا اور ایکٹرائک میڈیا۔ ریڈیو اور ٹی وی میں بھی ان کی ایک ایسی picture پیش کی ہے جس کا ان کو اختیار نہیں تھا یعنی ان کے وسائل نہیں تھے کہ وہ اس کی تردید کر سکتے۔ اس لئے جب یہ کہا جاتا ہے کہ اگر حکومت اس معاملہ میں سنجیدہ ہے تو جس طرح وزیر اعظم پاکستان کہتی ہیں کہ اگر ہندوستان واقعی کشمیر پر مذاکرات کرنا چاہتا ہے تو پھر اپنی seriousness ظاہر کرنے کیلئے اسے وہاں تشدد بند کرنا ہو گا۔

Malik Muhammad Qasim: For Gods' sake let our national issues should not be mixed up with our international issues.

راجہ محمد ظفر الحق۔ اگر ہم نیلسن منڈیلا کو مبارکباد دیتے ہیں تو ہمیں یہاں نیلسن منڈیلا نہیں بننا چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر حکومت واقعی سنجیدہ ہے اور اگر اس کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے تو اسے چاہیئے کہ انتظامی کاروائیاں بند کرے۔ اقتصادی طور پر، سیاسی طور پر، انتظامی طور پر پورے ملک کے اندر انتظامی کاروائیاں جاری ہیں انہیں بند کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ اب بجانے اس کے کہ اس بحث کو ہاؤس میں آگے لے جایا جائے بہتر ہو گا کہ آپ آپس میں طے کر لیں کب discussion کرنی ہے، کیسے کرنی ہے

and then come to the House after some understanding that may be reached.

Question Hour. Supplementary question on Question No. 17.

ڈاکٹر محمد رسحان۔ جناب انہوں نے جواب میں فرمایا کہ 22% population کا

سروے کیا گیا ہے اور ان کے لئے minimum international requirement diet جو ہے وہ ہے ۲۵۵۰ کیلوری تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کی poverty صرف خوراک تک ہے کیا انہیں کپڑے وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ برائے مہربانی وہ بتا دیں کہ ہمارے ملک کی population میں کتنے لوگ ننڈے والے کپڑے پہنتے ہیں تاکہ اس سے بھی اندازہ ہو کہ

poverty کتنی ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I think, the Minister had promised that he would place a report in the House that would give all the information, that is there.

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر محمد ریحان۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! روٹی کپڑا اور مکان کی بات ہوتی ہے تو روٹی کا تو آگیا۔ ۲۵۵ کیلوری کے قریب لیکن جو کپڑا ہے اس کا تو ذکر نہیں ہوا۔ وہ میں نے پوچھا کہ نڈے والے کپڑے کتنے فیصد لوگ پہنتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو جی کیا تفصیل ہے کہ نڈے کے کپڑے کتنے فیصد لوگ پہنتے ہیں۔ اور جمونپزیوں میں کتنے لوگ رستے ہیں۔ کوئی تفصیل ہے آپ کے پاس۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جواب آنا چاہیئے ورنہ اسے ڈیفر کریں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں پوچھ لیتے ہیں۔ کوئی تفصیل ہے آپ کے پاس؟

سید اقبال حیدر۔ جناب عالی یہ سوال کیا گیا ہے۔ میں پڑھ کر جتا دیتا ہوں میرے محرم دوست نے شاید سوال نہیں پڑھا۔

Minister for Planning and Development be pleased to state whether the Government, any international agency or any NGO had undertaken any survey to study, to find out the status of poverty in Pakistan, if so the details thereof. Now

نڈے بازار کا poverty سے اس طرح کا رابطہ تو نہیں بنتا یہ ضرور ہے کہ غریب آدمی تو غریب آدمی ہے امیر آدمی بھی نڈے بازار کا کپڑا خریدتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر جنی صاحب سے پوچھ لیں۔ ڈاکٹر جنی صاحب آپ کا سوال۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ۔ جناب چیئرمین! میرا معزز وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جو ۲۲

فیصد below poverty انہوں نے بتائی ہے۔ کیا وہ یہ تفصیل ایوان کو بتائیں گے کہ صوبہ وار کیا

جناب چیئرمین۔ province wise کیا ratio ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب دیسی آبادی میں poverty level زیادہ ہے۔ اور شہری آبادی

میں کم ہے ہمارے پاس صوبہ وار تو تفصیل نہیں ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ شہری آبادی میں۔

poverty level is about 20 percent but in rural areas the poverty level is higher and there is more poverty in rural areas than in urban areas.

جناب چیئرمین۔ صوبہ وار نہیں ہے۔ جناب سید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جناب چیئرمین میں منسٹر صاحب کی

انفارمیشن کے لئے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے پاس صوبہ وار figures موجود ہیں جو میں بعد میں ان

کو دے دوں گا۔ ان کو نہیں دیتے۔ لیکن میرا سوال یہ تھا Find out the status of poverty in

Pakistan? اور جو ڈاکٹر صاحب نے ادھر سے پوچھا ہے کہ کپڑے کا کیا بندوبست ہے اور جموینٹری

کا کیا بندوبست ہے اس کا ڈائریکٹ تعلق روٹی کپڑا اور مکان سے ہے یہ سوال ایسے ہی نہیں پوچھا

گیا۔ سوال یہ ہے کہ روٹی کپڑا اور مکان جنوں نے وعدہ کیا تھا وہ ثابت کریں کہ انہوں نے روٹی

کپڑا اور مکان دینے کے لئے پابندی میں کیا کیا؟

سید اقبال حیدر۔ بہت اچھا سوال کیا ہے میں مشکور ہوں معزز رکن کا اس سلسلہ میں

poverty level کو ملک سے غربت کو ختم کرنے کے لئے اور اپنے اس عزم کو عملی جامہ پہنانے

کے لئے روٹی کپڑا اور مکان فراہم کرنے کے لئے موجودہ حکومت نے آٹھویں development plan

کی تیاری مکمل کر لی ہے اور شاید اسی ماہ کے آخر میں ۲۱ کو یہ formally "اکنامک ایڈوائٹری

کونسل" کے پاس منظوری کے لئے پیش ہو اس آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کے مطابق ہم اس ملک

میں پروڈکشن اور growth کو فیصد سے اوپر لے کر جائیں گے۔ poverty level کو ہم اس میں سے

۵ فیصد deduction کا ہے اور روٹی کپڑا اور مکان کی فراہمی کے لئے low cost ہاؤسنگ کا ایک

بہت بڑا پراجیکٹ حکومت کے زیر غور ہے۔ جس میں ہماری یہ کوشش ہو گی کہ اس ملک میں پانچ

سالہ پروگرام کی تکمیل کے بعد کوئی بھی انسان پورے پاکستان میں بے گھر نہ رہے۔ اور اس کے

پاس کوئی نہ کوئی shelter ضرور ہو اور اس کے لئے جو ہم اینڈسٹریل ایمپلائمنٹ کے لئے Rural Area

Industrial Scheme بڑے پیمانے پر ہم عملی جامہ پہنا رہے ہیں جس کے تحت دیسی علاقوں میں جہاں پر غربت زیادہ ہے وہاں پر غربت کا خاتمہ ہوگا وہاں پر بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی اگلا سوال نمبر ۱۱۴ پوہداری محمد انور بھنڈر صاحب۔

114. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the details of the recommendations made by the TASK FORCE ON AGRICULTURE indicating also the recommendations accepted/ not accepted by the Government separately?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (i) There are 86 recommendations by the Task Force : 73 under Agricultural Policy Package (pages 37-49 of the report) ; 5 under Agriculture Taxation, 4 under Usher and 4 under Wealth Tax. The details of these recommendations are at annexure-1.

(ii) All the recommendations have been approved by the Cabinet excepting the following:

-- The issue of not clubbing of agricultural and non-agricultural assets for the purpose of calculating the slab of taxation in the Wealth Tax Assessment should be left to the members of National Assembly (Para 6.5.1 (ii) of the Report of Task Force on Agriculture).

The process of implementing these recommendations have been taken in-hand by the committee. The constitution of high powered institutions namely National Agriculture Coordination Committee (NACC) and Agriculture Coordination Committee (ACCC) have been processed. The prices of agriculture commodities are being increased pursuant to recommendations of Task Force.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب اس مسند میں وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے کہ گندم کی قیمت ۱۷ روپے فی پالیں کو گرام مقرر کرنے کی سہارشی کی گئی تھی۔ اور گنے کی ۲۱ روپے فی پالیں کو گرام۔ اور کینٹ نے مالک فورس کی رپورٹ کو قبول کرتے ہوئے ان قیمتوں کی منظوری دی۔ تو کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے۔

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Sir, these were the recommendations of the Task Force which came in the Cabinet for discussion. The Cabinet approved all the recommendations by and large except those connected with the prices, saying that these will be fixed in consultation with the finance Department and in consultation with the Price Commission. After those consultations, we came to the conclusion that price recommended by the Task Force though it is 170 but the Government should allow increase up to Rs. 160/-

Thank you.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: What about sugarcane price sir?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Sir, sugarcane, we are still probing into. We have had a couple of meetings and we have yet to take a decision whether it should be 21 or on some other amount.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, so far as the answer is concerned the honourable Minister has said that all the recommendations have been approved by the Cabinet, except the following. There is one recommendation in which they have only referred to the Members of the

National Assembly alone. Will the Senate be taken into confidence as far as this aspect is concerned?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: I don't mind, sir. Yes.

will take the Senate into confidence.

جناب چیئرمین - جی جناب ڈاکٹر حنی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحمید بلوچ - کیا معزز وزیر اس ایوان کو بتائیں گے کہ ملک فورس نے بلوچستان میں جہاں لاکھوں ایکڑ اراضی ایسے ہی پڑی ہے اور وہ بہترین اراضی ہے، اس کو آباد کرانے کے لئے یا اس کو ایگریکچر کے استعمال میں لانے کے لئے کیا کوئی ایسا پلان یا منصوبہ دیا ہے جہاں ہزاروں ایکڑ غیر آباد اراضی کو آباد کیا جائے۔

جناب چیئرمین - جی جناب وزیر صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور - معزز ممبر نے جو query پیش کی ہے مجھے اور حکومت کو پوری پوری ہمدردی ہے بلوچستان کے لوگوں سے، بلوچستان کے عوام سے، لیکن معزز ممبر کی خدمت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ملک فورس نے جو تجاویز دی ہیں اور جو سبزی کی ہے وہ پورے ملک کے سلسلے میں کی ہے، پورے ملک کی زراعت کے لئے کی ہے، نہ کہ اس میں کسی صوبے کو یا کسی اور چیز کو اس نے مد نظر رکھا ہے۔ اس کے لئے اگر ہمارے پورے ملک کی زراعت اوپر بڑھتی ہے اور اس میں سہولیات آتی ہیں تو اس کا فائدہ بلوچستان کو بھی ہوگا جو جو چیزیں یا فصلیں ان کے ہاں ہو رہی ہیں تحقیق کے حوالے سے یا کسی بھی حوالے سے ان کے ہاں بھی اسی طرح سے وہ ترقی ہوگی، ان کو بھی اس کا اتنا ہی فائدہ ہوگا۔

جناب چیئرمین - جی جناب اگلا سوال نمبر ۱۵۱ اور بحند صاحب۔

115. *Ch. Muhammad Anwar Phinder: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government appointed the John Mellor Associates and Asiatic Agro International (PVT) Ltd., to undertake a study of

agricultural prices in Pakistan; if so the details of the recommendations made in this study and whether these have been accepted by the Government; and

(b) the total cost incurred on this study?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) John Meller Associates Inc. Washington D.C. were appointed Consultants to undertake the Agricultural Pricing Study in Pakistan. The Study has been conducted by John Meller Associates in collaboration with Asianics Agro. Dev. International (Pvt) Limited and completed in 1993. Major recommendations of this Study, are summarized below:-

- (i) Removal of duty on cotton exports. The expectation is approximately a 20 percent increase in cotton prices.
- (ii) Increase in sugar imports in order to reduce the sugar price, designed to stabilize sugar production at around present levels.
- (iii) Initiation of wheat production program intended to achieve self-sufficiency in wheat production through increased fertilizer use and a crop improvement program.
- (iv) Associated with the wheat production program gradual increase in the wheat price over a five year period to the import parity price. If the production program succeeds, then the wheat price would be stabilized between the import and export parity prices. The effect of these policies will eliminate the import subsidy on wheat. The Provincial subsidies on wheat should also be removed.
- (v) Appointment of a person or small committee, to be charged

with ensuring policies on imports, foreign exchange, credit availability, and other actions to ensure competitive markets for fertilizer and adequate and timely supplies of fertilizer to farmers.

- (vi) More support for the Agriculture Prices Commission so as to regularize its primary data collection activities, regularizing its status as a semi-autonomous body.

The recommendations are under consideration of the Government.

- (b) Total amount originally budgeted for the Study was U.S. \$ 1,95,000/-

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I would like to know as to when this appointment was made and when the report was submitted?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Sir, this appointment was made in September, 1992 and the report was completed in November, 1993.

جناب چیئرمین - جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد - میں یہ جانتا تھا کہ اس قسم کے ماہرین جو پاکستان کی زرعی پیداوار کی قیمتوں کے بارے میں صحیح سٹارٹ کرتے ہیں، کیا یہ پاکستان میں نہیں پائے جاتے؟ کیا وجہ ہے کہ اس کے لئے "Bacon Company" کی خدمات حاصل کی گئی ہیں جبکہ پاکستان میں ایگریکلچرل پرائس کمیشن بھی اس سے پہلے ہی کام مختلف انداز میں کرتا رہا ہے اور دوسرے ادارے بھی پاکستان میں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین - جی جناب وزیر صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور - اس کا بھی میں positive جواب دوں گا، یہ جواب نہیں دوں گا کہ اسی طرف کا یہ دور تو آنے لگا ہے، لیکن اگر کوئی چیزیں ہیں تو ان کی بھی

میں نشانہ ہی کروں گا کیونکہ John Meller Associates کو جو منگایا گیا تھا پرائس کمیشن کے سلسلے میں 'میری اپنی بھی جو اس سلسلے میں سڈی ہے اس کے حوالے سے میں یہی کہوں گا کہ He is a renowned economist تو اس نے جو ساری تجاویز دی ہیں اس سے کافی مدد ملے گی یہاں پر ہماری پرائس کمیشن کو۔

جناب چیئرمین - اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے تجاویز صرف Prices پر نہیں بلکہ اور چیزوں کے بارے میں بھی دی ہوئی ہیں۔ جی جناب جام کرار صاحب

جام کرار الدین - میرا سوال یہ ہے کہ پاکستان میں بہت ہی زراعت کے ماہرین ہیں ہم نے جو خدمات John Meller کی کمپنی کی حاصل کی ہیں اور اس کو ہم نے دیا ہے 1,95 ہزار ڈالر یہ ہم نے ان کو payment کی ہے 'میرے خیال میں تو جو تجاویز انہوں نے دے دی ہیں

They all are based on elementary common sense. 1,95,000 dollars we are paying to this John Meller Company, I say this is a sheer waste of our hard earned money.

جناب چیئرمین - جی جناب وزیر صاحب۔

Nawab Muhammad Yousaf Talpur : Partly , I agree to what he has said. But not only we paid them 195,000 dollars, but their suggestion is lying still with us, they want something more for the work they have done. This is still under process. We have not done it, but whatever was done, was done by the previous Government.

جناب چیئرمین - جی جناب بھنڈر صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: The honourable Minister has said that the report was received in November 1993 and we are now in May 1994 and so far as these recommendations are concerned, may I know what recommendations have been approved and if not what is the reasons for such delay?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur Sir these

recommendations which have come, are lying with the Planning Development.

لیکن جیسا ہم نے جواب میں دے دیا ہے یہی ان کی recommendations ہیں اور اسی کے حوالے سے ہماری جو پرائس کمیشن ہے ' ان کی کچھ difficulties ہیں جن کو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دور کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کا ضمنی سوال ہے۔ ڈاکٹر حنی صاحب کا ضمنی سوال۔

ڈاکٹر عبدالحمید بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب۔ میں معزز وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ کیا مستقبل میں کم از کم ان کے پاس کوئی ایسی منصوبہ بندی ہے کہ یہ جو پرائس کمیشن وغیرہ کی بجائے غیر ملکی اداروں کے ' چاہے John Meller ہو یا کسی اور ملک کا ہو ' اس کی بجائے اپنے پاکستان کے جو experts ہیں ہم ان پر انحصار کریں۔ کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم زرمبادلہ بھی بچائیں اور یہ بھی تیار دیں کہ کم از کم ہمارے ملک میں اتنے تجربہ کار لوگ ہیں کہ ہم اپنے ملک کے بھونے بھونے معاملات جو ہیں زراعت کے بارے میں یا پرائس کے بارے میں یہ خود طے کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ میں معزز ممبر سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ جہاں تک پرائس کمیشن کا تعلق ہے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت اس پر کوئی سرمایہ باہر کسی حکومت پر نہیں لگانے گی۔ ہمارے پاس جو اپنے technicians ہیں ہم ان کو explore کریں گے اور اس میں دیکھا یہ گیا ہے کہ سارا ٹینٹ ہمارے پاس موجود ہے اور اس سے بالکل کامدہ لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں ہماری سینٹ کی جو فوڈ کمیٹی ہے اس میں بھی اگر یہ چیزیں آپ کرتے تو وہاں سے بھی اچھی recommendations مل جاتیں۔

next is 116, Mr. Muhammad Anwar Bhinder Sahib. Answer is taken as read.

116. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the current cotton crop has been damaged by the curly leaf Virus ; if so, the extent of damage caused, with province-wise breakup; and

(b) the steps taken by the Government to control with Virus?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) Yes, in Punjab, where the production loss to Kharif 1993 cotton crop due to curl leaf virus, pests and other factors (*i.e.* temperature variations and dry weather) is estimated to be about 33% reducing the overall production there to 6.5 million bales.

(b) The steps taken/proposed to be taken to save the cotton crop from cotton leaf curl virus (CLCV) are as under:-

- (i) Virus and its carrier have been identified.
- (ii) Varieties susceptible/resistant to virus disease demarcated
- (iii) Campaign through electronic and print media to educate the growers for effective management of cotton crop against virus has been undertaken.
- (iv) For control of whitefly's (carrier) resistance against pesticides, a project of Integrated Pest Management has been launched.
- (v) To ensure the supply of cotton seed free of disease, both public and private sectors have been motivated.
- (vi) An Institute for Plant Disease Control is being established by the Government of the Punjab.
- (vii) To strengthen the capabilities of the Cotton Research Institute, a Coordinated Research Project with FAO's assistance to develop a package of measures for the control of leaf curl virus has been formulated.

- (viii) Action Plan for cotton crop 1994-95 against virus problem has been developed by the Govt. of the Punjab.
- (ix) Appropriate measures to control adulteration and indiscriminate use of pesticides are being undertaken.
- (x) Research work for evolving new varieties resistant to leaf curl virus has been accelerated. Two new varieties (CIM-1100 and CIM-1098) tolerance/resistant to virus have been developed and are in the process of seed multiplication.
- (ix) Committees to devise policy for a coordinated approach against cotton leaf virus during 1994-95 both at Federal and Provincial levels, have been constituted to monitor the implementation of the short and long term measures.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the honourable Minister has said that the total damage to the cotton crop was 33%. May I know, that any arrangement for the spray by the Government has been made because without the spray you cannot check that.

Mr. Chairman: Minister Sahib.

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Spray for the next coming crop?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes, of course, not for the

Mr. Yousaf Ali Talpur: Naturally, you cannot have it, that is right. Sir, our scientists and our researchers are very actively involved in this virus

and I think, we are taking a few measures as far as the virus is concerned. (1) we are going to make sure that the pesticides they get are not adulterated, as we have received complaint and we are getting into it and we should be able to control it. But, mainly what we are doing and what we shall like to inform the House is this : We are going to introduce the standard seeds for which we will take about two years or so. Then, only one can say positively that we will be able to control that, but still our scientists are there and researchers are there. We would have some meetings, with even international experts as well and it is in process. I assure the members of the House that we will take all possible measures to control it as soon as possible.

جناب چیئرمین - ایک تجویز تو یہ ہے کہ ان کو جی ٹن سیکر کا پانی پلایا جائے۔ خود ہی مر جانے کی یہ وائرس۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب سیکشنری سوال یہ ہے کہ آیا ان کا مقصد یہ ہے کہ اکی فصل میں بھی وائرس ہوگا کیونکہ ۲ سال بعد بیج آنے کا آپ کا - اور ۲ سال بند اس سے نجات مل سکے گی۔ کیا اکی فصل کے لئے بھی ہم یہی توقع رکھیں!

جناب چیئرمین - جی جناب نواب صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور - جہاں تک بیج کا تعلق ہے تو اس سال اس کی تھوڑی سی quality کو multiply کریں گے۔ جہاں تک virus کا تعلق ہے اس کے سلسلے میں اب بھی ہماری war footing پر جدوجہد جاری ہے۔

جناب چیئرمین - جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ - جناب یہ کہتے ہیں کہ virus identify کر رہے ہیں۔

جناب کیا ملک میں کوئی virologist ہے - Do we have any virologist in our Research

Department?

جناب چیئرمین۔ جناب نواب صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ We have all the scientists چیئرمین صاحب۔ جس میں ہر شے کے لئے الگ الگ ہیں۔ تو اس میں virologist کا مجھے exactly معلوم نہیں کہ virologist بھی ہے اس میں لیکن وہ جو سارے scientists ہیں ہمارے پاس۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ گاہا انہوں نے پوچھا ہے تو میں تصدیق کرنے کے بعد ان کو بتاؤں گا۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب ملک میں ایک بھی نہیں۔ ملک میں ایک بھی virologist نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ پاکستان جو زرعی ملک ہے اس میں ایک بھی نہیں ہے۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ ایک بھی نہیں ہے۔ according to my information اور دوسری۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ ڈاکٹر صاحب آپ سے سوال کر رہے ہیں 'اچھا آپ سے بعد میں پوچھتے ہیں' سیف اللہ صاحب فرمائیں۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ اور دوسری عرض یہ ہے کہ virus and its carrier یہ سب insecticide companies نے ان کو بتایا ہے 'perhaps to promote the sale of their insecticides while fly کن نے identify کیا ہے' ادویات بنانے والوں نے کیا کیا ہم نے independent کسی ادارے کو engage کیا ہے۔ For identifying the virus and its carrier

جناب چیئرمین۔ This is an important question۔ جی۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ Sir, two meetings has so far taken place in last

six months جس میں۔ صرف ہمارے scientists تھے بہرہ باہر کے لوگ بھی تھے 'American Firm بھی تھی اور اس viruses کے مسئلے میں Asian Development Bank نے ہمیں ایک ملین ڈالر کا قرضہ بھی دیا ہے تاکہ اس کو کنٹرول کیا جائے۔ تو میں یہ معزز ممبر کی information

لانا چاہ رہا ہوں کہ وہ جو meetings ہوتی ہیں اس پر research ہوتی ہے اور سارا کچھ کر رہے ہیں۔
تو یہی کچھ کر رہے ہیں کہ اس white fly کو control کیا جائے جو virus ہے اس کو control
کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب، ڈاکٹر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ I think he has
something in agriculture سے تعلق رکھتے ہیں، جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی۔ گزارش یہ ہے کہ ایک بیماری کے لئے خصوصی طور پر
کوئی ڈاکٹر ہوتا ہی نہیں ہے۔ virology جو ہے اس کا جو Pathologist ہوتا ہے وہ علاج کرتا
ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہاں plants کی بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی۔ Plants میں بھی ہوتے ہیں Pathologist جی
بہاریاں تو ان کی بھی ایسی ہیں جیسے آدمیوں میں ہیں، جانوروں میں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ یعنی انسانوں والی بیماریاں ادھر بھی ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی۔ تو Pathologist ہر field کا اپنا ہوتا ہے، اس لیے
virologist جو وہ کہہ رہے ہیں ان کا leaf virus جو particular, specific کہاس میں خرابی
کرتا ہے۔ تو اب ایک کے لئے virologist, it has been really discovered very recently
اس طریقے سے جیسے Aids کا ہے تو اس میں کوئی Aids کا کوئی خاص virologist تو نہیں ہے
کہ اس کو ڈھونڈ کے لائے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، لیکن یہ جو بیماری ہے یہ ضرور جو cotton-producing

countries ہیں Egypt ہے، انڈیا ہے اس قسم کے بہت سے ممالک ہیں۔ Central Asian

countries ہیں وہاں سے بھی تو ماہرین مل سکتے ہیں کہ وہاں پر یہ بیماری آئی ہے یا نہیں آئی

میرے خیال میں یہ دیکھنا چاہیے کہ کیونکہ ان کا point ہو سکتا ہے اس میں کوئی وزن ہو کیونکہ

کئی دفعہ ہوتا ہے کہ وہ دوائیاں بنانے والی کمپنیاں ہو جاتی ہیں وہ اپنے مقصد کے لئے -- so its

worth looking into

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں، وہ ایسا ہے کہ اس virus کے بارے میں کوئی specially اس کے پاس research کا کام کیا ہو ورنہ bascially he is pathologist اس کا کوئی specific نہیں ہوتا اس میں research paper ہو کسی کا۔
جناب چیئر مین۔ شکریہ جی۔ جناب انور بھٹہ صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the honourable Minister has said that the varieties susceptible/resistant to the virus disease are demarcated. What are those varieties?

جناب چیئر مین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Sir, the CIM-1098, I have mentioned and then CIM

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Is this the only variety?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Two varieties susceptible variety....

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Numer 10598.

Mr. Yousaf Ali Talpur: No, 1098.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes.

Mr. Yousaf Ali Talpur: and second variety is also relevent to that CIM is number; I can not recollect now, I am trying to see here and will let you know

جناب چیئر مین۔ جی 'Next question.' جی گچکی صاحب اب کافی ہو گئے ہیں زیادہ نہیں ہوتے تین تو ہوتے ہیں کبھی کبھی زیادہ allow کر دیتا ہوں لیکن اتنا نہیں ہونا چاہیئے کہ اب ایک ہی سوال پر۔۔۔ جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد نیکی - ۱۱۷ کا ہے جی۔

Mr. Chairman: O.K. Question No. 117 answer taken as read.

117 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the total amount received from the Foreign countries since 1990 through loans and credits farm water management indicating also its province-wise utilization with the name and amount of each project?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Information regarding Loans/Credits received from international Donor Agencies since 1990 for On-Farm Water management Project and Province-wise utilization are enclosed.

ON FARM WATER MANAGEMENT PROJECTS SHARE IN LOAN/UTILIZATION OF
LOAN PROVINCE/AGENCY - WISE (UP TO 31ST DECEMBER, 1994)

(Rs. in million)

Agency	World Bank		OECD Japan		A.D.B.	
	Share	Utilization	Share	Utilization	Share	Utilization
Punjab	863.32	405.98	469.76	33.73	268.00	* ---
Sindh	475.69	56.33	365.69	3.16	---	---
N.W.F.P.	180.44	70.19	140.37	8.33	---	---
Baluchistan	145.70	58.66	105.04	6.83	---	---
FATA	8.99	0.83	34.86	1.63	---	---
FANA	8.99	---	---	---	---	---
ICI	---	---	14.30	---	---	---
FCU	156.31	95.95	129.93	1.21	---	---
Total	1839.44	687.94	1260.00	54.89	2268.00	---

*This Project has been commenced from March, 1994. Therefore, no utilization of funds has been reported by the executing agency so far.

Mr. Chairman: Supplementary question?

جناب منظور احمد لکھی۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو World Bank اور OECD جاپان اور ADB نے جو funds provide کئے ہیں یہ province wise breakup funds utilize کیوں نہیں کئے گئے ابھی تک۔
جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

Mr. Yousaf Ali Talpur Sir, I must admit one thing the funds received are being utilized but the learned member is very correct

ان کا جو ratio ہے استعمال کا وہ کم ہے۔ اب اس میں Federal Government جو کرتی ہے وہ یہ ہے کہ

We just arrange funds and provide expertises to the Provincial Government then it is the Provincial Governments to move.

معزز ممبر کے لئے ایک خط بھی اس سلسلے میں میں نے Chief Minister کو لکھا تھا کہ اس چیز کو بڑھانا چاہیئے۔ اب جیسے یہ water lining ہے 'water lining کا جو میں نے پورا حساب کتاب دیکھا تو ۱۹۷۸ء سے لے کر آج تک

we have done something about twenty thousand water process only

۱۹۸۷ء سے لے کر آج تک some thing about twenty thousand water courses only لیکن

اس 1978ء سے twenty thousand water courses تو پھر تھوڑی سی میں نے یہ بھی کوشش

کی کہ prove کروں کہ پچھلے پچھینے میں کیا ہوا ہے I will be glad to inform the members

کہ پچھلے پچھینوں میں We have done over 1500 water courses۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب Any other question, no question جی جناب سیف

اللہ پر اپنا صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ کیا وزیر صاحب کوئی ٹیم بھیجیں گے کہ وہ پتہ کرے کہ

کیا وجہ ہے for non utilization کوئی تو reasons ہونگے ناں۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ reason یہ ہے کہ ۸۰ فیصد ہمارے جو فنڈز ہیں وہ

foreign funds ہیں ۲۰ فیصد ان لوگوں کو خود دینے پڑتے ہیں اب وہ ۲۰ فیصد میں جو ریشو دکھیں

سے تو صوبہ پنجاب میں کام بہتر ہوا ہے۔ اسے بہتر ہوا ہے کہ وہ Technical لوگ یا وہ جو water پل بنانے والے ہوتے ہیں سارا کچھ وہ مہیا کرتے ہیں اور باقی کام جو ہے وہ گورنٹ کرا کے دیتی ہے۔ سندھ میں 20% they have to pay اس کی وجہ سے ذرا سی delay ہوتی ہے جس میں انکا بھی اتنا قصور نہیں ہے لیکن اس کو explore کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کو شش کریں گے کہ وہ صحیح ہو جائے۔

جناب چیئرمین۔ next question جی نمبر ۱۸ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ جو بہت ہی اہم فنڈ ہوتا ہے اور بلوچستان میں خاص طور پر کیونکہ جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ۴۳ فیصد کم ہے۔ اور اس کا صحیح utilization بھی نہیں ہو رہا ہے بلوچستان میں خاص طور پر یا سارے ملک میں کیا یہ ایوان کو یقین دہانی کرائیں گے کہ کیا وفاقی حکومت سوہانی حکومتوں پر زور دے گی کہ وہ کم از کم اسکی utilization کو تیز کریں اور یہ فنڈز جو ہیں صحیح معنوں میں استعمال ہوں اور ان کا غلط استعمال بند ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب یوسف صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ سارے facts, figures تو چیئرمین صاحب مجھے مل گئے تھے لیکن ممبر صاحب نے جو بات کی اس میں ایک چیز باقی تھی کہ percentage wise آپ نے کیا کیا صوبوں کو دیا ہے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ صحیح طریقہ سے distribution ہوگی اور کسی غلط کام کی شکایت نہ آئے گی۔

جناب چیئرمین۔ نمبر ۱۸ جی فضل آغا صاحب۔

118 *Syed Muhammad Fazal Afgha: Will the Minister for Industries and Production to state the position of profit/loss of the Pakistan Steel Mills during the last three years, with year-wise breakup?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: The year-wise profit/(loss) position of Pakistan Steel Mills during the last three years was as under

Year	Profit / (Loss)
	(Rs. in million)
1990-91	(220)
1991-92	(868)
1992-93	(548)

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - جناب چیئرمین! سپلیمنٹری سے پہلے ایک غلطی رہ گئی ہے ۹۲-۹۱ کی جو بریکٹ ہے وہ misprint ہے۔ بریکٹ ہو ہے اس کو ختم کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین - جناب گنجی صاحب۔

جناب منظور احمد گنجی - جناب ۱۹۹۱-۹۰ میں انہوں نے جو profit & loss کا دیا ہوا

ہے اس میں پتہ نہیں چلتا کہ ۹۲-۹۱ کے جو figures دیئے ہیں ان میں loss کیا ہے اور profit کیا ہے۔

جناب چیئرمین - بریکٹ کا مطلب loss ہوتا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ آخری

بریکٹ ہو غلط ہے profit ۵۴۸ ہے اور باقی دو figures پر loss ہے۔

جناب منظور احمد گنجی - یعنی نیچے والا profit ہے

جناب چیئرمین - جی ہاں۔ loss ۸۶۸ ہے profit ۵۳۸ ہے۔

جناب منظور احمد گنجی - جناب میں پوچھنا چاہو گا کہ یہ ۹۰-۹۱ اور ۹۱-۹۲ میں جو loss ہوا

ہے یعنی آپ دکھیں ۹۰-۹۱ اور ۹۱-۹۲ کی جو figure ہے اس میں loss بہت زیادہ ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں

جناب چیئرمین - جی جناب منسٹر صاحب۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر - وجوہات تو ایک ہی لفظ میں بیان کر سکتا ہوں کہ

management تو تھی وہ صحیح نہیں تھی اخراجات بڑے وہ کچھ بڑے ہوئے تھے جس کی بناء میں تصحیح کی گئی۔ اور اب اسٹیل مل profit میں جا رہی ہے۔

جناب منظور احمد گنجی - نہیں جی کیا وجوہات تھے۔ manpower زیادہ تھی یا کہ۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جی میں اس پر عرض کروں کہ جو اس میں production تھی وہ ۸۹۔۹۰ میں صرف ۲ فیصد تھی جو اب بڑھ کر اس کے پہلے آٹھ مہینوں میں ۹۳ فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ سالے sales میں بھی کمی تھی ۹۲۔۹۱ میں 9558 ملین sale تھی۔ ۹۱۔۹۲ میں current year میں تقریباً 14000 ملین تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح سے جو اخراجات ہوتے تھے میڈیکل کی مد میں یا اور نام پر پہلے بہت زیادہ تھے اب ان کو rationalise کر لیا گیا ہے مثلاً میڈیکل expenses اب یہ تقریباً ۱۳ ملین کے قریب ہوئے ہیں اور store کی اور spare consumption جو تھی وہ پہلے زیادہ تھی تقریباً ۱۰۶ ملین ۱۹۹۱ میں تھے اب کوئی ۳۰ ملین ہو چکے ہیں per month کی بات کر رہا ہوں اور اسی طرح سے reduction in waste about six persons loses them earlier۔ ابھی کوئی تین per cent کے قریب ہو چکی ہے اس طرح سے۔ مین پاور میں کچھ کمی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب یہ ایک بہت بڑا قومی ادارہ ہے کیا وہ جتنا پسند فرمائیں گے کہ اس میں ہر مند اور غیر ہر مند افراد یا کل لوگ جو وہاں کام کر رہے ہیں ان کی تعداد اور بلوچستان کی سٹیل مل میں ان کی فائیدگی کتنی ہے کتنے لوگ بلوچستان سے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جناب چیئرمین! سوال تو نفع اور نقصان کا ہے۔ میں مد میں اس کی تفصیل دے سکتا ہوں لیکن اگر نیا سوال آئے۔

جناب چیئرمین۔ جی اس کا fresh notice دیں۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں وزیر محترم سے یہ جانتا چاہوں گا rationalization and its management کے سلسلے میں جو اقدام آپ نے کیا ہے وہ بڑا مبارک اقدام ہے لیکن جو افراد اس میں ذمے دار تھے۔ mis appropriation کے over expenditure کے یا دوسری wastage کے۔ ان کے بارے میں کوئی باز پرس کوئی اقدام یا کوئی accountability بھی کی گئی ہے کہ نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

بریگیڈنر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جناب چیئرمین! اس سلسلے میں کچھ اقدامات کئے گئے تھے کچھ inquiries ہوئی تھیں وہ ابھی پل رہی ہیں۔ جو مکمل ہوئی ہیں ان کا process ہو رہا ہے۔ جہاں جہاں بھی کوئی ذمے دار افراد اشخاص سامنے آئے ہیں ان کے خلاف کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گچی صاحب۔

جناب منظور احمد گچی۔ جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا۔ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ expenditure کم کئے گئے ہیں اور انہوں نے ایک لسٹ بھی بتائی۔ آپ کے علم میں بھی ہے کہ ایک دو سال پہلے نہ جانے کتنے سو vehicle پرائیوٹ طور پر استعمال ہوتے تھے۔ کیا ابھی تک وہ vehicle اسی طور استعمال ہو رہے ہیں یا سٹیل مل کی اتھارٹی نے ان کو ان سے واپس لے لیا ہے۔

بریگیڈنر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ یہ سارے اخراجات جو ہیں وہ rationalise کئے گئے ہیں جن میں کہ vehicle کا استعمال بھی ہے یقیناً ان کے کم کرنے سے ہمارے اخراجات کم ہونے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر ۱۱۹ شجاعت حسین صاحب۔

119 *Chaudhry Shujaat Hussain: Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that a pain-killer injection Neostone Forte, banned in various countries is being imported freely into Pakistan by a Multinational company, if so, the steps taken by the Government to stop import and sale of such a harmful drug in Pakistan?

Syed Iqbal Haider: No The drug registered earlier has been de-registered and its import prohibited.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال جی۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ بہت اہم سوال ہے۔ لیکن اس کا مختصر جواب دیا گیا ہے۔ یہ pain killer بنے ہیں جو اس وقت بھی بازار میں بک رہے ہیں۔

لیکن میں وزیر موصوف سے اس کی تفصیل پوچھنا چاہوں گا کہ کب یہ رجسٹر ہونے لگے تھے اور کب انہیں ڈی رجسٹر کیا گیا تھا اور یہی pain killers جو اس وقت بازار میں بک رہے ہیں۔ ان کے متعلق حکومت کیا کر رہی ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر برائے سپیشل ایجوکیشن۔ جناب ڈاکٹر شیر انگن

صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین یہ کافی عرصے سے بک رہے تھے جب اس پر یورپ میں ریسرچ ہوئی تو پھر اس کو جنوری ۱۹۹۲ میں ہماری حکومت کے نوٹس میں لایا گیا کہ یہ یورپ میں بھی ban کر دیا گیا ہے۔ Neostone Forte نیکہ ہے تو اس وقت کی حکومت کے دور میں بھی نہیں تھایہ جنوری کی بات ہے ۲۷ جنوری کو یہ نوٹس میں آیا اور یہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۲ کو باقاعدہ طور پر special process چونکہ ایک لیگل پراسس کرنا پڑتا ہے کہ کمپنیوں کو نوٹس دیا۔ اس کے مندر اثرات ثابت ہو چکے ہیں۔ یورپ میں بھی یہ بات ہو چکی تھی تو اس طریقہ کار سے ۲۲ مارچ ۱۹۹۲ کو اسے مکمل طور پر de-register کر کے ban کر دیا۔

جناب چیئرمین۔ جی ۵ مارچ کو۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ۲۲ مارچ کو۔

جناب چیئرمین۔ جی ۲۲ مارچ کو۔ جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ یہ جو جوہب دیا گیا ہے۔ یہ لکھا ہوا جواب ہے میں نے پوچھا ہے کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ de-register کیا اور برسوں کی بات شروع کر دی ہے۔ یہ بتائیں کہ یہ رجسٹر کئے گئے تھے۔ یہ انہی کے دور حکومت میں رجسٹر کئے گئے تھے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ نہیں جناب یہ ہمارے دور حکومت میں نہیں کئے گئے تھے۔ یہ غلط فرما رہے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ دوسرا میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ جو اس وقت بازار میں بک رہے ہیں۔ یہ نیکہ pain killer ہیں اس سے لوگوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ہمارے معزز سینئر سی وہاں سے لے کر اس کو گلو لیں یا کوئی اور صاحب بھی گلو سکتے ہیں۔ تو میں نے

یہ پوچھا تھا کہ اس کے متعلق حکومت کیا کر رہی ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! جب حکومت مکمل طور پر پابندی لگا چکی ہے۔ اگر کوئی ناجائز کاروبار کرتا ہے تو ڈرگ انسپکٹر موعود ہیں وہ ایکشن لیتے ہیں۔ دوسری بات میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صوبائی حکومتوں کا کام ہے وہ اس کی دیکھ بھال کرتی ہیں اگر ناجائز دوا ہو spurious drug ہو کسی قسم کا مسند ہو تو صوبائی حکومتیں اس پر ایکشن لیتی ہیں۔ یہ اگر جرم ہے تو جرم کے خلاف ایکشن لیتی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ وزیر صاحب جو خود بھی پیٹھ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں اور ان سے مجرم سینئر صاحب نے جو سوال پوچھا ہے۔ ان کو اس کا گول مول جواب نہیں دینا چاہیئے تھا۔ انہوں نے ان سے پوچھا کہ کب رجسٹر ہوئی تھیں۔ وہ تاریخ تو انہوں نے دی نہیں ان کے پاس تو ریکارڈ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد de-register بھی انہیں نے کر دیں۔ اس کے درمیان میں جو stock ایم۔ ایس کے پاس پڑا ہوا ہے اس کے مطابق آپ نے کیا کیا؟ جو وہ بتا رہے ہیں اس کی تو ابھی تک سیل ہو رہی ہے۔ جب de-register ہو جاتا ہے تو طریقہ کار یہ ہے کہ جمع کر کے اسے destory کر دیا جائے۔ وہ بتائیں کہ کب انہوں نے destory کیا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ 1994-1-27 کو جب باقاعدہ طور پر گورنمنٹ کے نوٹس میں آیا کہ Neostone Forte injection جو ہے وہ مضر صحت ہے اور یہ یورپ میں بھی بند کر دیا گیا ہے تو ان کمپنیوں نے جو یہاں deal کرتی ہیں یا جو مارکیٹ کرتی ہیں ان کو باقاعدہ نوٹس دیا گیا۔ ان سے کہا گیا، اسی لئے یہ 1994-3-22 تک اس کے درمیان آپ گape دیکھیں تو ایک ماہ کچھ دن بنتے ہیں۔ تو اس طریقہ کار سے یہ ban کر دیا گیا اور بتا دیا گیا کہ وہ مارکیٹ سے ساری بیسیں واپس لے لیں اور اس کو de-register کر دیا گیا اور جو غیر قانونی قرار پائے گئے ان کے خلاف کمپنی کو کہا گیا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ان کا سوال یہ ہے۔ ایک تو یہ کہ رجسٹر کب ہوئی تھی اور یہ

کہ جو سٹاک ہے اس کی destruction کے لئے حکومت نے کوئی احکامات جاری کیے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ تو یقینی بات ہے جو de-register ہو جاتی ہے اس کمپنی کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ باقاعدہ بات چیت ہوتی ہے۔ ہم ان کو ensure کریں گے کہ اگر نہیں ہوتی تو ان پر چھاپے ماریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ وہ خود جی اللہ کے فضل سے اس پیٹے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو مکمل جواب دینا پڑیے تھا۔ جناب والا! میں گزارش کرتا ہوں کہ اس سوال کو ذیفر کر کے اور اس کا مکمل جواب دینا پڑیے کہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں ذیفر کی ضرورت نہیں ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلی چیز تو یہ ہے کہ صرف اتنی information ان کے پاس نہیں ہے کہ یہ کب رجسٹر ہوئی تھی۔ بہر حال وہ پتہ کر لیں لیکن زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر stocks موجود ہیں تو اس کو destroy کیا جائے۔ تو یہ ڈاکٹر صاحب خود بھی ڈاکٹر ہیں چیک بھی کر لیں گے اگر نہیں تو احکامات بھیج دینے جائیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ جہاں تک پوری drug وغیرہ دوسری وہاں کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے مسئلے بھی اس قسم کی ایک adjournment motion میں یہ صورت حال پیش ہوئی تھی۔ تو چونکہ Health Minister ہے نہیں۔ جب آنے کا تو Health Ministry کو میں یقیناً کہوں گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ اس طرح کریں Health Secretary کو فی الحال کہہ دیں کہ

ہاؤس میں یہ معاملہ اٹھا تھا تو please ensure that these stocks are destroyed

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Not only this much

اور بھی ایسی بہت ساری چیزیں ہیں اس کے لئے مسئلے بھی کہا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ بس چیز کی طرف توجہ آپ کی دلائی گئی ہے کہ بھئی یہ ہے۔ اس کو تو آپ کر دیں باقی جو آنے گا وہ بھی کر دیں۔ مطلب ہے جو بات ہاؤس میں لائی گئی ہے جو سامنے آ گئی ہے تو اس کو نوٹ کر لیں۔ جی ڈاکٹر عبدالحمی صاحب آپ کوئی سوال پوچھنا چاہتے

ہیں آپ بھی پوچھیں لیں۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ - جناب چیمبرین صاحب میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ کیا وہ اس معزز ایوان کو بتائیں گے کہ ہمارے ملک میں بیشمار substandard ادویات مضر صحت ہیں۔ اور وہ مارکیٹ میں زیر استعمال ہیں اور ایسی بہت سی firms ہیں جو غلط قسم کی ادویات پیسہ بنانے کے لئے جاری ہیں کیا جو substandard firms ہیں ادھر سے ہیں ان کے licences منسوخ کرنے اور ان تمام substandard مضر صحت جو ادویات ہیں ان کو destroy کرنے کا حکومت کے پاس کوئی منصوبہ ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اصل میں بات یہ ہے کہ ہر چیز کے لئے

ایک ادارہ موجود ہے۔ Drug Act 1976 موجود ہے۔ اس کے under ملازمین ہیں۔ یہ ایسی چیزوں کو regularly check کرتے ہیں 'چھاپے مارتے ہیں۔ اب ہمارے ہاں ایک عجیب سی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ یہ ادارے صحیح طور پر کام نہیں کرتے تھے جس کی وجہ سے spurious drugs وغیرہ تیار ہو رہی تھیں جو basic pharmacy ہے اس پر عمل نہیں ہو رہا تھا۔ اس طریقہ کار سے یہ پور دروازہ لے اندر کھس آنے لگے۔ پہلے بھی تین چار ماہ ہونے کہ یہ سب اس وقت بھی سامنے آیا تھا ب نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے اجلاس سینیٹ بینک بلڈنگ میں ہوا کرتے تھے۔ میں نے اس موقع پر باقاعدہ طور پر سیکرٹری صحت سے کہا تھا کہ آپ ان کو فوری طور پر memorandum دیں کہ اس قسم کی جو بھی چیزیں ہیں ان کو روکا جائے۔ ہمارے پاس Drug Act 1976 موجود ہے۔ اس پر strictly عمل درآمد کرائیں۔ اس کے تحت چھاپے ماریں۔ صوبائی حکومتوں کو بھی کہا گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ قانون موجود ہے اس پر عمل درآمد کے لئے ہم ان اداروں کو کہتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں۔ اب بھی ان کو کہیں گے۔ جناب والا! ان کی بات درست ہے کہ spurious drugs موجود ہیں۔ substandard drugs بھی اسی وجہ سے موجود ہیں کہ ناجائز pharmacy بنی ہوئی ہیں۔ مقامی ملازمین سے یہ لوگ مل جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان کے خلاف ایکشن نہیں لیتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! مجھے تو صرف یہ بتا دیں اس سے کچھ اندازہ ہو

جانے گا کہ registered اور unregistered کے درمیان جو ٹیکہ import کئے گئے تھے ان کی

تعداد کتنی تھی؟ تاکہ پتہ چلے کہ کتنی تعداد میں یہ ٹیکے import ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب، کوئی اندازہ ہے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ عجیب سی بات ہے۔ میں ان کو، جیسے

وہ فرما رہے تھے، گول مول آدمیوں کو میں گول مول جواب دیتا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ تو next rota day پر اس کا جواب دیے دیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ تو ممانوی سوال پیدا ہوئے ہیں جو بات related

ہے اس کے بارے میں I will get full information and put before the House۔

Syed Iqbal Haider: Sir question hour is over.

حافظ حسین احمد۔ جناب والا!

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب آپ کا کیا سوال ہے۔ ویسے صحیح کہہ رہے ہیں کہ وقفہ

سوالات ایک گھنٹے تک کے لئے ہوتا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! درمیان میں اور کارروائی بھی ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اصول یہی ہے کہ وہ وقت وقفہ سوالات میں ہی سے نکلتا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ شیر انگن صاحب خود بھی ڈاکٹر ہیں اسلئے میں ان سے اس حوالے

سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ ٹیکے صرف انسانوں کے لئے ہے یا جانوروں کے لئے بھی استعمال ہوتے

ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ pain killer انسانوں کے لئے ہیں۔ جانوروں کے لئے

علیحدہ دوائیں ہیں۔

Mr. Chairman: Question hour is over.

(The question hour being over, the remaining questions and answers were

placed on the table of the House)

120. *Transferred to the Prime Minister's Secretariat.*

121. * Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that Government has done away with the work permit requirement for foreign nationals;
- (b) whether it is also a fact that the Investment Promotion Bureau still continues to issue these permits; and
- (c) whether any check is maintained on the requisite qualifications and experience of the applicants?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: (a) Yes, but only for managerial and technical personnel employed in industrial undertakings.

(b) Yes, for sectors other than industrial undertakings.

(c) The Bureau checks the qualifications and experience of foreign applicants prior to issuing work permits in sectors other than industrial undertakings.

122. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Foreign be pleased to state the details of expenses borne by the Government on moving the Resolution in Geneva about the violation of human rights in Kashmir?

Sardar Assef Ahmed Ali: The cost of moving the resolution in Geneva is extremely difficult to determine in monetary terms. Pakistan has been raising the issue of Kashmir on all international forums and ground work for the resolution on human rights violations in Jammu and Kashmir which we had tabled at the 50th session of the commission on Human Rights had begun in 1990.

Nevertheless, the details of the expenditure borne by the government on the despatch of Special Envoys to all members of the Commission on Human Rights and the official delegation are placed as Annexure "A".

It is also pointed out that the official delegation at the Commission on Human Rights had also participated in other activities of the Commission which included human rights situation all over the world, situation in Bosnia-Herzegovina, situation in Palestine, Apartheid and many other related issues.

Annexure -A

**VISITS OF SPECIAL ENVOYS TO VARIOUS
COUNTRIES TO SEEK SUPPORT FOR
RESOLUTION ON KASHMIR**

S. No.	Name	Countries visits
1.	Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal Minister for Information and Broadcasting	Cote d'Ivoire
2.	Mr. Shafqat Mahmood Political Adviser to the Prime Minister.	Australia, Malaysia
3.	Professor N. D. Khan, Parliamentary Secretary, Ministry of Foreign Affairs.	Iran, Syria, China, (Rs. 74,425.00-air fare)
4.	Mr. Shaharyar M. Khan, Foreign Secretary	USA, UK, Germany, Netherlands, Geneva (Rs. 106,673.63-TA DA)
5.	Mr. Inamul Haq, Ambassador of Pakistan, Ankara.	Bulgaria, Finland, Hungary, Poland, Romania (Rs. 64,995.52-airfare)
6.	Mr. S. K. Dehlavi,	Italy, Austria, Greece, Russia.

- | | |
|--|--|
| Ambassador of Pakistan, Paris. | (124-537-06-TA/DA) |
| 7. Mr. Khalid Mahmood, | Japan, South Korea |
| Ambassador of Pakistan, Beijing. | (Rs. 81,627.69-TA/DA) |
| 8. Mr. Rafat Mahdi, | Muritania, Tunisia, Cameroon, Gabon |
| Ambassador of Pakistan, Brussels. | (Rs. 274,780.72-TA/DA) |
| 9. Mr. Shahid M. Amin, | Angola, Kenya, Lesotho, Libya, Malawi, |
| Ambassador of Pakistan, Riyadh. | Nigeria (Rs. 424,292.42-TA/DA) |
| 10. Mr. Khalid Salim, | Bangladesh, Sri Lanka |
| Additional Secretary, M/o Foreign Affairs. | (Rs. 68,440.27-TA/DA) |
| 11. Mr. Jamsheed K. A. Marker, | Columbia, Uruguay, Ecuador, Mexico. |
| Permanent Representative to UN, New York. | Chile (Rs. 153,966.16-TA/DA) |
| 12. Mr. Tauqir Hussain. | Madrid Brazil, Barbados, Venezuela, |
| Ambassador of Pakistan. | Peru, Costa, Rica, Cuba |
| | (Rs. 324,922.42-TA/DA) |
| 13. Mr. Rasheed Ahmed, | Guinea Bissau. |
| Ambassador of Pakistan, Dakar | |
| 14. Mr. Aneesuddin Ahmed, | Sudan. |
| Ambassador of Pakistan, Pretoria. | |
| 15. Mr. Tariq Kamal Khan, | Finland. |
| Ambassador of Pakistan, Morocco. | |
| 16. Mr. Ikram Karim Fazli, | Gabon, Togo. |
| Minister, Embassy of Pakistan, Paris. | |

PAKISTAN DELEGATION TO THE 50TH SESSION

OF THE COMMISSION ON HUMAN RIGHTS AT GENEVA

S. No.	Name	Dates
1.	Mr. Iqbal Akhund,	31 January-11 March, 1994

Former Ambassador and leader of the delegation.	(Rs. 221,370.46-TA/DA & Hotel)
2. Rao Sikandar Iqbal, MNA	30 January - 7 February (Rs. 159,450.41 - TA & Hotel)
3. Mr. Munir Akram, Additional Secretary (UN&PP), Ministry of Foreign Affairs.	20 February - 11 March, 1994 (Rs. 58,525.00)
4. Mr. Shafqat Kakakhel, Director General (SA)	5 February - 11 March, 1994 (Rs. 134,391.67 (TA/DA&Hotel)
5. Mr. Yunas Aslam, Director (AA)	20 February - 11 March, 1994 (Rs. 47,375.00 - air fare)
6. Ms. Tasnim Aslam, Section Officer (UN)	12 February - 11 March, 1994 (Rs. 117,348.75 - TA/DA)
7. Barrister Sultan Mahmood, Kashmiri Political Leader	20 February - 1 March, 1994 (Rs. 52277.19)
8. Mr. Rafat Mehdi, Ambassador of Pakistan, Brussels	(Rs. 110,742.74)
9. Mr. Masood Khan, First Secretary, Parepun New York	(Rs. 123,913.75)

Detailed expenditure in respect of the delegates at Serial No. 1, 2, 11, 13,

14, 15, 16 are being ascertained and will be submitted shortly.

123. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether any shipping agent has been appointed by the Government in USA for the import of wheat and fertilizer during the current and ensuing years, if so, the procedure adopted for the same?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Yes. M/s Universal Shipping Co. Inc. has been appointed as the Shipping Agent for the import of

wheat and fertilizer. After reviewing his performance for one year, it will be decided whether to continue or discontinue with the system. The procedure adopted for appointment of the Shipping Agent was as follows:-

Applications were invited from interested parties for appointment of Shipping Agent for Pakistan in Washington D.C. USA to assist the Ministry of Food and Agriculture. The Embassy received ten applications and forwarded the same to the Ministry. An evaluation of the bids received, indicated that one company with maximum experience was M/s, Universal Shipping Co. It was further found that only two companies, M/s Universal and Sea Trading were capable of competing and that the others were really not in the business.

Of these two companies, M/s Universal Shipping Co. was willing to work at no cost to the Government of Pakistan as the entire burden on this account will be borne by the shipping Co. i.e. it will be external to the importing/receiving country.

124. *Mr. Bashir Ahmed Khan Tareen: Will Minister for Health be pleased to state:

- (a) the number of Persons sent abroad for medical treatment during the years 1993 and 1994, indicating also their names, nature of diseases and expenditure incurred in each case; and
- (b) whether there were no proper medical facilities for their treatment in the country?

Syed Iqbal Haider: (a) The information desired is annexed.

S. No.	Name and Designation	Nature of Disease	Expenditure Incurred on Treatment and Expenditure of Air Travel	Years of Treatment
1.	Mrs. Rafia Ghaffar, wife of Mr. Abdul Ghaffar, Additional Commissioner of Income Tax.	Complication of Adhesions following multiple pelvic operation.	Rs. 2,77,000 Rs. 54,000	September, 1993
2.	Brig. (Retd.) Muhammad Akhtar, OSD, Establishment Division, now J.S. Prime Minister Secy.	Suspected malignant growth in rectum.	Rs. 4,60,000 Rs. 27,000	March, 1993.
3.	Mr. Sharif-ud-Din Pirzada, Ex. ambassador if large.	Estuhamic Heart Diseases.	Rs. 5,53,907 Rs. 80,000	April, 1994 + 30000
4.	Mr. Saad Ashraf, Joint Secretary, Establishment Division.	Coronary Heart Diseases.	Rs. 11,40,000 Rs. 10,50,00,000	February, 1994
5.	Mr. Naqibur Rehman Khattak, D.S. Finance Division, Islamabad.	—do—	Rs. 4,50,000 Rs. 27,630	August, 1993
6.	Mrs. Shehla Nasir, W/o. Ch. Nasir Iqbal, MNA, Chitrawala.	Myasthenia gravis with diaphragmatic unilateral paralysis and has a mediastinal mass.	Rs. 4,10,000 Rs. 52,000	January, 1993.
7.	Baby Zaneb Daughter of Maulana Muhammad Khan Sherani, Ex. MNA.	Postencephalitic brain damage and resistant epilepsy.	Rs. 52,000	May, 1993.
8.	Wife of Justice Muhammad Afzal Lone.	Spinal stenosis diabetic Neuropathy.	Rs. 5,10,000 Rs. 54,000	June, 1993
9.	Miss Farah Jamil D.o. Prof. Hamida Jamil JPMC, Karachi.	Hyperkalemic Familial Periodic Paralysis and Diabetes Insipidus requiring interval Appendectomy.	Rs. 4,50,000 Rs. 72,000	June, 1993.
10.	Syda Aziza Jillani, W/o. Syed Saleem Abbas Jillani, Secy. M.o. Defence, Rawalpindi.	dystrophic calcification (Left) breast.	Rs. 37,000	November, 1993.
11.	Miss Nahid Lakho D.o. Mr. Muhammad Bakish Lakho, Director, DAPRC.	ASD (Primum) with cleft Mitral Valve.	Rs. 5,40,000 Rs. 74,000	1993.

S. No.	Name and Designation	Nature of Disease	Expenditure Incurred on Treatment and Expenditure of Air Travel	Years of Treatment
12.	Miss Amina Shaukat D o. Mr. Shaukat Rashid, DSP, N.A.	Sarcoidosis	Rs. 54,000 = (£ 3,000)	November, 1993.
13.	Master Arsalan Babir Khan S o. Mr. Irfan Babar Khan, S.O., M o. Interior.	Undiagnosed metabolic disorder.	Rs. 1,43,500 = Rs. 52,000	June, January, 1993.
14.	Mr. Manzoor Ahmed, Dy. Secy., M o. Labour and Manpower.	Triple vesicle disease, Coronary Artery with diffuse involvement of vessels.	Rs. 3,82,500 = Rs. 26,000	June, 1993.
15.	Mohiarama, Be-Nazir Bhutto, MNA Prime Minister of Pakistan.	Emergency Medical Checkup.	Rs. 6,15,000 = (£ 15,000)	June, 1993.
16.	Mr. Salfar Abbas Zaidi and his wife, Chief Executive PIB.	Post by pass surgery complications. Visual deterioration.	Rs. 27,000 = Rs. 54,000	February, 1994
17.	Mr. Zafar Mian, Addl. Secretary.	Follow-up checkup.	Rs. 27,000 = (£ 4,205)	November, 1993.
18.	Miss Atiya Ilyas D o. Mr. Muhammad Ilyas Khokhar, DDO., Ministry of Health.	Retinitis Pigmentosa.	Rs. 1,80,000 = Rs. 55,000	July, 1993.
19.	Prof. Dr. A.J. Khan, Former, D.G., Health, Ministry of Health.	Cardiac by pass surgery.	Rs. 5,52,000 = Rs. 54,000	April, 1994.
20.	Master Adnan Ali Zahoor son of Mr. Zahoor Akhtar, D.G. Management Services.	Proximal myopathy.	Rs. 1,13,000 = (£ 25,000) + Rs. 67,500 (£ 15,000)	March, 1994.
21.	Mr. Mahboob Ali Khan, Judge of Peshawar High Court.	Fracture of the right left Forearm and the left humerus with radial nerve palsy.	Rs. 11,30,000 = (£ 25,000)	March, 1994.
22.	Mr. Abdul Salam Akhtar, Joint Secretary, (Retired).	Carcinoma of Urinary Bladder grade II, III.	Rs. 2,97,000 = Rs. 27,000	April, 1994.
23.	Dr. Noor Jehan Panzai, Ex-Dy. Chairman of Senate.	Spondylitis Thesitis of 14-15 with Cauda Equina Compression.	Payment will be made to hospital after the completion of treatment.	April, 1994.

S No.	Name and Designation	Nature of Disease	Expenditure Incurred on Treatment and Expenditure of Air Travel	Years of Treatment
24.	Dr. Asghar Ali Baloch, D.H.O. Health Dept., Government of Sindh.	Acute Myeloid Leukaemia.	Rs. 22,50,000 = (£ 50,000)	January, 1994
25.	Mr. Masood Ahmed Bhatti, Advocate of Bahawalpur.	Urethro-rectal fistula.	Rs. 15,75,000 = (£ 35,000) Rs. 54,000	January, 1994
26.	Master Jamal Asif Vardage S.o. Asaf Fasiluddin Vardage, Senator	Space occupying lesion in the Brain.	Rs. 6,15,000 = (£ 15,000) Rs. 54,000 2nd Visit: = (£ 2,000) Rs. 92,000 Rs. 54,000 Rs. 3,39,000 = (£ 7,500)	December, 1993 March, 1993
27.	Mr. Mukhtar Ahmed Khan, Director, Immigration and Passports, Islamabad.	Ischemic heart disease/diabetic Mellitus.	Rs. 2,43,974.70 = (£ 5,421.66)	August, 1993
28.	Mr. Kamran Zafar, Chief Instructor, NIPA, Lahore.	Stress peptic ulcer and rectal bleeding Under gone heart by pass surgery.	Rs. 3,00,000 = (£ 10,000)	October, 1993.
29.	Dr. Muhammad Rehan, Senator.	Coronary Artery Disease, with Vertigo.	Rs. 2,14,000 = (£ 7,000)	April, 1994.
30.	Mr. Yahya Bakhtiar, Senator.	Coronary Artery Ischemia with blockage of two vessels.	Rs. 40,000	
31.	Mrs. Akram Zaki, Wife of Mr. Akram Zaki, Secy. General, M.o. Foreign Affairs, Islamabad.	Breast Cancer with Secondaries.	Rs. 3,54,670 = (£ 7,710.78) Rs. 1,22,000	September, 1993.
32.	Mr. Naeem A. Qamar, Senior Reporter, the Nation.	Liver Abscess.	(Expenditure of treatment not received so far)	
33.	Mr. Abdul Wahab Khan, Retired Ambassador.	Blood Vess Graft, Sever native vessel and leaking mitral valve.	Rs. 58,000	April, 1994
34.	Mr. Mir Fawad, Collector, Central Excise and Sale Tax, Karachi.	Medical meniscus tear plus torn lateral ligament of knee.	Rs. 6,10,000 = (£ 20,000) Rs. 38,000	April, 1994.
35.	Maulana Syed Hamid Shah Gujrati, Member Council of Islamic Ideology.		Rs. 2,44,000 = (£ 8,000) Rs. 23,000 (Expenditure of Hospital not received so far)	May, 1994. April, 1994.

S. No.	Name and Designation	Nature of Disease	Expenditure Incurred on Treatment and Expenditure of Air Travel	Years of Treatment
36.	Mrs. Sofia Usman Ali Shah, W o. the honourable Wafaqi Mohtasib.	Proliferative Diabetic Retinopathy.	Rs. 2,30,000 = (S 7,666.66) Rs. 88,000	November, 1993
37.	Mr. Ali Hassan Sajjad S o. Mr. Wasim Sajjad, Chairman Senate.	Tear of Ant. Cruciate Ligaments and Semilunar cartilage of knee.	Rs. 3,22,174 = (€ 7,003.08)	October, 1993
38.	Ch. Abdul Ghafoor, Ex-Minister for Law and Justice, Islamabad.	Ischaemic heart disease-post by pass angina and graft closure.	Rs. 43,100 (Air fare)	August, 1993
39.	Mr. Liaquat Ali Khan, Dy. Director, Inspection and Audit, Peshawar.	Ischaemic Heart Disease, requiring by pass surgery.	Rs. 3,82,500 = (S 12,750)	August, 1993

125. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Health be pleased to state:

- (a) the steps taken by the Government to prevent manufacture and sale of substandard and fictitious medicines in the country, indicating also the result of such measures;
- (b) whether there is any proposal to enhance punishment for the manufacturers and and sellers of such medicines; and
- (c) whether the Government intends to impose restrictions on the sale of medicines without the written prescription of a doctor?

Syed Iqbal Haider: The steps taken are as follows:-

- (a) Manufacture of drugs is regulated by the Federal Government under the Drugs Act, 1976, according to which no person can manufacture any drug without obtaining a manufacturing licence and registration of the drug, through the Central Licensing and Registration Board, which require compliance of conditions of good practices in manufacturing and quality control of drugs as recommended by the WHO and laid down under the said Act.
- (b) In order to ensure quality of drugs, the Federal Government has set-up a Quality Control Authority supported by a field force of 8 Inspectors of Drugs and one Central Drug Laboratory at Karachi and an appellate Lab, at the National Institute of Health, Islamabad.
- (c) The sale of drugs is regulated by the Provincial Governments each of which has also set-up its own Provincial Quality Control Boards and have field force of Inspectors. Thus a total of 85 Inspectors

have been appointed. In addition the Punjab Government has appointed over 100 District Health Officers. Additional District Health Officers, etc. as *ex-officio* Inspectors.

(d) The Province of Punjab, Sindh and NWFP have established their own drug testing laboratories, whereas the Central Drug Laboratory Karachi is performing test/analysis for the Province of Balochistan, in addition to the samples sent by Federal Inspectors.

(e) Manufacture and sale of sub-standard and spurious drugs is prohibited under the said Act, which provides punishment for substandard drugs upto five years imprisonment or fine of Rs. fifty thousand or both and for spurious drugs an imprisonment of minimum 3 years which may extend to 10 years and fine upto rupees one lakh.

(f) The Federal Government have also set-up 3 Drug Courts, one each at Lahore (Punjab) Peshawar (NWFP) and Karachi (Sindh and Balochistan) for the trial of offences under the said Act.

Owing to the above measures the quality of drugs has improved.

(b) No. The existing punishments are considered adequate and, therefore, there is no proposal to enhance the same.

(c) The Provincial Governments have already imposed restrictions, through the Drugs Rules, on the sale of those medicines, self-medication of which is considered hazardous.

126. *Mr. Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of delegations sent abroad and the name of the countries visited during the last six months indicating also the

composition of each delegation and the expenditure incurred on each delegation ; and

(b) the details of the delegations sent abroad on the Kashmir issue, indicating also the number of delegations to be sent in future, with details thereof?

Sardar Assef Ahmad Ali: (a) During the last six months, the President/Prime Minister visited the following countries. The expenditure incurred on these visits has been shown against each:

(i) President's visit to Saudi Arabia (January 16-19, 1994).	Rs. 1,559,100
(ii) PM visit to Cyprus (October 21-23, 1993).	2,332,878
(iii) PM visit to Iran and Turkey (December 8-13, 1993).	1,172,348
(iv) PM visit to China and North Korea (December 27-30, 1993).	2,992,238
(v) PM visit to Switzerland (27-1-1994 to 2-2-1994).	12,973,715
(vi) PM visit to Saudi Arabia (February 21-24, 1994).	450,146
(vii) PM visit to Oman	575,065
(viii) PM visit to Germany (April 18-22, 1994).	5,226,164

The list of entourage of each visit is attached at Annexure A to H.

(b) Visit of Special Envoys to various countries to seek support for Resolution on Kashmir.

S. No.	Name	COUNTRIES VISITED
1.	Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal. Minister for Information and Broadcasting	Cote d'Ivoire
2.	Mr. Shafqat Mahmood, Political Adviser to the Prime Minister.	Australia, Malaysia.
3.	Professor N. D. Khan.	Iran, Syria, China.

- Parliamentary Secretary.
Ministry of Foreign Affairs.
4. Mr. Shaharyar M. Khan.
Foreign Secretary
USA, UK, Germany, Netherlands,
Geneva
 5. Mr. Inamul Haq,
Ambassador Of Pakistan, Ankara.
Bulgaria, Finland, Hungary, Poland,
Romania.
 6. Mr. S. K. Dehlavi,
Ambassador of Pakistan, Paris.
Italy, Austria, Greece, Russia.
 7. Mr. Khalid Mahmood,
Ambassador of Pakistan, Beijing.
Japan, South Korea
 8. Mr. Rafat Mahdi,
Ambassador of Pakistan, Brussels.
Mauritania, Tunisia, Cameroon, Gabon
 9. Mr. Shahid M. Amin,
Ambassador of Pakistan, Riyadh.
Angola, Kenya, Lesotho, Libya, Malawi,
Nigeria.
 10. Mr. Khalid Salim,
Additional Secretary, M/o Foreign Affairs.
Bangladesh, Sri Lanka
 11. Mr. Jamsheed K. A. Marker,
Permanent Representative to UN, New York, Chile.
Columbia, Uruguay, Ecuador, Mexico.
 12. Mr. Tauqir Hussain,
Ambassador of Pakistan.
Madrid Brazil, Barbados, Venezuela,
Peru, Costa Rica, Cuba.
 13. Mr. Rasheed Ahmed,
Ambassador of Pakistan, Dakar.
Guinea Bissau.
 14. Mr. Aneesuddin Ahmed,
Ambassador of Pakistan, Pretoria.
Sudan.
 15. Mr. Tariq Kamal Khan,
Ambassador of Pakistan, Morocco.
Finland.
 16. Mr. Ikram Karim Fazli,
Minister, Embassy of Pakistan, Paris.
Gabon, Togo.
-

PAKISTAN DELEGATION TO THE 50TH SESSION OF THE COMMISSION ON HUMAN RIGHTS AT GENEVA

S. No.	Name
--------	------

1.	Mr. Iqbal Akhund,
----	-------------------

Former Ambassador and leader of the delegation.

2.	Mr. Munir Akram,
----	------------------

Additional Secretary (UN&PP),

Ministry of Foreign Affairs.

3.	Mr. Shafqat Kakakhel,
----	-----------------------

Director General (SA)

4.	Mr. Yunus Khan,
----	-----------------

Director (AA)

5.	Ms. Tasnim Aslam,
----	-------------------

Section Officer (UN)

6.	Barrister Sultan Mahmood, Kashmiri Political Leader.
----	--

(Annexures have been placed in the Senate Library)

127. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Health be pleased to state the member of meetings held by the National Food Quality Control Council since its formation and the recommendations, if any, made by the council for improving the overall quality of food in the country?

Syed Iqbal Haider: No.

128. Withdrawn by the member.

129. Withdrawn by the member.

130. Withdrawn by the member.

1. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Food, Agriculture and livestock be pleased to state whether it is a fact that a US-based firm has been exporting prohibited cotton seed to Pakistan for the last 3 years if so, the action taken by the Government against the said firm importers and Inspectors and Officers responsible for protection of cotton in the country?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: There is no such evidence on record. The only such instance has been in the year 1993 when MINFA's Plant Quarantine Department detected a container arriving on 12-11-1993 from the USA containing 1000 lbs of 'Okra' and 8800 lbs of cotton seed imported by M/S ARTICO PAK, Karachi. Since import of cotton seed is prohibited under the provision of Rule 28(2) of the Quarantine Rules except upto a quantity of one pound and for research purposes only, the Plant Protection Department did not allow its clearance. The said cotton seed consignment was finally destroyed at the Karachi Port.

132. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

- (a) the number of units under the control of PIDC;
- (b) the number and names of units running in profit/loss during the last five years with yearwise profit/loss details; and
- (c) whether there is any proposal under consideration of the government to establish more units under the control of the PIDC?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: (a) There are at present eight units under the control of PIDC.

(b) Details of profit and loss of the above PIDC units for the last 5 years are annexed

(c) Yes. A number of proposals are under the consideration of the

Government which are at present at initial stages of working out.

Annexure

PROFIT AND LOSS POSITION OF PIDC UNITS FOR
THE LAST FIVE YEARS.

(Rs. in million)

		PROFIT/(LOSS)				
		1988-89	1989-90	1990-91	1991-92	1992-93
Name of Units		(July-June)	(July-June)	(July-June)	(July-June)	(July-June)
A. Units in Operation.						
1. Indus Steel Pipes Lt.		(2.506)	(8.737)	13.090	22.756	36.231
2. Larkana Sugar Mills Ltd.		(56.642)	(18.414)	(33.354)	(26.049)	(29.751)
3. PIDC Medical Centre.		0.905	0.533	0.105	0.492	(0.194)
(a service unit)						
B. Closed Units						
4. Hamai Woollen Mill Ltd.		(19.623)	(15.607)	(4.599)	(5.766)	(8.575)
5. Shahdadkot Textile Mill Ltd.		(83.075)	(60.899)	(27.156)	(25.089)	(30.533)
6. Dir Forest Industries Complex.		(49.867)	(42.744)	(20.848)	(18.692)	(19.514)
7. PIDC Cotton Ginning Factory		(0.228)	(0.571)	(0.668)	(0.561)	(0.357)
8. Talpur Textile Mills.		(0.427)	(0.303)	(0.272)	(0.436)	(0.396)

Note: The financial year of Larkana Sugar Mills limited, Shahdadkot Textile Mills Limited is from October to September and that of Cotton Ginning Factory it is from September to August, therefore the figures of these companies are according to their respective financial years.

133. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to undertake the experiment of cloud seeding over Ziarat-Kan Mehtarzai Area, Balochistan. If so, the details thereof?

Syed Iqbal Haider: There is no proposal under consideration of the Ministry of Science & Technology to undertake the experiment of Cloud Seeding over Ziarat-Kan, Mehtarzai Area, Balochistan.

134. Transferred to the Ministry of Commerce.

135. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to refer to Senate Starred Question No. 137 replied on 28th February, 1994 and state the names and addresses of the persons against whom cases were registered and details of fines and compensation recovered?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: The name and addressed of the persons against were registered and the amount of compensation recovered by Forest Staff of Haripur Forest Division (NWFP) are given in the enclosed statement. A summary is however, reproduced below:

Year	No. of offenders	Price for Forest Produce	Compensation	Fine	Total
1991	21	Rs. 41185	Rs. 720	Rs. 21665	Rs. 63570
1992	20	Rs. 26455	Rs. 695	Rs. 7480	Rs. 34630
1993	24	Rs. 65700	Rs. 975	Rs. 2435	Rs. 69110
Total:		Rs. 133340	Rs. 2390	Rs. 31580	Rs. 167,310

The requisite reply showing Name and Addresses of offenders against whome cases were registered and amount of Forest Produce, Compensation and Fine etc: recovered during last Three years i.e. 1991, 1992, and 1993 is furnished below :—

Year	Damage Report & Date	Name & Address of accused/offenders.	Amount recovered as			
			Price of Forest Produce	Compensation	Fine	Total
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1991	15-31, dated 08-01-1991	Abdul Qayyum s/o Lal of Chura cum Pakshai.	900.00	50.00	50.00	1000.00
	16-31, dated 21-01-1991	Saleem s/o Mohammad Ashraf of Chura cum Pakshai	900.00	50.00	50.00	1000.00
	349-8, dated 14-02-1991	(i) Dildar s/o Amir Dad of Narota.	1050.00	50.00	50.00	1150.00
		(ii) Burkhurdar s/o Amir Dad of Narota				
	350-8, dated 14-02-1991	Muhammad Yaqoob s/o M. Zakri of Narota.	900.00	50.00	50.00	1000.00
	20-31, dated 15-03-1991	Rahim Dad s/o Sardar of Chura cum Pakshai.	100.00	50.00	50.00	200.00
	21-31, dated 16-03-1991	Mohammad Riaz s/o Saidda of Pakshai.	675.00	50.00	50.00	775.00

Year	Damage Report & Date	Name & Address of accused offenders	Amount recovered as			
			Price of Forest Produce	Compensation	Fine	Total
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	47 60, dated 31-03-1991	(i) Javed Shah s/o Gul Shah of Kohas, Pakshai.	1275.00	50.00	50.00	1375.00
		(ii), Zakarat Shah s/o Gul Shah of Kohas, Pakshai.				
	48 60, dated 01-04-1991	(i) Abdul Karim s/o Ahmed Ghee of Bugrain	375.00	50.00	50.00	475.00
		(ii) Mohammad Riaz s/o Mir Hussain of Bugrain.				
	22 31, dated 30-04-1991	Mohammad Ashraf s/o Lal of Chura cum Pakshai.	50.00	20.00	50.00	120.00
	351 8, dated 23-07-1991	Kala Khan s/o Mohammad Zaman of Narota.	675.00	50.00	50.00	775.00
	50 60, dated 10-09-1991	Fazal-ur-Rehman of Bherre	2080.00	50.00	70.00	2200.00
	51 60, dated 21-09-1991	Mir Zaman s/o Fazal Elahi of Khanpur	920.00	50.00	30.00	1000.00
1991	24 31, dated 12-10-1991	(i) Sajjad Shah s/o Sadiq Shah of Kohas Pakshai.	900.00	50.00	50.00	1000.00
		(ii) Akbar Hussain s/o Sekhi Shah of Kohas Pakshai.				
	25 31, dated 13-10-1991	(i) Sajjad Shah s/o Sadiq Shah of Kohas Pakshai.	1400.00	50.00	50.00	1500.00
		(ii) Safer Hussain Shah Sadiq Shah Kohas Pakshai.				
		(iii) Akbar Hussain s/o Sekhi Shah of Kohas Pakshai.				
	3 62, dated 31-12-1991	Zahoor Ahmed s/o Abdul Jabbar of Havelian	28985.00	50.00	20965.00	50000.00
Total:-						63570

Year	Damage Report & Date	Name & Address of accused offenders	Amount recovered as			
			Price of Forest Produce	Compensation	Fine	Total
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1992	27.31. dated 15-02-1992	Niaz s/o Masri of Pakshai	50.00	25.00	50.00	125.00
	17.31.2. dated 10-03-1992	Rashid s/o Faqir of Havelian	9900.00	50.00	5330.00	15280.00
	28.31. dated 29-02-1992	Ashraf s/o Lal of Chura cum Pakshai	380.00	20.00	350.00	750.00
	17.29.2. dated 13-02-1992	Mohammad Riaz Contractor of Khanpur Cooperative Society	900.00	20.00	350.00	1270.00
	17.30.2. dated 14-02-1992	Hashim Khan Contractor of Khanpur Cooperative Society	1140.00	20.00	350.00	1510.00
	352.8. dated 21-02-1992	Iftakhar Hussain Shah s/o Nadir Shah of Baghpur Dherti	460.00	20.00	350.00	830.00
	29.31. dated 28-03-1992	Hukam Dad s/o Lal Khan of Pakshai	1400.00	50.00	50.00	1500.00
	52.60. dated 08-05-1992	Fida Hussain Shah s/o Gul Shah of Kohas, Pakshai	675.00	50.00	50.00	775.00
	10/62. dated 28-05-1992	Fazal-ur-Rehman s/o Mohammad Zaman of Bherre	3800.00	50.00	150.00	4000.00
	33.31. dated 30-06-1992	Mohammad Sadiq s/o Mohammad Khan of Pakshai	1400.00	50.00	50.00	1500.00
	dated 1992	Mohammad Nazir s/o Farman Ali of Sangrarei	75.00	50.00	50.00	175.00
	355.8. dated 23-09-1992	Abdul Ghofar s/o Mir Dad of Narota	450.00	50.00	50.00	550.00
	35.31. dated 30-09-1992	Niaz Mohammad s/o Mohammad Ali of Pakshai	50.00	20.00	50.00	120.00
	54.60. dated 10-11-1992	(i) Manzoor Elahi s/o Mir Ahmed of Darra	100.00	50.00	50.00	200.00
		(ii) Fazal-ur-Rehman s/o Mohammad Ibrahim of Darra				
1992	55.60. dated 12-11-1992	Aslam s/o Noor Din of Baghrtan	50.00	20.00	50.00	120.00
	36.31. dated 13-11-1992	Saleem s/o Bahadar of Sarie	75.00	50.00	50.00	175.00
	37.31. dated 27-11-1992	Zarakat Shah s/o Shah Gul of Kohas, Pakshai	1500.00	50.00	50.00	1600.00

Year	Damage Report & Date	Name & Address of accused offenders	Amount recovered as			
			Price of Forest Produce	Compensation	Fine	Total
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	38 31. dated 05-12-1992	(i) Moharam Shah s/o Karim Shah of Kohas, Pakshai (ii) Fida Shah s/o Gul Shah of Kohas, Pakshai	4050.00	50.00	50.00	4150.00
					Total:—	34630.00
1993	356 8. dated 21-02-1993	Fazal-ur-Rehman s/o Gul Zaman of Bherre	3675.00	50.00	—	3725.00
	40 31. dated 24-02-1993	Faraghat Shah s/o Gulzar Shah of Pakshai	1275.00	50.00	50.00	1375.00
	357 8. dated 11-03-1993	Hussain Khan s/o Ghulam Mohammad of Bherre	600.00	50.00	—	650.00
	22 62. dated 19-03-1993	Mohammad Sarwar s/o Mohammad Zaman of Bherre	18000.00	50.00	600.00	18650.00
	359 8. dated 21-03-1993	Yaqoob s/o Zakari of Bherre	25.00	25.00	50.00	100.00
	23 62. dated 31-03-1993	Gulzar Khan s/o Faqir Mohammad of Bherre	10800.00	50.00	360.00	11210.00
	361 8. dated 02-04-1994	Farman s/o Wali Mohammad of Bherre	—	50.00	50.00	100.00
	362 8. dated 06-04-1993	Saif-ur-Rehman s/o Khan Mohammad of Bherre	—	100.00	50.00	150.00
	1 36. dated 03-06-1993	(i) Zakarat Shah s/o Shah Gul of Kohas, Pakshai (ii) Safer Hussain s/o Sadiq Shah of Kohas, Pakshai	2475.00	50.00	50.00	2575.00
1993	1 37. dated 12-09-1993	Mir Dad s/o Bakish of Narrota	4200.00	50.00	50.00	4300.00
	2 36. dated 13-09-93	(i) Fida Shah s/o Shah Gul of Kohas, Pakshai (ii) Tareef Shah s/o Said Shah of Kohas Pakshai.	4575.00	50.00	825.00	5450.00
	3 36. dated 13-09-1993	(i) Mubarak Shah s/o Shah Gul of Kohas, Pakshai (ii) Safer Hussain Shah s/o Karim Hussain Shah of Kohas, Pakshai	4575.00	50.00	50.00	4675.00

Year	Damage Report & Date	Name & Address of accused offenders	Amount recovered as			
			Price of Forest Produce	Compensation	Fine	Total
			Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
	39 31, dated 26-01-1993	(i) Abdul Jabbar s/o Abdul Aziz of Pakshai	75.00	50.00	50.00	175.00
		(ii) Abdul Khaliq s/o Aksar of Pakshai				
	57 60, dated 06-02-1993	Sajawal Shah s/o Raham Ali Shah of Narota.	100.00	50.00	50.00	200.00
	59 60, dated 23-10-1993	Fakhri Zaman s/o Hassan Din of Baghran	3300.00	50.00	50.00	3400.00
	4 36, dated 25-10-1993	Said Shah s/o Karim Hussain Shah of Pakshai	600.00	50.00	50.00	700.00
	5 36, dated 14-12-1993	(i) Safer Hussain Shah s/o Sadiq Shah of Kohas, Pakshai.	5450.00	50.00	50.00	5550.00
		(ii) Sabir Shah s/o Ghulab Shah				
	6 36, dated 16-12-1993	(i) Said Shah s/o Karim Shah of Kohas, Pakshai	4575.00	50.00	50.00	4675.00
		(ii) Sagheer Shah s/o Karim Shah of Kohas, Pakshai				
	58 60, dated 31-12-1993	Mohammad Akram s/o Abdullah of Halli	1400.00	50.00	—	1450.00
Total:—						69110.00
G. Total:—						167310.00

136. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that cotton virus has been in existence since 1985; and

(b) whether it is also a fact that the virus caused damage to cotton crop during 1990; and if so the steps taken by the Government to protect the cotton crop from the Virus?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) No.

(b) The incidence of virus disease was reported in 1990 on 2,000 acres. The steps taken to protect the crop from virus are as under:-

- (i) Virus and its carrier have identified.
- (ii) Varieties susceptible/resistant to virus disease demarcated.
- (iii) Campaign through electronic and print media to educate the growers for effective management of cotton crop against virus has been undertaken.
- (iv) For control of whitefly's (carrier) resistance against pesticides, a project of Integrated Pest Management has been launched.
- (v) To ensure the supply of cotton seed free of disease, both public and private sectors have been motivated.
- (vi) An Institute for Plant Disease Control is being established by the Government of the Punjab.
- (vii) To strengthen the capabilities of the Cotton Research Institute, a Coordinated Research Project with FAO's assistance to develop a package of measure for the control of leaf curl virus has been formulated.
- (viii) Action Plan for cotton crop 1994-95 against virus problem has

been developed by the Government of the Punjab.

(ix) Appropriate measures to control adulteration and indiscriminate use of pesticides are being undertaken.

(x) Research work for evolving new varieties to leaf curl virus has been accelerated. Two new varieties (CIM-1100 and CIM-1098) tolerance/resistant to virus have been developed and are in the process of seed multiplication.

(xi) Committees to devise policy for a coordinated approach against cotton leaf curl virus during 1994-95 both at Federal and Provincial levels, have been constituted to monitor the implementation of the short and long term measures.

Mr. Chairman: Now we come to privilege motions.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! درمیان میں جو وقت دیگر امور کے لئے استعمال ہوتا ہے اسے اس میں شمار نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ اسے شامل کرنا پڑتا ہے۔ کیا کیا جانے؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میری گزارش ہوگی کہ وہ بات بالکل مبہم تھی اور ہمارے لئے بڑی خوش آمد اور قابل مبارک ہے۔ لیکن جناب سوالات بھی بہت اہم ہوتے ہیں۔ وہ وقت جو ہم نے ادھر consume کیا ہے۔ وہ وقت question hour سے exclude ہو کر question hour continue ہوتا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں۔ اس پر غور کر لیں گے۔ جو شروع کا وقت ہوتا ہے، جس میں ممبران کوئی خاص بات raise کرتے ہیں وہ تو میں exclude کر دیتا ہوں لیکن اگر درمیان میں ہونے والی دیگر بحث کے بارے میں یہی طریقہ اپنایا تو یہ سلسلہ لمبا ہوتا جانے گا۔ بہر حال اس پر سوچ لیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب اس پر ضرور نظر ثانی ہونی چاہیئے۔

جناب ساجد میر۔ جناب والا! اگر ضمنی سوالات کو محدود کرنے کی کوشش فرمائیں تو

شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئرمین۔ ویسے ضمنی سوال، تین چار سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب ساجد میر۔ کیونکہ بہت سارے ایسے سوالات ہوتے ہیں جو بہت اہم ہوتے ہیں مگر وہ پوچھے نہیں جاسکتے۔

جناب چیئرمین۔ میں ممبران سے بھی گزارش کروں گا کہ تین چار ضمنی سوالات سے زیادہ سوال نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب ساجد میر۔ میرے ساتھ تو وہی ہوا کہ ایک سوال رہتا تھا مگر وقفہ سوالات ختم ہو گیا۔ قسمت کی خوبی دیکھنے کوئی کہاں کند۔ دو چار ہاتھ جب کہ بام رہ گیا۔

جناب چیئرمین۔ کوشش میں بھی کرتا ہوں کہ تصویز سی سختی شروع کر دیں۔ آپ بھی تصویز سے کہیں تو میرا خیال ہے کہ کام بن جائے گا۔ اب privilege motion لیتے ہیں۔ جی۔ جناب جام صاحب۔

جام کرار الدین۔ جناب والا! ہمارے پاس جتنے بھی کاغذات آتے ہیں وہ اردو اور انکس، دونوں میں آتے ہیں۔ یہ ایک تو waste of time ہوگا اور سینٹ سیکرٹریٹ پر burden بھی ہوگا۔ اس لئے ہر ممبر اپنی رائے دے دے کہ اس کے پاس کون سے کاغذات جائیں۔ اردو میں جائیں یا انگریزی میں۔

جناب چیئرمین۔ یہ مسئلہ پہلے بھی اٹھا تھا۔ اختر صاحب (سیکرٹری سینٹ)

آپ اسے دیکھ لیں اور ہر ایک ممبر سے option لے لیں کہ انگریزی میں کون سے معزز رکن ایجنڈا حاصل کرنا چاہیں گے اور اردو میں کون سے اراکین ایجنڈا حاصل کرنا چاہیں گے اور یہ بھی چیک کر لیتے ہیں کہ اس میں واقعی خرچ زیادہ آتا ہے یا خرچہ کا کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جام کرار الدین۔ جناب۔ اس پر کافی خرچہ آجاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ Next is privilege motion۔ طارق چوہدری صاحب۔

PRIVILEGE MOTION

RE: THE ARREST OF THE MEMBERS OF MQM.

جناب محمد طارق چوہدری۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے والے اس اقدام کا فوری نوٹس لیا جائے کہ ایم کیو ایم کے ممبران سینٹ نے مقامی حالات میں سیاسی راستہ نہ مٹنے کی وجہ سے خود کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف سینٹ کی کارروائی سے انہیں الگ کر دیا گیا ہے بلکہ پورا خط امن و سکون سے محروم ہو کر قتل و غارت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لہذا سینٹ کے وقار اور استحقاق کو ٹھیس پہنچانے والے اس واقعہ کا فوری نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ opposed جی۔

Syed Iqbal Haider: Opposed.

جناب منظور احمد گیلگی۔ جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ ہم نے ۱۹۴

کے تحت motions بھی دیئے ہیں اسی چیز پر۔

جناب چیئرمین۔ لیکن مسئلہ جس طرح ہوا ان کو بلانے میں جو قانونی راستے میں رکاوٹ تھی وہ آپ لوگوں نے دور کر دی اور اس کے نتیجے میں وہ آگئے ہیں تو میں طارق چوہدری صاحب سے یہی پوچھ رہا ہوں کہ اب سینٹ کی مداخلت کی کیا ضرورت ہے۔ جی جناب طارق صاحب۔ اب مسئلہ حل ہو گیا سینٹ نے قواعد میں ترمیم کر دی ہے وہ آگئے ہیں تو اب سینٹ کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ اگرچہ زیر حراست ہمارے دوست ایوان میں تشریف لے آئے ہیں لیکن اس کے باوجود استحقاق کا سوال پیدا ہوتا ہے اور اس کا سب سے سنجیدہ مسئلہ یہ ہے کہ سینٹ کا اجلاس ۲ تاریخ کو شروع ہوا تھا اور آج اس کو جاری ہونے ۱۰ دن ہو گئے ہیں ایک تو یہ کہ وہ دس دن تک سینٹ سے غیر حاضر رہنے پر مجبور ہوئے۔ سوال اس وقت ختم نہیں ہو جاتا کہ اگر فلاں آدمی کو ڈاکو اٹھا کر لے گئے تھے کیونکہ اب رہا کر دیا گیا ہے لہذا وہ جرم ان کا ختم نہیں ہو جائے گا۔ دوسرا یہ اس لئے بھی زیادہ serious اور سنجیدہ مسئلہ ہے کہ انہیں گرفتار نہیں کیا گیا تھا یعنی انہیں پولیس نے جا کر گرفتار نہیں کیا تھا لیکن حالات نے ان کو اس طرح گھیرے میں لئے رکھا کہ وہ گرفتاری دینے پر مجبور ہو گئے یعنی زیادہ

سنجیدہ مسئلہ یہ ہے کہ وہ اتنے مجبور کیوں ہو گئے اس وجہ سے زیادہ سنجیدگی ہے اور اس مسئلے میں زیادہ گہرائی ہے۔ جناب چیئرمین ایک آدمی کو جو سربراہ کھڑا ہو کوئی گولی مار کر زخمی کر دے تو اس کو ہسپتال میں لے جایا جاتا ہے اور اس کا علاج ہو جاتا ہے لیکن ایک آدمی اتنا پریشر میں ہو اس کو اتنا مجبور کر دیا جائے کہ وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جائے۔ وہ خودکشی کی کوشش کرے تب بھی اسے خودکشی کرتے ہوئے وقتی طور پر بچایا جائے۔ تو اس کی زندگی کو خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے اسباب جو ہیں وہ اس کے اندر موجود ہیں۔ لہذا جناب چیئرمین اس کو بہت سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے آپ اس کو اس طرح دیکھیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی تاریخ میں دوسری دفعہ نہایت عادلانہ منصفانہ صاف اور شفاف الیکشن ہونے یہ دوسری دفعہ ۷۰ء کے بعد کہا جا رہا ہے جناب چیئرمین آپ ذرا غور فرمائیے یہ جو لوگ اس وقت اپنے آپ کو حراست میں دینے پر مجبور ہونے لگے ان لوگوں نے اس منصفانہ الیکشن میں حصہ نہیں لیا۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال یہ تو آپ لمبی بات کر رہے ہیں جو privilege motion ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ میں لمبی بات نہیں کر رہا ہے یہ اس سے relevant ہے کیونکہ سندھ کا مسئلہ بڑا سنجیدہ ہے غیر آگے چل کر اس پر۔

جناب چیئرمین۔ اس پر تو اب بحث کر رہے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ اگر ہم یہ فرض بھی کر لیں کہ آج وہ ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔ تب بھی اس کی اہمیت کو کم نہیں کیا جاسکتا۔ اس واسطے کہ دس روز تک وہ سینٹ کے ایوان سے غیر حاضر رہے ہیں اور اس ایوان کا یہ استحقاق ان کی اس غیر حاضری سے متعلق ہے۔ آج سے شروع ہونے والی حاضری سے متعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ میں اس سے زیادہ تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ آپ وعدہ کر چکے ہیں کہ سینٹ میں سندھ کی صورتحال پر بحث شروع ہوگی۔

جناب چیئرمین۔ جی ہاں اتوار کو انشاء اللہ۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ لیکن اس کو اگر کمیشن کے سپرد کر دیا جائے تو کمیشن زیادہ سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے پر غور کر کے ایوان کو رپورٹ دے سکے گی۔ جس طرح پہلے آپ کو یاد ہوگا کہ ڈیڑھ برس تک اس ایوان کی ایک کمیشن نے سندھ کی

صورتحال کا بڑی گہرائی سے جائزہ لیا تھا اور بڑی قابل عمل اور اچھی تجاویز دی تھیں۔ اسی طرح اگر آپ اس کو کمیشن کے سپرد کریں گے تو نہ صرف ان کی شکایت کا ازالہ ہوگا بلکہ سنجیدگی کے ساتھ اس پر کوئی رپورٹ پیش کرے گی اس کا کوئی مل تلاش کیا جائے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The reasons one does not know, what motivated them, they must have their own reasons. But the fact is, the Government has never been averse to talk or hold discussions with them on the over-all situation in Karachi or in Sindh. As to why they boycotted the Election. They can ask the party that they supported at that point of time, Mr. Nawaz Sharif, I think, convinced them that they should not participate in this National Assembly Election and therefore, the answer can only be given by that party or by the party itself, as to why they listened to that advice. They came in for the Provincial Election, they contested it and undoubtedly, they got a majority in that. So far that also we are not answerable. This morning we made an offer, a totally open offer, saying that without any pre-condition we are prepared to sit with them and talk over the issues. Because we do think that it is a national issue, it has a vital importance and I do not see why it should go to a committee at all. The fact is that since we are going to discuss the situation in Sindh on Sunday, I think, all the factors will come up and if any issue arises, that needs that warrants to be sent to a committee....

Mr. Chairman: So, in view of the fact that the honourable Senators have already come to this House and we are already discussing the Sindh situation, no further purposes will be served in admitting this Privilege Motion, therefore it is ruled out of order. Now Adjournment Motions. Next is No. 16

سید اقبال حیدر۔ آپ کے رتے ٹاٹے جی اوس سے کچھ زیادہ ہی اچھے لگتے ہیں،

جناب چیئرمین۔ اچھا اچھا۔۔۔۔۔ پڑ کریں کہ کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

Next is Dr. Rehan Sahib on the report of mismanagement in the PIA booking office.

Dr. Muhammad Rehan. Is it adjournment motion No.17?

Mr. Chairman: Yes, No.17

(i) RE: ALLEGED MISMANAGEMENT IN THE

PIA BOOKING OFFICE.

Dr. Muhammad Rehan: With your kind permission, I beg to move seeking leave of this honourable House to adjourn and suspend its routine proceedings and take up for discussion this important issue which has been reported in a leading newspaper of the country, i.e. 'Khabrain' of Islamabad in its issue of 23rd March, 1994. Gross malpractices are being committed in the PIA Booking Office, Peshawar. Excess money is not only charged from the passengers but they are also *mal-treated*, they are treated very shabbily and forced to receive lesser amount in the event of returning tickets. Sir, this is a matter which concerns the Federal Government, it is of high public importance and, of recent occurrence. I request that this may be admitted for discussion.

Mr. Chairman: Mr. Makhdoom Shahabbuddin

Makhdoom Shahab-ud-Din: This is opposed, sir. First of all I would like to inform this august House, Sir, the honourable Defence Minister is at the moment busy with the Naval Chief because yesterday he committed that he will be here, so, since the Naval Chief Singapore is here, sir, he is having

a discussion with him and that is why he is absent otherwise he would have been here personally. So, Mr. Chairman sir, this is based primarily on a very speculative statement by one of the papers and this is absolutely and vehemently denied. Sir, such a thing is not happening at all. As far as this harassment is concerned, particular incident should have been quoted. If they quote a particular incident we are prepared to look in to it and take care of it. Let us not go by these news-items and let us not keep on disturbing and suspending the functioning of this august House.

Mr. Chairman: You are saying

کہ کوئی ایسا incident نہیں ہوا۔

Makhdoom Shahab-ud-Din: It has not happened, Sir.

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا واقعہ ہی کوئی نہیں ہوا۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ جناب والا وہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ہوا ہی نہیں اب میں عرض کروں گا کہ یہ ایک ہرگز اخبار جس کو "فبریں" کہتے ہیں۔ جو ملک میں بڑا popular اخبار ہے اس میں خائن ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس پر کیا جھگڑا کرنا ہے؟ ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ اس کے علاوہ جناب والا جس شخص نے شکایت کی ہے وہ موجودہ حکمران پارٹی کی ایک اتحادی جماعت جمعیت المسلمانے اسلام (فضل الرحمان گروپ) کے ضلع نوشہرہ کے ناظم ہیں۔ جناب والا آپ اندازہ کریں۔ عمران پارٹی کے جو کولیشن پارٹنر ہیں ان سے بات کریں۔ وہ آپ کی اتحادی پارٹی ہے۔ جناب والا معاملہ اس طرح ہے کہ چترال پاکستان کا ایک اہم علاقہ ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں کے لوگ بڑے خوش اخلاق لیکن غریب ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا مواصلاتی رابطہ صرف اور صرف پٹی آئی اسے کے جہازوں سے ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات موسم کی خرابی کی وجہ سے stranded رہتے ہیں۔ (please restore order in the House)

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب۔ بھہری شجاعت صاحب آپ کی آواز سے یہ

ڈسٹرب ہو رہے ہیں جناب۔

(ii) RE THE GRANT OF LOAN FROM NATIONAL BANK OF
PAKISTAN WITHIN ONE DAY

جناب چیئرمین۔ جن طارق چوہدری صاحب پہلے آپ کا بے نمبر ۲۸ یہ پڑھ دیں گی۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو زیر بحث لایا جانے کے 'daily News' ملی اطلاع کے مطابق ایک اسٹیج کو National Bank of Pakistan کی طرف سے ایک ہی دن میں قرضہ کی درخواست سے لے کر قرضہ کی ادائیگی تک تمام مراحل طے کئے گئے ہیں اور یہ غیر معمولی صورت حال ہے کہ سیاسی اثر و رسوخ کو بینکوں کے لئے استعمال کیا جانے جس کا خود اس ادارے کے وقار اور عزت پر بھی حرف آتا ہے۔ لہذا اس اہم مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین۔ مسرتاج عزیز صاحب آپ نے تو پڑھ دیا تھا شاید؟

جناب مسرتاج عزیز۔ جی میں نے کل پڑھ دیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ سب قادر صاحب سے بھی پڑھ دیا تھا۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I oppose it, Sir.

Mr. Chairman: So, it is being denied. Brief statement on

admissibility.

طارق چوہدری صاحب آپ فرمادیں گے briefly.

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, the honourable Minister (Dr.

Sher Afgan Khan Niazi) wants to deal it I have no objection.

جناب چیئرمین۔ نہیں جی یہ تو بینکوں کا معاملہ ہے۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی۔ بینکوں کا نہیں ہے۔ there is something else جی۔

was given this duty. I have prepared this case. I have gone through all the
acts.

لیکن اگر محض صاحب اس کو کرنا چاہیں تو یہ ان کی مشقت ہے لیکن۔۔۔۔۔

is least concerned with the banks

جناب پیٹر مین۔ یہ تو آپ کا آئیں کا معاملہ ہے بی ہمیں اس میں کیا اعتراض ہو سکتا

ہے؟

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I am equally prepared if the honourable Minister wants to deal with it I have no objection

جناب پیٹر مین۔ ٹھیک ہے بی۔ بی طارق چوہدری صاحب

admissibility

جناب محمد طارق چوہدری۔ جناب پیٹر مین!

میں نے غرض اٹھا ہے کہ اس کے لئے اس سے کئی غرضیں ہیں کہ کون سی غرضیں ہیں اور کس طرح اور کیوں لیا گیا لیکن مجھے اس بات کی غرض ہے کہ آئی یہ تحریک جب پیش ہو رہی ہے تو سابق وزیر فرائڈ اور Privatization Commission کے پیٹر مین بھی argue کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اور یہ جناب پیٹر مین سے ہے بلکہ ان ایوان سے ہے اس لئے اہم ہے کہ اس میں ممبر پارلیمنٹ اور غرض کر ہیٹ سے نمبر کا نام آتا ہے اور پاکستان کی تاریخ کا یہ دوسرا واقعہ ہے اور اس issue کو اس ایوان میں میں دوسری دفعہ اٹھا رہا ہوں فرق صرف یہ ہے کہ جب میں نے پہلے اس واقعہ کو agitate کیا تھا تو اس وقت سے وزیر فرائڈ آج اس کے co-sponsor ہیں۔ تو انہوں نے اس کا ٹولس نہیں لیا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ آئی وہ اپنے دوستوں تک message پہنچائیں گے کہ وہ اسی طرح کے

برگ تھاپے جائے گھو درودل کی بات

شاید کہ دفعہ دہا جائے دل رہا کے ہاتھ

تو پہلے بھی ایسا ہی واقعہ ہوا تھا ۲۲ کروڑ روپے ایک ہی دن میں لٹے گئے تھے اور آج ایک کروڑ روپے لٹے گئے ہیں۔ دوسری دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے۔ جناب پیٹر مین اس کو اس لئے admit کیا جاتا ہے کہ سیاست اور بروخ اور حکومت کا pressure نہ ہو۔ بنک کاروبار کرتے ہیں business کرتے ہیں۔ اگر اس طرح کے واقعات روز کا معمول ہوں کہ ایک businessman کو یہ کارروائی دو چار دن کمپنوں میں مل کر کے millions of rupees روپے دے دیتے ہوں تو تب اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے لیکن اگر واقعہ اس کے باطل پر جس ہو کہ بینک نے اپنے کاروباری اور معمول کے اور اپنے قابل اعتماد clients کو تو اس طرح deal نہ کیا ہو لیکن اقتدار و اختیار رکھنے والے لوگوں کو خاص طور پر وہ deal کریں اور انہیں اس طرح کی رعایت دیں تو اس میں ایک طرح تو

ان کا fault ہے کہ وہ دباؤ میں آکر اثر و رسوخ میں آکر ٹیکوں کے پاس جو لوگوں کی باتیں ہیں، غلط استعمال کرتے ہیں اور دوسری fault ہماری طرف سے ہے کہ ہم اپنے اقتدار اور اثر و رسوخ کو اپنی ذات کے لئے اپنے نفع کے لئے استعمال کریں۔ اس طرح اس کے دو پہلو ہیں جناب والا! ب۔ یہ قسم سامنے آیا ہے تو ہمیں دفعہ سینٹ کے اوپر یعنی سینٹ عام طور پر الزامات سے بچا رہا ہے factual قسم کے الزامات اس پر نہیں لگائے گئے۔ لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ ان elections کے بعد سینٹ زیر بحث آیا ہے اور اس پر الزامات کی بوچھاڑ ہوئی ہے اور خاص طور پر جس طرح پہلا واقعہ بہت مایم تھا کہ اس میں اس وقت کے وزیر اعظم کا نام آتا تھا اس طرح یہ واقعہ بھی اس لئے اہم ہو جاتا ہے کہ Chairman Senate کے election سے چند گھنٹے پہلے یہ رقم دی گئی تھی اور مجھے نہیں پتا کہ اس میں اور Chairman Senate کے election میں واقعتاً کوئی ربط تھا یا نہیں تھا لیکن اخبارات نے جو کچھ اس پر لکھا ایک تو آپ کو یاد ہوگا کہ - چئیرمین سینٹ کے الیکشن میں ہارس ٹریڈنگ کی بات آئی اور دونوں طرف سے آئی یعنی وزیر اعظم کی طرف سے بھی کہا گیا اور اپوزیشن کی طرف سے بھی کہا گیا تو ہمیں دفعہ سینٹ کے چئیرمین کے الیکشن میں ہارس ٹریڈنگ کا ذکر آیا دوسری بات یہ ہے کہ چند گھنٹے پہلے یہ رقم سینئر کو دی گئی اور اس کے بعد ہمارے ایک معزز رکن بشیر ترین صاحب کا بیان بچھا کہ مجھے کمرے میں تیس لاکھ روپے کی رقم پیش کی گئی اور وہ اس سے رنجیدہ ہونے ان کے بیانات چھپے یعنی بیسوں کا اس وقت آنا ہارس ٹریڈنگ کے الزامات دونوں طرف سے لگتا اور پھر ہمارے ایک معزز سینئر کا اس کے بارے میں ایک بڑا بیان جاری کر دیا کم اہم نہیں۔ اگر انہوں نے صحیح کہا تو بہت اہم مسئلہ ہو گیا۔ اگر انہوں نے صحیح نہ کہا تو یہ اس سے بھی اہم مسئلہ ہو گیا لیکن اس صورتحال نے سینٹ کو ہمیں دفعہ عوام کی فہر میں بے وقار کر دیا اور جس ادارے کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ ادارہ ہمیشہ سنجیدہ رہا ہے یہ ادارہ صوبوں کے معاملات کا محافظ ہے یہ ادارہ کسی پارٹی سے رو رعایت رکھے بلیر سنجیدی اور محنت کے ساتھ چلتا ہے۔ ہمیں دفعہ اب اس ادارے کے بارے میں اس طرح کی باتیں سننے میں آئیں اور اس سے ہمارے وقار میں کمی واقع ہوئی ہے اور چونکہ یہ مسئلہ ٹیکوں کا ہے وہ بینک جو فیڈرل حکومت کے زیر اثر ہیں اور چونکہ یہ ایک specific مسئلہ ہے اس لئے اس کو فوری طور پر ایوان میں لایا گیا ہے اور چونکہ یہ خود پارلیمنٹ کے متعلق ہے اس لئے اس کو admit ہونا چاہیے تاکہ اس پر تحقیق سے بات ہو سکے اور آئندہ کے لیے اس کا سدھار ممکن ہو سکے۔ پہلے دو مرتبہ تو ہو چکا لیکن آئندہ ایسا نہ ہو۔

جناب چیئرمین - سرتاج عزیز صاحب اکثر دلائل تو آچکے ہیں کیا آپ ان میں کوئی مزید اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سرتاج عزیز - جناب والا میں رولز کے مطابق جو بنیادی ایشو ہے اس کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ تحریک اتواء میں جو بنیادی ایشو ہے اس کی طرح admissibility کا criterion apply ہونا چاہیئے - اور وہ یہ ہے کہ یہ جو دس مہینے کا loan تھا یہ بینک کے جو رولز اور procedures ہیں to sanction loans ان کی Violation میں یہ loan دیا گیا اور وہ رپورٹ سے ظاہر ہے کہ کس طرح وہ loan دیا گیا تھا - اس میں نہ تو total documentation ہوئی اور نہ State Bank کے Credit Information Bureau سے overdues کی liabilities کی clearance obtain کی گئی اور میرے خیال میں پہلی دہائی ہمارے ہاں ایسا ہوا ہے کہ loan ابھی properly sanction نہیں ہوا اور disburse ہو گئی تو یہ دراصل basic reason ہے اور یہ ہے بھی گورنٹ کا بینک - تو یہ جو رولز کی Violation ہوئی ہے to grant money اور اس کی timing کہ وہ چیئرمین کی الیکشن سے ایک دن پہلے disburse ہوئی اور یہ تمام کے ساتھ ساتھ ہوئی - یہ وجہ ہے کہ اس پر موشن admissible ہوتی ہے -

جناب چیئرمین - جی جناب ڈاکٹر شیر افگن صاحب

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب والا ہمارے معزز اراکین سینٹ نے بڑی خوبصورت باتیں کیں - اگر وقتاً ایسی صورتحال ہو تو جہاں پر بینک بھی غفلت کریں اور معزز رکن چاہے وہ نیشنل اسبلی کا ہو یا پیپ سینٹ کا ہو یا پیپ سولے کا ہو اگر اپنے اثر و رسوخ سے کسی مالیاتی ادارے سے کروڑوں روپے نکالوائے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ question of breach of privilege بنتا ہے بلکہ یہ misconduct بنتا ہے - اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ اپنے undue influence سے ہماری قومی دولت کو سمیٹا چاہتا ہے یا لینا چاہتا ہے اور قانون قاعدہ بھی توڑتا ہے - جناب اس میں دو تین چیزیں بڑی اہم ہیں جن کی سرتاج عزیز صاحب نے نشاندہی کی کہ قانون و قاعدہ کو بالائے طاق رکھ کر یہ loan دیا گیا ہے اور طارق چوہدری صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک کروڑ روپیہ فوری طور پر ادا کر دیا گیا ہے - اگر آپ اس کیس کو مدلل فرمائیں جیسے کہ نشاندہی The News نے کی ہے - یہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۰ء کو نہر بھی تھی کہ اس طریق کار سے ایک ہی دن میں ایک کروڑ روپیہ دیا تھا - لیکن افسوس کہ ہمارے معزز اراکین نے اس کیس کو سمجھنے کی کوشش کی ہے نہ اس پر معلومات حاصل کرنے کی

کوشش کی ہے اور ایک اخبار کی خبر پر انحصار کر لیا ہے کہ وقتاً جو باتیں اخبار نے لگی ہیں وہ ساری کی ساری درست ہیں۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ کہیں اس وقت initiate کیا گیا جب اس loan کے لئے درخواست کی گئی اور جو M/s Walk Private Limited نے جو ایک پرائیویٹ کمپنی ہے جس میں معزز سینئرز کا نام دیا ہوا ہے، آپ نوٹ فرمائیں یہ بڑی اہم بات ہے کہ ۲۲ مئی ۱۹۹۲ کو اس loan کے لئے باقاعدہ لاہور برانچ میں apply کیا گیا۔ اگر یہ اس برانچ کا نام نوٹ کر لیتے تو ان کو یہ تعین نہ کرنی پڑتی۔ یہ ماڈل ہاؤس برانچ بھیرگ لاہور اور M/s Walk Private Limited نے جو درخواست loan کے لئے دائر کی تھی اس میں انہوں نے ۲۰ ملین loan مانگا اور اس وقت نواز شریف کی حکومت تھی۔ انہوں نے برانچ میں یہ request دی اور پھر یہ زون میں گئی۔ پھر یہ regional level پر گئی اور پھر formalities پوری کی گئیں۔ پھر Credit Information Bureau سے باقاعدہ طور پر اس کی توثیق کی گئی۔ پھر سٹیٹ بینک میں اس کو complete کیا گیا اور اب بات سمجھنے والی یہ ہے کہ جو کچھ ضرورت تھی یعنی دو کروڑ روپوں کے بدلے جو انہوں نے مانگے تھے۔ انہوں نے کیا کیا کہ دو کروڑ کی

hypothecation of trans- value

*At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Mr. Deputy
(Chairman (Mr. Abdul Jabbar)*

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ دو کروڑ کے لئے hypothecate کیا اس کے بعد وہ

mortgage of land measuring 144 canal ten marala, valued in rupees 17 million
duly avaluted by the banks engineers

انہوں نے کیا پھر

personal guarantees of all the directors.

اور پھر

post sanction formalities documentation were drawn and completed by the
branch.

اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اس خبر پر کسی کے ذمہ یہ ڈال دینا کہ خطاب ~~وفاقی~~ ہوا ہے اور

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تمام کاغذات جو مکمل ہونے، جو گارنٹی دی گئی، جو مالیت کی زمین رہیں رکھی گئی اس کی مالیت دو کروڑ اور دو کروڑ سے زیادہ ہے لیکن اس پارٹی کو قرضہ کتنا ملا وہ قرضہ ایک کروڑ۔ ۱۰۰ فیصد قرضہ ہی نہیں ملا۔ ۵۰ فیصد ملا۔ ۱۰۰ فیصد اس کی سیکورٹیز اور گارنٹیز دی گئی دس ماہ گئے ہیں متواتر اس پر اسس کو برانچ سے لے کر آخر تک۔ اور پھر سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ کہنا دینا اب مجھے کونئی بتانے کہ صدر کے انتخاب کے لئے صرف ایک کروڑ روپے سے وہ جیت جائے گا۔ بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگر ایک کروڑ روپیہ سے کوئی صدر بنوا سکتا ہے یا بن سکتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اور پھر یہ بھی کہنے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں یہ نہیں سونپنا چاہیئے کہ کیا ممبر اتنے سستے ہو گئے ہیں؟ کیا ان میں سوچ نہیں ہے؟ میں وہ لحاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ جو کہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے ایوانوں کے خلاف یہ ایک مسلسل سازش ہے۔

بناب مذکورہ بالا ہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان جمہوری اداروں کے خلاف ایک سازش نور اس ملک میں موجود ہے۔ جو ۱۹۳۷ء سے اس جمہوری نظام کو زرد بنانے کے درپے ہے ہم سمجھ نہیں پا رہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے اداروں کے معزز اراکین کو بدنام کرنے کے لئے اس قسم کی صورتحال کو گھڑ لیا جاتا ہے اور اس سے عوام الناس میں جب یہ بات جانے لگی۔ جو پہلی خبر گئی ہے اس کے اثرات دیرپا رہیں گے۔ بہت سارے لوگ ہوں گے ان کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ اس میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔ یہ سب ان کی غلط افواہیں تھیں۔ اور حقائق پر مبنی کوئی بات نہیں تھی جب یہ رد بھی ہو جائے گی تو وہ لوگ جو یہ تردید نہیں پڑھیں گے۔ یہ صورت حال ان کے دماغ میں ہوگی کہ ہمارے تو ممبر اپنا کاروبار چلاتے ہیں۔ وہ بڑے عجیب سی سوچ کے لوگ ہیں مالی مشقت کی خاطر وہ اپنا ضمیر پیچتے ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی باتیں اگر کسی کو شک ہو تو وہ ان معزز اراکین سے بیٹھ کر صورت حال پتہ کر لے بنائے اس کے وہ ایوان میں لانے اور اخبارات کے خلاف بھی اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔ یہ جمہوریت اور جمہوری اداروں کے افراد اور ان اداروں کے خلاف سازش ہے جو ۱۹۳۷ء سے پنپ رہی ہے۔ اسی لئے یہ فوجی آمر ہماری قوت پر قبضہ کر لیتے ہیں اور مارشل لا لگا دیتے ہیں کہ یہ لوگ جو ہیں یہ ان کی سوچ نہیں ہے۔ یہ خود غرض ہیں۔

بناب ۱۹۱۱ء میں تو یہ کون گاہ کہ اس کا نوٹس لینا چاہیئے کہ ان اداروں کے خلاف تسلسل سے جو پراکندہ کیا جا رہا ہے ہمیں بدنام کیا جا رہا ہے۔ پھر کچھ دنوں پہلے آپ نے دیکھا ہوگا اس اخبار نے ایک اشتہار کے ذریعے سیاست دانوں کو نفی گالیاں دی ہیں افسوس سے یہ سب کچھ کہنا پڑتا ہے۔ یہ ملک سیاست دان اور اس کے رہنے کار سے بنا ہے۔ دوت سے بنا تھا ایک جمہوری جدوجہد کے ذریعے۔ جب اس کی نفی آپ کریں گے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اور اب بھی آمرانہ نظام مسط ہوا

ہے یا ملک دو لخت ہوا ہے یا سیامین گھیشتر ہمارے ہاتھ سے گیا ہے۔ استطاعت ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر ووٹ اور ان اخباروں کا تقدس میں یہ کون گاجنب چوہدری صاحب سے یہ سستی شہرت اور پھر تپنے خلاف بدنامی اس میں کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ دو چیزوں کا نوٹس لیں۔ آپ ایک تو اس کو خارج کریں یہ جتنی ہی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس اخبار نے دیا ہے اس کے خلاف بھی آپ ایجنٹ لیں ان کو اپنی کمپنی میں بلا لیں اور ان سے پوچھیں کہ آپ نے یہ کیسی انفارمیشن دی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئر مین - جی جناب چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری - جناب چیئر مین! میں نے کوشش کی تھی کہ تحریک کا جو سکوپ ہے اس کو اس حد تک رکھا جائے لیکن وزیر موسوف جو ہیں انہوں نے خود کوئی خیال نہیں رکھا اور ادھر سے ادھر ہمیں تو یہ کہہ گئے کہ سستی شہرت کے لئے اور خود دو جو کچھ کہتے رہے اس کا اس تحریک سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین! بہت سی باتیں انہوں نے کہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ یہ ذمہ دار اخبارات میں یہ سب کچھ بچھتا رہا ان کو اس وقت اس کی تردید کرنے کی توفیق اور جرات کیوں نہیں ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کوئی خالی ایسا نہیں ہے کہ کچھ لوگ سازش کر رہے ہیں کچھ لوگ یہ کر رہے ہیں مسئلہ یہ ہے کہ بشیر احمد خان صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یعنی جس کو تسلسل بنایا اخبارات نے اخبارات نے کہا کہ چیئر مین سینٹ کے انتخاب ایک تو یہ confuse کر دیتے ہیں کہ جی ایک کروڑ روپے سے کوئی بنتا ہے صدر اور کوئی کچھ پہلے تو یہ ہے کہ انہیں خود چاہیے کہ سنجیدگی کے ساتھ دوسروں کی بات سنیں پوائنٹ نوٹ کریں اور اس کے مطابق دلائل دیں۔ یہ بوکھلاہٹ میں کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اخبارات نے اس تسلسل کو اس طرح بنایا کہ چیئر مین سینٹ کے الیکشن سے ایک دن پہلے رقم آئی۔ پھر اسی بات بشیر احمد خان صاحب کا بیان آیا میں نے تو اخبارات میں پڑھا ہے نہیں بشیر احمد خان سے کہا یا نہیں کہا لیکن جب ان سے دوہو بات ہوئی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ بشیر احمد خان صاحب کا بیان پھر کہ میرے پاس لوگ پیسے کر آ گئے اور میرا خاندان بھی وہاں موجود تھا مجھے بڑی شرمندگی اور ہدامت محسوس ہوئی تو انہوں نے اس کو بھی اس تسلسل میں شامل کر دیا ان چیزوں کو بھی انہوں نے شامل کیا ہے۔ تو اس طرح

ایک سینئر جو یہاں تشریف رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سینئر جو یہاں تشریف رکھتے ہیں تو یہ اخبارات کا اس میں کدہ رول کدہ سے آگیا اخبارات نے تو وہ چیز highlight کی جو actual پوزیشن تھی اور کسی کو اس وقت توفیق نہیں ہوئی کہ اس کی تردید کرتا اگر بروقت اس کی تردید کر دی گئی ہوتی اور اس کی وضاحت کر دی گئی ہوتی اور بشیر احمد خان سینئر کے بیان کی تردید کر دی گئی ہوتی ان کو جھٹکا دیا گیا ہوتا تو یہ اتنا بڑا ایشو بن کر یہاں نہ آتا۔ لیکن یہ اس وقت ایشو ہے اس واسطے کہ اب بشیر احمد خان صاحب بھی یہاں ہیں اس وقت اگر اس کی تردید کر دی جاتی تو یہ باہر ہی باہر منت جاتا۔

اب یہ قوم کا مسئلہ بن کر سامنے آیا ہے۔ یہ اس کے سامنے ہے بشیر احمد خان صاحب بھی یہاں موجود ہیں وزیر صاحب بھی یہاں موجود ہیں اور وزیر صاحب نے اس سارے میڈیا کو اور ہم سب کو ہدایت ثابت کرنے کی تو بہت کوشش کی ہے لیکن اب اس کمبل کو واقفہ کسی کمیشن کے سپرد کر کے اس کی جانچ بین کی جانی چاہیے کیونکہ ہارس ٹریڈنگ کے الزامات ادھر سے بھی گئے اور ادھر سے بھی ہمیں شرمندگی ہوتی ہے تو آپ ایوان کو بھی بے وقار کرتے پٹے جاتے ہیں ہمیں بھی پبلک کے سامنے بے وقار کرتے پٹے جاتے ہیں اور پھر انا چور کو تو مال کو چور بھی کہتا ہے جناب عالی! اس کا نوٹس لیا جانا چاہیئے اس کو کمیشن کے سپرد کیا جانا چاہیئے بشیر احمد خان صاحب کو اور دوسرے لوگ جو ہیں ان کے بیانات ریکارڈ کئے جانے چاہئیں تاکہ یہ واقعہ اپنے قدرتی end کو پہنچے۔ اگر اس وقت یہ واقعہ صحیح نہیں تھا اور خان صاحب نے ایسا کیا تو یہ بھی بہت بری بات تھی اور اگر یہ واقعہ درست تھا تو پھر تو ایوان بالکل بے وقوف ہو گیا ہے۔

جناب ذہنی چیئرمین۔ جناب مسرتاج عزیز صاحب۔ پہلے movers بول لیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔

جناب مسرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین! مجھے افسوس ہے کہ فاضل وزیر نے پورے حقائق کو نہیں وہ ہوس کے سامنے نہیں رکھے ہیں اور بنیادی بات تھی کہ آیا رولز اور پرجس کو follow کیا گیا ہے اس میں صرف ایک نام سامان دیا کہ یہ درخواست ۲۲ مئی ۱۹۹۳ء کو آئی تھی اور باقاعدہ process ہو کر تمام سٹیجوں سے گزری تھی اور انہوں نے land pledge کر دی تھی۔ میرا adjournment motion سمجھتا ہوں کہ صرف اظہاری رپورٹ پر نہیں تھا میں آپ کے سامنے چند documents پیش کر رہا ہوں یہ جو office note ہے نیشنل بینک کی جو ماڈل لاؤن کی برانچ ہے جس سے یہ case initiate ہوا اس کا ایک نوٹ ہے ۲۰ مارچ ۱۹۹۳ء کا۔ اس میں سے میں

چند extract آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں اور پھر میں وہ آپ کو ریکارڈ پر پیش کر دوں گا۔

It is submitted that M/s. Walk (Private) Ltd account holder of this Branch are engaged in the business of filling of gas cylinders with a large network of distributors in Pakistan. They have their project installed at Kunjra Multan Road, Lahore. They are availing short term, long term credit facilities from different banks to meet their requirements for business. They have approached us to sanction them a cash finance hypothetical limit of 20 million on the plea that the existing credit facilities are running short of the growing needs of their business. They have offered hypothecation of stocks in trade approximate value and mortgage of land measuring 1.45 kanal, 10 marlas, situated on Multan Road Lahore as co-lateral security against the facility applied for

یہ ۲۰ مارچ کا ہے۔

The title of the applicant's land has been examined by Mr. Hamid Yousaf which has been found in order. A copy of the title clearance certificate dated 20 March is enclosed

۲۰ مارچ کا نوٹ ہے اور ۲۰ مارچ کا ہی certificate ہے اس کے بعد ہے

the valuation of the land has been carried out by the bank's Senior Resident Engineer in terms of his valuation certificate number so & so dated 20 March; copy enclosed. According to which, value of the land has been estimated as 1.75 million

یعنی وہ دس کروڑ کے against values کی گئی تھی

We have called for information and necessary papers from the clients as we required to process their case for desired financial facilities which are being prepared/collected by them

یعنی وہ ابھی document collect کر رہے ہیں

It would be worth while to mention here that all the necessary formalities of finance execution of document including mortgage of property, creation of

charge over current and fixed assets of the company shall be done after regular sanction of the credit facility from the Bank's competent authority

یعنی یہ کام کریں گے جب تک کی competent authority سے وہ sanction کر دے گی

The clients have informed us that they are desperately in need of funds immediately whereas formality is required to be completed by them and sanction of finance by the Bank's authorities would involve a time factor. As such, they have requested us to disburse them the cash finance limit of 20 million in anticipation of all these arrangements clear

ہے کہ یہ formality sanction ہو security ہو formalities پوری ہوں۔ یہ بعد میں کی جائیں گی۔

Keeping in view the exigency of the case and subject to prior clearance from CLB Karachi

یہ انہوں نے کہا ہے کہ جی وہ CIB clearance obtain ہو گی۔ اس نے کہا ہے کہ

Subject to their overdue liability

یعنی ان کی ایک overdue liability بھی ہے جس کی وجہ سے clearance of the State Bank ملے
and value of co-lateral security worth 17 million offered solicit permission from the Bank's competent authority to disburse a cash finance limit of 10 million

کیونکہ security دس کروڑ کے برابر نہیں ہے

to the clients' pending normal processing of their case and a sanction from the controlling office on the following terms and conditions.

یعنی terms and conditions میں پوری ہوں گی۔ sanction بھی بعد میں ہو گا۔ Formalities بھی بعد میں ہوں گی۔
disbursement کی facility ان کو دے دی جائے۔ یہ نوٹ جو ان کا تھا ۲۰ مارچ کو سینئر مافن نے سائن کیا۔ وہ کیا پھر ٹیگرک زون میں زونل ہیڈ کے پاس۔ انہوں نے اسی دن وہ سائن کر دیا اس کے بعد وہ Regional Head کے پاس گیا۔ Regional Head نے as a rule

"The field offices has promised to send regular proposal soon"

یعنی regular proposal بھی receive نہیں ہوئی اور وہ field office بعد میں بھیجیں گے۔ لیکن Provincial Chief اس کو ignore کرتے ہوئے ۲۰ مارچ کو ہی hypothecation, land's

measurement, valuation کو ہائی ہے اور ۲۰ کو بی مل مل برائے اسے Forward کرتا ہے۔ ممبر کا جو رول ہیں ہے وہ کرتا ہے Regional Head sign کرتا ہے۔ یہ کرنے کے بعد اسی تاریخ کو Credit division کا ہیڈ اٹل ہے وہاں سے Manager Gulberg کو بھیج دیتا ہے

we enclose office note dated so and so dated 20 March wherein you had solicited the permission regarding disbursement of cash finance to the above pending party pending normal processing of their case on the terms and conditions therein. The arrangements have been confirmed by the worthy Provincial Chief with the instruction that the same should be implemented immediately.

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ processing بعد میں ہو اور ان کو authority مل جائے اسی دن ۲۰ تاریخ کو وہاں کا جو credit office انہوں نے اسلام آباد کو ایک فیکس بھیجا کہ

A cash finance limit has been allowed to M/s Walk (Pvt) Ltd by the worthy Provincial Chief today. We authorise you to make payment of 10 million by debit to Model Branch Gulberg Lahore through the National Bank General Account.

اور اسی دن انہوں نے وہ amount جس کا voucher یہاں موجود ہے کہ جس میں، بچے خام کو۔

In fact, according to our information the Bank was specially opened in the

document evening at 7 00 P M to disburse that amount.

clearly واضح ہے کہ اس کی جو normal processing تھی normal sanctioning تھی

clearance from the State Bank تھی hypothecation of security تھی ان میں سے کوئی

Formality بھی ہوئی نہیں ہوئی and this was expeditiously sanctioned by them

without going to these formalities اور پھر efficiency پہ کوئی اعتراض نہیں کرتا لیکن

بب ایک دن میں آٹھ مختلف مرحلے طے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کوئی ایسی instructions تھیں

مجھے یقین ہے کہ سینئر صاحب کا اپنا جو رسوم تھا وہ اتنا زیادہ نہیں تھا کہ وہ سب کچھ کروا سکتے یہ

اس سے بھی اونچا کوئی علم تھا جس کی تعمیل میں یہ ساری کارروائی پوری ہوئی اور یہ loan جو

واک کس کو اسی دن خام کو disburse کر دیا گیا تو ظاہر ہے کہ اس کی timing جو ہے

چئیرمین کے اسٹین سے ایک دن پہلے اس کی significance کو ignore نہیں کیا جاسکتا تو اس لئے منسٹر صاحب کی یہ statement کہ یہ سب formalities پوری ہوئی تھیں یہ ان documents سے پورا نہیں ہوتا اس لئے اگر یہ اب بھی اصرار کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہوا تھا تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ یہاں جو متعلقہ Standing Committee ہے اس میں دسے دیں تاکہ بینک کے متعلقہ افسران کو بھی بلا کے یہ پوچھ لیا جائے documents بھی وہ examine کر لیں اور یہ دیکھا جائے کہ آیا rules کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس case میں 'کہ نہیں ہوئی' بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سردار بشیر صاحب اپنی personal explanation دیں جی۔

On point of personal explanation...

جناب بشیر احمد خان ترین۔ جناب چئیرمین صاحب، یہاں میرا نام لیا گیا اس لیے میں ریکارڈ کو درست رکھنے کے لیے بولنے کی اجازت چاہوں گا۔ جناب عالی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں بلوچستان کے ہر نمبر کو اپنی طرح سمجھتا ہوں۔ ہم سیاست کو حقیقت میں عبادت اور ایمان سمجھ کے کرتے ہیں ہم نے کبھی ضمیر کا سودا یا ملک کا سودا یا قوم کا سودا نہیں کیا۔ اب بھی میں اس پر زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہوں گا سرف اتنا کہوں گا کہ یہاں پہ جو ہمارے سینیٹر صاحب شیعہ ہونے ہیں اگر وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ واقعی ۲۱ تاریخ کی رات کو ہم اس سلسلے میں بشیر صاحب کے پاس گئے تھے تو میں اس پر کچھ نہیں کہوں گا اگر کسی کو اعتراض ہے تو میں کہنے کا حق رکھتا ہوں۔ اور میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے کہنے کی اجازت دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں۔ ایک تو adjournment motion کا ہوتا ہے آدھا گھنٹہ وہ time بھی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ

It should be debated if somebody is willing to say something I allow him to express his feelings, I allow personal explanation.

Syed Iqbal Haider: This is a very important thing.

Mr. Deputy Chairman: The mover has got the right to speak.

Syed Iqbal Haider: Yes Sir, they have. The mover has already

spoken in support of the admissibility sir, and under Rule 78, the maximum time allotted for adjournment motion is half an hour and more than half an hour has been consumed in just discussing on the admissibility. Sir, we have an important legislative interest. If the Chair feel that it has to be debated, then, time.

Mr. Deputy Chairman: Raja Sahib on point of order, one by one

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا! وزیر قانون یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ایسا issue ہے جس میں Senators کے بھی دو نام آئے ہیں۔ پورے House کی عزت involve ہے اور اگر یہ تاثر یہ دیں گے کہ آدھا گھنٹہ یا ۲۵ منٹ ہو گئے ہیں اور اس کو ختم کیا جانے تو یہ خود ان کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ طارق چوہدری صاحب کو پوری بات کرنے دیں جو سردار صاحب نے بات کی اس کا جواب اگر کوئی دینا چاہتا ہے وہ دے اس کے بعد پھر اس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔ یہ بہت اہم ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ ایوان کی عزت کا مسئلہ ہے اور یہ کہوں گا کہ آپ Legislative Business کو ضرور لیں۔ ہمیں اگر دیر تک بیٹھنا پڑا تو دیر تک بیٹھیں گے لیکن خدا کے لئے ایسے معاملات سے فرار اختیار نہ کیجئے۔ یہ نہ آپ کے لئے اچھا ہے نہ اس ملک کی سیاست کے مستقبل کے لئے اچھا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں صرف معزز اراکین سے دست بستہ اپیل کروں گا کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں آپ اگر بحث کرنا چاہیں تو ضرور کریں لیکن legislation جو اس ایوان کا بنیاد حق اور فریضہ ہے اس کو نظر انداز نہ کریں۔ اسکی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔ اگر chair یہ محسوس کرتی ہے کہ اس adjournment motion پر بحث ہو تو آپ اس کو admit کر کے اس کے لئے ٹائم کا تعین بعد میں کر لیں ہو کہ دو گھنٹے بحث ہوتی ہے۔ آخر کار یہ رول اور ضابطے کسی معتمد کیلئے بنائے گئے ہیں۔ آدھے گھنٹے کے لئے admissibility ہوتی ہے۔ اس کے بعد کوئی اور دن آپ مقرر کر لیں۔ آپ اتوار کو اس پر بحث کر لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: I think, in view of the submissions made

from both the sides, it would be better and appropriate to refer this motion to

the Standing Committee on Finance which, after examination, may submit its report to the House.

Syed Iqbal Haider: Very good. Agreed, Sir.

پروفیسر خورشید احمد - فنانس منسٹری Sunday کو مل رہی ہے ہم اپنے دوسرے ایجنڈے کو مؤخر کریں گے۔ اور Monday کو سب سے پہلے اس issue کو لیا جانے گا۔ اور میں نوٹس بجھا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - جناب بالکل درست ہے۔ کب؟

پروفیسر خورشید احمد - سوموار کو صبح دس بجے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ٹھیک ہے جی۔ سوموار کی صبح۔ آپ نوٹ فرما لیجئے ہاں۔ سوموار کو تو آپ کا وہ ہے ہاں۔ اتوار کو تو آپ کا پرائیویٹ ممبر ڈے بھی ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا! اس پر تو بحث ہوتی ہے ہاوس میں۔ اس میں سینڈنگ کمیٹی کا کیا مقصد ہے؟

سید اقبال حیدر - نہیں نہیں۔ سینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیا ہے۔

Standing Committee may be advised to expedite the report and when the report of the Standing Committee is presented in the House, we can have in depth discussion for two hours, but it would not be possible for the Standing Committee to submit its report by Monday

Mr. Deputy Chairman: So, in the light of the discussion, which I have listened from both sides, the subject matter stands referred to the Standing Committee. The motion is admitted.

طارق چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طارق چوہدری - جی میں کافی دیر سے آپ کی توجہ کا طالب ہوں۔ جناب چیئرمین یہ تو admit ہو گئی اسکا مسئلہ تو اس کے ساتھ رہے گا لیکن اس میں ایک اور اہم بات آئی ہے۔ ایک تو بشیر احمد خان صاحب نے ایک پیپج دیا ہے اس کے اوپر بھی توجہ دینی چاہیے۔ دوسری جو غلام جیز ہے وہ یہ ہے کہ سابق وزیر خزانہ نے کچھ documents پیش کئے ہیں اور بیچارے

جو خاص چیز ہے وہ یہ ہے کہ سابق وزیر خزانہ نے کچھ documents پیش کئے ہیں اور بیچارے ڈاکٹر صاحب کو front line بنا دیا گیا اب جو دونوں طرف سے documents سامنے آئے ہیں اور اس ہاؤس میں باقاعدہ statements کی صورت میں آئے ہیں۔ ان میں ایک یقینی طور پر غلط ہے۔ لہذا وہ تو adjournment motion ایک الگ پوائنٹ رہا اس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ دونوں میں سے ایک نے غلط دستاویزات پیش کئے ہیں۔ غلط statement دی ہے۔ لہذا اس کو privilege بنا کر re-admit کیا جائے اور Privilege Committee کے پیش کیا جائے۔ کیونکہ یہ اس سے زیادہ serious ہو گیا ہے۔ کہ ایک کی دستاویزی statement یقیناً غلط ہے اور ایوان میں جان بوجھ کر غلطی بیانی کرنا۔ ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یقیناً اس کو اب کمیٹی ہی دیکھے گی کمیٹی کے سپرد یہ ہو چکی ہے۔ یہ مسند جو اہم ہے جب کمیٹی کے سپرد ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کمیٹی میں تمام discuss ہو سکتا ہے۔ اور اس کو ہر لحاظ سے discuss کر کے ایوان میں لایا جاسکتا ہے اور پھر یہ ایوان میں

discussion کے لئے open ہے۔ Thank You۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ کمیٹی میں کیسے جا رہی ہے؟

Sir, when adjournment motion is admitted it is discussed on the floor of the House for two hours and is never sent to the Committee.

Mr. Deputy Chairman: Dr. sahib, the ruling has been given.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ وہ تو privilege motion ہو تب دیا جاتا ہے۔ میں

حیران ہوں یہ کیسا کام ہے؟

No, according to the Rules of Procedure it cannot be done. نہیں آپ کی بات ہے۔

آپ نے refer کیا ہے آپ بھی غلط ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Item No. 3, I am more anxious about the legislation

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے ارعاد فرمایا۔ جناب اقبال سید

صاحب نے وہی کچھ فرمایا۔ بی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ لیکن جیسا کہ محترم بشیر احمد صاحب نے فرمایا ہے۔ کیا یہ

مناسب نہیں ہے کہ دوسرے سینیئر حضرات بھی personal explanation پر نظر رکھیں اس لئے کہ وہ بھی اس سے متعلق ہیں۔ جب کمیٹی میں جانچی جانے کی وہ چیز اس کا تعلق اسی ایوان کے تقدس سے ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس کے لئے proper motion move کر دیں ٹھیک ہے جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اس کے لئے proper طریقہ یہی ہے کہ جب ایک ممبر نے point of personal explanation پر آپ کی بات رکھی ہے تو دوسرا ممبر جاننے کہ وہ ان کے پاس گئے یا نہیں گئے تھے ہم یہاں موجود ہیں ان کو جانا چاہیے کہ facts کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود۔ جناب چیئرمین صاحب میری ناقص رائے میں adjournment motion کا مطلب یہ ہے کہ ہاؤس کو adjourn کیا جائے اور کوئی ضروری اور اہم معاملہ ہے اس کو discuss کیا جائے۔ ایک adjournment motion وہاں سے پیش ہوا اس کو آپ نے standing committee کو refer کر دیا۔ standing committee کا adjournment motion سے کیا تعلق ہے۔ adjournment motion اگر آپ اس کے بارے میں ہاؤس سے پوچھیں کہ یہ adjournment motion discuss ہونا چاہیے یا نہیں تو آپ ہاؤس کی sense لیں۔ اگر ہاؤس کہتا ہے کہ یہ discussion ہو تو discussion کروالیں۔ اس standing committee کا تعلق adjournment motion سے کیا ہے۔ یہ kindly بتا دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اس طرح کے کئی ہمارے ہاؤس کے adjournment motion کمیٹی کو گئے ہیں۔

جناب شفقت محمود۔ کس روز کے تحت گئے ہیں وہ رول quote کر دیا جائے ذرا رول بتایا جائے کہ کس رول کے تحت adjournment motion جو ہے وہ کمیٹی کے پاس جاتا ہے۔ وہ رول quote کر دیں۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: The Chair is being challenged to quote rules, the Chair is not to put any thing to anybody.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ایک منٹ۔ جناب گچلی صاحب۔

جناب منظور احمد گیلگی - میں یہ عرض کروں کہ Rules of Procedure میں

ہم نے یہ تو دیکھا ہے کہ privilege motion جو ہے وہ Privileges Committee کے حوالے کی جاتی ہے لیکن یہ تین سال میں پہلی مرتبہ ہوا اس سے پہلے نیشنل اسمبلی میں بھی ہم نے کبھی آج تک یہ نہیں سنا کہ adjournment motion کو standing committee کے حوالے کیا جائے ایڈجمنٹ موشن کو Chair rule out کرتی ہے یا نہیں یہ اس کی discretion ہے یا تو آپ کہہ دیں کہ یہ درست ہے یا آپ کہہ دیں کہ غلط ہے - یہ تو نہیں ہوتا - یا تو ہاؤس کو put کیا جاتا ہے - یہ تو نہیں ہوتا کہ standing committee میں جائے under which rule - یہ نئے rules یہاں بنائے جا رہے ہیں کہ adjournment motion کو standing committee کے سپرد کر دیا جائے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب چیئرمین! میری گزارش ہے اور میں اور

پروفیسر خورشید صاحب بڑے پرانے parliamentary ہیں - He has got vast

knowledge about it. Has it ever happened? This is my question to him اس طرح سے کبھی سننے بھی ہوا ہے کہ adjournment motion ہو اس کی admissibility پر بات ہو رہی ہو اور فوراً اس کو کہا جائے کہ standing committee کے سپرد کیا جاتا ہے۔

سید مسعود کوثر - I am on a point of order جناب والا! میں انتہائی افسوس

سے یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ ہم نئے لوگ ہیں اور ہم اس ارادے سے یہاں آئے ہیں کہ یہاں ہم کچھ سیکھیں گے لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قواعد جو ہیں انہیں اس آئین کے تحت بنایا گیا ہے اور ان قواعد کو نہ تو ممبر چیرمین violate کر سکتا ہے نہ ہی ہاؤس violate کر سکتا ہے نہ کوئی ممبر - لیکن قسمتی سے عام طور پر کسی بھی قاعدہ کی پاسداری نہیں کی جاتی اور particularly یہ ابھی جو واقعہ ہوا ہے اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ جی یہ روز میں نہیں ہے 'روز میں ہے' کہ جب adjournment motion move کی جاتی ہے - اس کی کچھ conditions ہیں and if all the conditions are satisfied then that adjournment motion is admitted discussion پر بعد اس کے situation create کرنا - میں یہ سمجھتا ہوں کہ

it is the Speaker or the Chairman who is under is outh. That he will defend the

Constitution and these rules are under the Constitution. Therefore, any violation of the rules would amount to violation of the Constitution and nobody is above the Constitution or the law

میں اس لئے یہ عرض کروں گا کہ آپ اگر کوئی ایک ایسا آرڈر ہو which is patently inconsistent with the provision of the Constitution and Rules, the Chairman can follow کو آپ ان روز کو always do it and therefore, I would request کے بعد اگر کوئی ایسی صورت حال ہو تو ہمیں کوشش یہی کرنی چاہیے کہ اس ایوان کو قواعد اور قانون کے مطابق چلائیں ورنہ تو جناب والا جس کی لافھی اس کی نہیں - میں یہ دیکھتا رہا ہوں کہ وہاں سے 25، 25، 25، 25 معزز اراکین بول رہے ہیں - جس وقت چاہتے ہیں بولتے ہیں جتنا مانگ ہو بولتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن کا حق بھی ہونا چاہیے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ روز کو bulldoze کیا جانے اور اس طریقے سے یہ ایوان نہیں چل سکے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - شکریہ جی۔ جناب پروفیسر صاحب -

پروفیسر نورشید احمد - جناب چیئرمین ! میں اتفاق کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب سے بھی اور محترم سینیٹر صاحب سے بھی کہ قواعد کا احترام ہم سب کی ذمہ داری ہے - اگر کبھی بھی کوئی ایسی چیز ہوتی ہو جو اس سے کسٹم کھلا deviation ہے تو اس میں اپوزیشن یا حکومت کا مسئلہ نہیں ہے اس ایوان کا مسئلہ ہے اور ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ان قواعد و ضوابط کے اندر رہ کر اپنے کام کو آگے بڑھائیں - دوسری بات یہ کہ ہر ادارہ قواعد و ضوابط کے ساتھ ساتھ اپنی روایات بھی رکھتا ہے اور ان روایات کو قوانین کے اوپر بالادستی نہیں دی جاسکتی ہے لیکن دوسری طرف ان روایات کو نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ قواعد کی تعبیر ہو ہے اس میں روایات ہمیشہ اور خصوصیت سے انصوری اداروں میں ایک بڑا اہم مقام رکھتی ہے - میں آپ سے عرض کروں گا کہ اگر آپ رول 140 دیکھیں جس میں committees کے functions بیان کئے گئے ہیں تو وہاں صاف کہا گیا ہے کہ

A committee shall examine a Bill, subject or matter referred to it by the Senate and shall submit its report to the Senate with such recommendations including suggestions for legislation, if any, as it may deem necessary. Sir

وغیرہ وغیرہ تین چیزیں ہیں shall examine a Bill, subject اور matter referred to it by

the Senate اب اس کے بعد آپ یہ دیکھنے کہ ہماری روایات کیا رہی ہیں۔ بلاشبہ adjournment motion کا یہی function ہے کہ اس پر ایوان کو ایک متین وقت بحث کرنے کا منا پائیے۔ adjournment motion پر نہ کوئی resolution آتا ہے نہ کوئی voting ہوتی ہے اس کا اصل مقصد دراصل ایوان میں بحث ہے۔ لیکن ایسے بہت سے معاملات آنے جن میں investigation کی ضرورت تھی، مزید تحقیق کی ضرورت تھی، تو اس ایوان میں پچھلے ۱۰ سال میں کم از کم ایک درجن مرتبہ ان issues کو committees میں refer کیا گیا۔ پھر ہاؤس نے discussion کے بعد اسے کمیٹی کو refer کیا۔ اس طریقے سے بہت سارے معاملات کے اوپر سپیشل کمیٹیاں بنیں اور آج بھی اگر آپ pending list دیکھیں تو اس میں آپ کو پانچ چھ آئٹم ایسے ملیں گے کہ جن کا عنوان، اس Adjournment motions referred to standing committees تو اس بنا پر ہماری یہ روایت بھی رہی ہے اور یہ وہ قواعد ہیں جن کی بنا پر یہ کیا گیا ہے۔ آج بھی چونکہ ایک ممبر نے یہ موشن پیش کی کہ یہ مسند بہت اہم ہے اور اس پر Chair نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاں adjournment motion admit کی جاتی ہے۔ اور کمیٹی اس معاملے میں investigate کرے گی۔

سید مسعود کوثر - ہوائٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - ایک منٹ - تعریف رکھیں - جو پروفیسر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے - اس کے ساتھ ساتھ اگر رول ۱۴۲ بھی ملاحظہ فرمائیں تو This matter can be referred to the committee also.

جناب منظور احمد گلگی - ہوائٹ آف آرڈر - جناب والا میری بات بھی نہیں۔

(مداخلت)

جناب بشیر احمد خان ترین - جناب مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

جناب شفقت محمود - ہوائٹ آف آرڈر - جناب والا۔

جناب منظور احمد گلگی - جناب والا - رول ۱۴۲ سے لے کر ۱۸ تک، تحریک التوا کے

رول ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - I think in the light of Rule 146 اور ہماری روایات ہیں

ان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں نے جو ruling دی ہے - I think that is my ruling

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Ruling has been announced and we have precedent.....

(Interruption)

جناب شفقت محمود۔ اگر جناب اسے کمیٹی میں ریفر کرنا ہے تو ایوان سے پوچھ لیں۔
 جناب منظور احمد گچھی۔ ہم جناب آپ کی رولنگ کے خلاف احتجاج کریں گے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ آپ رولز کو violate کر رہے ہیں۔ Constitution کو violate کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ Rules of procedure کے خلاف ہے۔

Mr. Deputy Chairman: No violation at all. It is under 146 and the procedures which are adopted in this House and it is according to the traditions and according to the rules.

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: Mr. Chairman, how can you violate the Rules of Procedure and the Constitution?

Mr. Deputy Chairman: This chapter is closed now. The ruling has been given.

جناب منظور احمد گچھی۔ یہ کوئی بات ہے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: The ruling has been given and there should be no further discussion on it. Mr. Aitzaz Ahsan.

چوہدری اعتراف احسن۔ جناب چیئرمین۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں رولنگ جناب نے ضرور فرما دی ہے اور یقیناً آپ کا اس کے بارے میں یہ عندیہ ہے آپ کی یہ رائے ہے۔ جناب والا۔ آپ کی رولنگ میں ایک finality ہے اور وہ حتمی ہے۔ میں ایک چیز بڑی ضروری عرض کرنا چاہتا ہوں اور پروفیسر صاحب کو خصوصاً اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ باقی ہو اس ایوان کے سینئر فاضل ممبران ہیں جو ہم سے زیادہ terms یہاں رہے ہیں 'تین تین terms سے ہیں' کہ یہ ہاؤس اب وہ ہاؤس نہیں ہے جو uniparty ہاؤس ہوتا تھا جو پہلے غیر سیاسی بنیادوں پر

غیر جماعتی بنیادوں پر تشکیل ہوا تھا۔ یہ ہاؤس اب برا bipolar power ہاؤس ہے۔ اس کے پیش نظر اب آپ کو وہ بہت ساری روایات سمجھنی پڑیں گی جو rules سے متصادم ہیں۔ آپ نے صرف روایات کا شمار کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے یہ تسلیم کیا ہے کہ rules میں نہ بھی ہو تو اس ہاؤس کی روایت ہے۔ جناب۔ وہ روایت غیر جماعتی، غیر سیاسی ہاؤس کی ہیں۔ ہم یہ جتنا چاہتے ہیں، عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جناب ہم اس وقت آپ کی رولنگ سے متصادم نہیں ہونا چاہتے لیکن ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جناب یہ آخری بار ایسی رولنگ ہونی چاہیے جو rules سے متصادم ہو۔ اس کے بعد ہم یہ برداشت نہیں کریں گے کہ وہ روایات جو غیر جماعتی ہاؤس نے اپنائی تھیں وہ اب جماعتی ہاؤس میں اپنائی جائیں۔

rules کے تحت ہم آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ آپ کا وقار اس ہاؤس کا وقار ہے۔ آپ نے ایک رولنگ دی ہے ہم اس کے ساتھ اس وقت کوئی زیادہ جھگڑا نہیں کر سکتے۔ فاضل اراکین نے اپنا احتجاج رجسٹرڈ کیا ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پروفیسر صاحب کی رول ۱۳۶ کی تفسیر بالکل غلط ہے انہوں نے subject اور matter کہا ہے but subject or matter that is referred وہ کون سے رول کے تحت refer ہو رہا ہے وہ refer جہاں سے ہوگا تو کمیشن اس کو discuss کرے گی کوئی ایسا ضابطہ نہیں ہے اور یہ روایت جو طارق چوہدری صاحب کی ایڈجرنٹ موشن پر شروع ہوئی ہیں میں آپ سے آئندہ کے لیے یہ استدعا کروں گا ورنہ یہ نقصان کچھ ٹھیک نہیں رہے گی چاہے بھنڈر صاحب یا سرتاج عزیز صاحب یہ فرمائیں کہ روایات تھیں جناب وہ روایات اب قاعدے اور ضابطے کی پابندی ہوئی یا نہیں یا قاعدے اور ضابطے کو آپ بدل دیں بڑی خوشی کی بات ہے لیڈر آف دی اپوزیشن نامزد ہو چکے ہیں آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اگر روایات کو بیچ میں لانا ہے قاعدے اور ضابطے بدلنا پڑیں گے لیکن جب تک قاعدہ اور ضابطہ بدلا نہیں جاتا جناب چیزیں آپ نے صدق دل کے ساتھ نیک نیتی کے ساتھ ایک روایت پر عمل کیا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں ان روایات کو اب قاعدے اور ضابطے کے تابع کیا جائے۔ اگر اس میں ضرورت ہے کہ کوئی آپس میں discussion ہو آپس میں کوئی تبادلہ خیال ہو اس کے لیے ہم تیار ہیں لیکن ضابطے سے تجاوز یا ضابطے سے کسی قسم کا ہٹنا اس کے لیے ہم تیار نہیں ہوں گے۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ پچھلے (سال یا جتنا بھی عرصہ) یہ چونکہ یہ ایسا تھا ہم نے رولز بھی نہیں دیکھے اور روایات بھی رولز سے متصادم ہیں اور یہ بہت جمہوریت پسند رول آ کر ہمیں سکھا رہے ہیں۔

مہوریت پسند رول آ کر ہمیں سیکھا رہے ہیں۔

We are proud of our traditions, and we are proud of the way this House has been run in the past. Secondly, Mr. Chairman, I must clarify that right now what we have discussed, an impression is being given that this ruling is contrary to the rule.

Mr. Deputy Chairman: I will request you to let him speak, he has the right to speak. I appreciate this thing. I am also a human being. But I have given my ruling and my ruling is based on traditions.

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: After my ruling the matter has ended now. Thank you very much, thank you all.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب میزین! اگر آپ اجازت دیں ہم اس مسئلے پر حکم ہیں ہم اس مسئلے کو مانتے ہیں اور پورا ایوان اس کا احترام کرے گا لیکن صرف ریکارڈ کو درست کرنے کے لیے ضروری ہے کہ میں یہ بات عرض کروں اور میں سربراہ عزیز صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ریکارڈ درست کرنے کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۹۰ء میں یہ ہاؤس non-party نہیں رہا تھا پیپلز پارٹی کے لوگ بھی ایکٹ ہو کر آگئے تھے اور اس کے بعد یہاں ----

(مدافعت)

پروفیسر خورشید احمد۔ میں چاہتا ہوں کہ ریکارڈ درست ہو جائے۔ اس لئے ایوان کے سامنے اس fact کا آنا ضروری ہے۔ جو بات میرے دوست نے کہی ہے وہ تمام facts کو دیکھ بغیر کہن ہے۔ میں یہ بتا رہا ہوں یہاں ریکارڈ موجود ہے کہ ۱۹۵۰-۱۹۵۱ء کو ۵ سینیٹرز نے move کی ہے اور اس کے بعد کمنٹی کو refer کر دیا گیا۔ آج لوگوں کو روزمرہ معلوم ہو گئے ہیں اس سے مسئلہ ان کو معلوم نہیں تھے۔

Mr. Deputy Chairman: Now this chapter is closed please thank you very much sir, thank you very much. Item No 2 messages.

I submit myself before all of you, my colleagues, my Senators. I am really

thankful to you for all this discussion and adhering to my ruling Insha Allah I will abide by rules and protect the decorum of this House and I hope that all of you will assist me in all trades of my working thank you very much.

Now I will read out the message received from Secretary General National Assembly, that the following Bill duly passed by the National Assembly has been transmitted to the Senate. It is, "The National Fund for Cultural Heritage Bill, 1994. Item No. 3, Syed Iqbal Haider.

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY---I.A.I.D.

Syed Iqbal Haider: Sir, the motion for taking this Bill into consideration was passed yesterday. Today the amendments that have been moved by the honourable members were to be considered, particularly by Mr. Anwar, Bhinder Sahib. The amendments have to be considered now. The motion for consideration was passed yesterday and today we had to consider the amendments. So, the honourable members who had moved the amendment they may move it, then I will make a speech.

Mr. Deputy Chairman: The amendment was from Mr. Shalazad Gul - and Mr. Shahzad Gul. I think, is absent. And second one is from Ch. Muhammad Anwar Bhiner Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Mr. Chairman, Sir. Actually I have one grievance and that is that the amendments moved by me were not correctly circulated and I have brought it to the notice of the worthy Law Minister as well. I had given the copies of those amendments, original amendments which were moved by me. I had moved an amendment in clause 2. So, I move that amendment which I had moved and that is "[The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994], as passed by the National

Assembly, the following be added as clause 2 and the existing clause 2 be re-numbered as clause 3.

Amendment of section (1) of Act 4 of 1992, in the Banking Tribunals (Amendment) Act, 1992, Act IV of 1992 in section (1) for sub-clause (2) the following shall be substituted namely, (2) It shall come into force on 12th of April, 1992 and shall be deemed always to have come into force on the said day"

سید اقبال حیدر۔ سران کی تمام amendments move کر دیں پھر اس کے بعد

Yesterday we had a very meaningful meeting on these amendment with the honourable member and the understanding that we have reached is that there is a point of view and the logic behind all the amendments which have been proposed by the honourable member. It is a question of approach for achieving the same result. We are approaching it through just making one amendment of Validating the Orders. The honourable member's object is also the same to achieve the same objective through these amendments. So, a via-media, I have suggested to him which I made on the floor of the House that this Bill may be passed and the new approach adopted by the honourable member may come as a Private Member's Bill which the honourable member may present at any time and we will not oppose that Private Member's Bill's admission so that that purpose is achieved.

راجہ محمد ظفر الحق۔ بناب چیئرمین! ہماری Law Minister صاحب سے meetings

ہونی تھیں۔ اور اس میں یہی طے ہوا تھا۔ کہ ہم Legislation کے کام میں کوئی بے جا رکاوٹ نہیں پیدا کریں گے بلکہ تعاون کریں گے کہ Legislation بہتر طریقے سے ہو۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی طے ہوئی تھی کہ انور بھنڈر صاحب سینیٹریوں نے یہ ترامیم دی ہیں وہ ایک Private Member's Bill کے طور پر اپنا موقف اس میں لائیں گے اور اس کے بارے میں Law Minister صاحب نے یہ کہا ہے کہ وہ اس کو oppose نہیں کریں گے۔ دوسری گزارش یہ تھی کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ جو دوسرا بل ہے۔ جو 5 item ہے۔ اس کے بارے میں جو ترامیم ہم نے دی ہوئی

ہیں ان پر پوری discussion ہو۔ اور ہم نے پہلے ہی سے یہ گزارش کی تھی کہ جو انہوں نے کل ہمیں ایک فہرست دی ہے seventeen Bills کی۔ کچھ Bills میں کچھ دوسری چیزیں ہیں۔ وہ جو Legislation کے سترہ items دیئے ہیں۔ ایک تو ان کا sequence ہمیں بتا دیں تا کہ جس کسی نے اس میں amendments move کرنی ہیں وہ with in time کر سکے تا کہ smoothly یہ کام ہو سکے۔ اگر اسی آرڈر میں جس آرڈر میں آپ نے مجھے دی تھیں۔ تو پھر وہ آسان ہے۔ لیکن پھر اس کو تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ یعنی اوپر نیچے نہیں ہوگا۔ تیسری چیز یہ تھی کہ تین معاملات ایسے ہیں جن کے اوپر اس اجلاس کے دوران بحث ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے کوئی وقت رکھا جاسکتا ہے by understanding وہ law and order situation ہے۔ وہ منگنی کی صورت حال ہے۔ اور ایک مہران بینک سکینڈل ہے۔ ان تین چیزوں کے لئے کوئی وقت مقرر کر دیا جائے تو mutual understanding سے یہ معاملہ بڑا smoothly آسے چل سکتا ہے۔

جناب ذہنی چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے۔ جی لائسنس صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ بناب لاہ اینڈ آرڈر پر تو پہلے ہی ہم لوگوں کا شاید consensus ہو گیا ہے کہ اتوار کے دن اس پر بحث ہو جائے۔ دوسرے دو ایجنڈے کے لئے بھی ہم آپس میں آج شام بیٹھ کر وقت طے کر رہے ہیں۔ منگنی کے ایجنڈے پر بھی اور مہران بینک پر بھی۔ ہماری حکومت کو کسی بھی عوامی اہمیت کے مسئلے پر بحث پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے صرف وقت کی بات ہوتی ہے۔ اس میں میری گزارش صرف یہی ہو گی کہ may be we might have two sittings in a day تو بحث کے لئے جو معاملات ہوں ان پر legislative work ختم کرنے کے بعد ہم بحث کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس کے لئے دن کا تعین ہم آپس میں بیٹھ کر کر لیں گے

I appreciate that.....

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Mr. Chairman, on the last sitting when the discussion was to commence, it was directed by the Chair that the learned Law Minister and myself who was the mover of these amendments, should sit together and discuss these amendments and try to come to some consensus so that the work of legislation should proceed. In view of that directive, Sir, I called upon the worthy Law Minister and we had a discussion. We had the full discussion so far as these amendments were concerned and I

must say, Sir, that the approach with which the Law Minister received those amendments was appreciable and commendable. He did not oppose amendments for the sake of opposition and he tried to understand the issues and he was agreeable that these amendments must be made in the law, but he suggested a via media that this process of legislation should also proceed and suggested that I should bring in Private Member's Bill and the Government will not oppose those amendments and that Private Member's Bill. I am grateful to the Law Minister and I must assure you, sir, it is the decision of the party and also the direction of the leader of the opposition which was very much clarified on the first day that we will not hamper the legislation. We will not oppose any Bill, for the sake of opposition and the worthy Law Minister. I am convinced that these amendments which were moved had an idea, had a principle behind them and there was no opposition for the sake of opposition and so, sir, in view of that discussion I have discussed this with my leader and he has also agreed to it that as we are committed to speed up the legislation, therefore, we will not move these amendments and therefore, I would ask leave from the House to allow me to withdraw this amendment.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to validate certain Orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunals -

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, sorry for interruption, there is another amendment which I am not moving. I may inform the House that there is another amendment. I am not moving that. So we can pass on to the third reading and for the third reading if anybody wants to speak he may speak but since there was a consensus and agreement I don't want to speak on the third reading and directly the question may be put for the passage of the Bill.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. So let me put this motion of Syed Iqbal Haider first. It has been moved by Syed Iqbal Haider

"That the Bill to Validate Certain Orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration "

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is carried. Now clause by clause reading.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sorry Sir so far as the Second reading is concerned I think that is also over. Now the time that the worthy Law Minister should move the motion for the passage of the Bill. That was already carried on the last day, so far as the consideration is concerned.

Mr. Deputy Chairman: Now, the question is that clause 2 do form part of the Bill. Clause 2 "validation" notwithstanding any order or the decision of any court, any order or judgment passed, decisions or proceedings taken or recoveries made by the Banking Tribunals under the Banking Tribunals (Amendment) Act, 1992 (VI) of '92 of any appointment made or notification issued thereunder at any time before the commencement of this Act purporting to be in excess of the authority conferred on the Banking Tribunal under the said Act shall be deemed to have been validly made, passed or taken and shall have and shall be deemed always to have had effect accordingly.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is carried and Clause 2 form part of the Bill. The question is that clause 1, short title and preamble do form part of the Bill?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Chairman: The motion is carried and clause 1, short title and preamble form part of the Bill. Now item No. 4 Syed Iqbal Haider Sahib.

THE BANKING TRIBUNALS (VALIDATION OF ORDERS) BILL, 1994

Syed Iqbal Haider: I move that the Bill to Validate Certain Orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994], be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to Validate Certain Orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunal (Validation of Orders) Bill, 1994] be passed.

(The Bill was passed.)

Mr. Deputy Chairman: The Bill is passed. Item No. 5.

THE BANKS (NATIONALIZATION) AMENDMENT) BILL, 1994

Makhdoom Shahab-ud-Din: Sir, I move that the Bill further to amend the Banks (Nationalization) (Amendment) Bill, 1994] as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: opposed.

Makhdoom Shahab-ud-Din: Mr. Chairman, it is a single clause Bill. I don't think there is any ambiguity involved in it and I also do not see the wisdom why this is being opposed. Sir, time and again Members of the Parliament, be it in the Senate or the National Assembly, have agitated and they

expressed their concern about the better functioning of the Banks and the DFIs.

Mr. Chairman sir, the performance of these financial institutions has been always hampered by the recovery of the dues. The dues have got stuck up, and to this extent that till 30-6-93 the stuck up loan was 30 billion Rupees. Now, Mr. Chairman sir, the Care-Taker Government introduced an Ordinance and that was to expedite this process of recovery of dues. And the Care-Taker Government said that we will publish the list of all those who have defaulted and this Mr. Chairman sir, is with the intention to help recover the dues. Now, I really don't see the wisdom that why this is being opposed. This is something a bona fide Act on the part of the Government and we have taken certain measures also that this should not be done arbitrarily. There are certain conditions for that. And the Banking Council has been directed that unless the Banking Council has been directed that unless a person stands defaulter for over a year for a certain amount of rupees only then his name will appear in the list of defaulters. So, I think, great precautionary measures have been taken and my worthy friends, my very senior wise friends should not I think, oppose this. As much to be said about this sir, and of course, when the time comes I will certainly spell out those reasons. Thank you very much.

جناب ذہنی چیئرمین۔ جناب محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بل کی مخالفت میں ہم نے کیا کتنا ہے۔ یہ بل آپ کو معلوم ہے نیشنل اسمبلی سے پاس ہو کر سینٹ کو موصول ہوا ہے اور جس طرح نیشنل اسمبلی میں یہ بل پاس ہونے میں اس سے بھی یہ ایوان اچھی طرح باخبر ہے کہ وہاں حزب اختلاف کے walk out کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام بلوں کو bulldoze کر کے پاس کر کے یہاں بھیجا گیا ہے۔ اور اگر ان میں جناب آپ ملاحظہ فرمائیں تو ایسی غلطیاں ہیں جو درست ہونی ضروری ہیں۔ جب ہم کسی غلطی کی نظامداری کرتے ہیں تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اس بل کو پھر جوائنٹ سنگ میں بنانا پڑے گا۔ جموڑیں پھر آرڈیننس کرنا پڑے۔

کا۔ حکومت کی اپنی مجبوریاں اپنے طور پر درست ہیں۔ ہم بھی نہیں چاہتے کہ آرڈیننس لگے جائیں۔ ہم بھی نہیں چاہتے کہ ایک آرڈیننس lapse ہونے کے بعد دوسرا آرڈیننس آنے لگے جناب والا۔ اس کے لئے اصلاح کی گنجائش موجود ہے اور اس میں ضروری بات یہ ہے کہ ordinances اجتناب کیا جائے۔ بل نیشنل اسمبلی میں لائیں یا بل آپ سینٹ میں لائیں۔ یہاں سے originate کریں Standing Committees کو جائیں اور اس پر غور ہو اور اس غور ہونے کے بعد اس کے حسن قبح کو دیکھا جائے۔ پھر سینٹ میں پاس ہو۔ پھر یہ نیشنل اسمبلی میں جائے۔ جناب والا۔ یہ کیوں طریق کار رکھا گیا ہے۔ وہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جو بل بھی قانون بن کر عوام کیلئے مدتوں کیلئے دیکھا جائے جہاں تک ہو سکتا ہے مکمل ہو تو کوئی چیز نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی جہاں تک ہو سکتا ہے اس میں نقصان نہ ہوں۔ اس کو جناب دیکھیں تو بیشتر اس کے کہ میں اس کے principles یا اس کے اصولوں پر بات کروں جو بل نہیں circulate ہوا ہے اگر اس کی آخری تین لائیں دیکھیں تو were کی بجائے where لکھا ہے یہ قانون تو اسی طرح ہانے گا اگر ہم پاس کریں تو اس میں جناب پڑھائیں اپنے طور پر لیکن ہم اصولی طور پر اس بل کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ اس میں فیڈرل گورنمنٹ نے یہ اختیار لیا ہے کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ چاہے تو بکنگ کونسل کو یہ direction دے سکتی ہے کہ دس لاکھ سے اوپر کے عطیے قرض داران ہیں ان کی لسٹ خالی کرو۔ یہ قدر جو لکھی گئی ہے اور یہ حق ہو یا گیا ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ نے لے لیا ہے۔ اگر بکنگ کونسل اپنے طور پر چاہے تو کر سکتی ہے۔ اس لئے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بکنگ کی ایک کونسل ہے جو نوڈ مختار ہے جو اپنے طور پر فیصلے کرنا چاہتی ہے۔ فیصلے کرنے کی policies جانے کی۔ policies بکنگ کو دے گی لیکن اس سے اوپر یہ قدر جو لکھی گئی ہے۔ اس قریب میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ چاہے یا فیڈرل گورنمنٹ اگر direct کرے یا فیڈرل گورنمنٹ اگر ہانت دے تو پھر بکنگ کونسل کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ لسٹ کو خالی کر سکے لیکن جناب عوام تو یہ نہیں چاہتے۔ جب یہ لسٹیں خالی ہوں گی تو لوگوں کے نام منظر عام پر آئے تھے جب لوگوں نے معلوم کیا تھا کہ کون کون قرضدار ہیں۔ کن کن لوگوں نے سود صاف کرائے تھے۔ کن کن لوگوں نے بڑے بڑے قرضے صاف کرواتے تھے تو لوگ اس لسٹ کے خالی ہونے سے خوش ہوئے تھے۔ لوگوں کو معلوم ہوا تھا کہ کون وہ لوگ ہیں جو اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے قرضے بھی لیتے ہیں۔ پھر سود بھی نہیں دیتے اور پھر سود بھی صاف کرواتے ہیں۔ اور قرضے بھی صاف کرواتے یا ان کی ادائیگی نہیں کرتے۔ اس لئے جناب میں یہ عرض کروں گا کہ اصولی طور پر ہم اس بات کے خلاف ہیں کہ یہ اختیار بہ حکومت لینا چاہتی ہے۔ کہ اگر وہ

چاہے تو یہ سسٹم خالص ہو اگر وہ نہ چاہے تو یہ سسٹم خالص نہ ہوں اور یہ اختیار ہے بنگلہ کونسل کا نہ ہو کیونکہ بنگلہ کونسل کا اپنا اختیار ہونا چاہیئے اس لئے ہم اس چیز کے مخالف ہیں میں عرض کروں جناب میں عدالت کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت چاہتی ہے کہ ایک آدمی بے نقاب نہ ہو اگر حکومت چاہتی ہے کہ ایک آدمی نے بیس کروڑ روپیہ قرضہ بھی لیا ہے اور دیا بھی نہیں تو جب یہاں سے اسلام آباد سے چٹھی نہیں جانے گی وہ اس کا نام خالص نہیں کریں گے۔ تو کیا جناب یہ جانتے ہیں کہ اس کو حکومت کے تابع بنا دیا جائے اور کسی کے فعل پر پردہ ڈالنے کے لئے حکومت کی آزادی جانے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کے مفاد میں بھی نہیں ہے کہ حکومت یہ اختیار لے۔ کیونکہ حکومت اگر اختیار لے گی اور حکومت اگر جاری نہ کرے گی تو اس کا خط اثر ہو گا۔ حکومت آج اگر پیپڑ پارٹی کی ہے تو سدا یہ حکومت تو نہیں رہے گی اور حکومتیں بھی آئیں گی قانون سب کے لئے رہے گا یہ اختیار سب کے لئے رہے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی حکومت کو بھی جناب والا یہ اختیار نہ ہو کہ اگر وہ اجازت دے تو نادمہندگان کے نام منظر آئیں اگر وہ اجازت نہ دے تو ان کے نام منظر عام نہ آئیں اس لئے ہم اصولی طور پر اور اس اصول کے تحت اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس کی language کو بھی بہتر بنانے کے لئے ہم نے ترامیم دی ہیں اور ان ترامیم کے ذریعے ہم اس کی اصلاح اور بہتری بھی چاہتے ہیں۔ اس لئے جناب ہم صرف اصول کی بنیاد پر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ جناب اس میں دیکھنے یہ معاملہ جو رقوم کا ہے یہ معاملہ کوئی ہزاروں کا نہیں یہ قرضے جو ہیں جناب والا آپ نے دیکھا ساری قوم نے دیکھا کہ یہ کروڑوں کے قرضے جاتے ہیں۔ اور کروڑوں پر پردہ ڈالنا میں سمجھتا ہوں کہ نہ اخلاقی طور پر درست ہے نہ معاشی طور پر درست ہے اور نہ اسلامی طور پر درست ہے اور یہ لوگ جو ہیں جب تک بے نقاب نہیں ہوں گے۔ وہ ناجائز معاملات اٹھانے سے باز نہیں آئیں گے۔

جناب والا! آپ نے دیکھا کہ یہ فنانس کمیٹیوں نے کیا کیا آپ نے دیکھا مہراں بنگ کا معاملہ آیا ہے یہ معاملے جو ہیں یہ معاملے رقوم کے معاملے ہیں یہ معاملے قرضوں کے معاملے ہیں یہ معاملے لوگوں کو ناجائز قرضہ دینے کے معاملے ہیں کس طرح یونس حبیب نے کس کس طرح سے اثر انداز ہونے کی کوشش کی اگر اس پر پردہ ڈالا جائے گا اگر ان کو حکومت کے تابع کر دیا جائے گا۔ تو منظر عام نہ یہ چیزیں نہیں آسکیں گی۔ یہ چیزیں آئی چاہئیں لوگ یہ لٹا کر دیتے ہیں عوام یہ چاہتے ہیں کہ یہ چیزیں منظر عام پر آئیں تاکہ آئے والے وقت میں کسی کو یہ جرات نہ ہو سکے کہ وہ ناجائز طور پر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یا اپنی پوزیشن کو خراب استعمال کرتے ہوئے کل کو کوئی قرضہ لے اور پھر واپس نہ کرے پھر اگر اس کا تعلق کسی حکومت سے ہے تو جناب یہ حکومتیں

آئی جانی ہیں لیکن قانون ہمیشہ کے لئے رستے ہیں۔ آج سے 100 سال پہلے جو قوانین بنے تھے۔ وہ آج بھی رائج ہیں اور پتہ نہیں کہتنی دیر اور چلیں گے اس لئے جناب والا! ہمیں یہ دیکھنا ہوگا اور ہمیں ابھی طرح سے سوچ بچار کرنی ہوگی کہ یہ ایسے اس چیز کے تابع نہیں ہونا چاہیے اور پھر جناب یہ بلنگ کونسل اس میں جناب کون لوگ ہیں۔ بلنگ کونسل کو کون بناتا ہے۔ وہی حکومت بنانے والی وہی ڈائریکشن دینے والی ہے وہی ان کی رہنمائی کرنے والی وہ لوگ ان کے اثر سے بالاتر نہیں ہونگے اور پھر اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ جب پاکستان بلنگ کونسل کو فیڈرل گورنمنٹ نے ہی بنایا ہے۔ جہاں پہ پہلے ہی آپ کے آدمی بیٹھے ہونگے۔ پھر اس کے اوپر اور پابندی کہ یہ ہماری اجازت کے بغیر وہ اسٹ بھی خارج نہیں کر سکتے یہ بات درست نہیں ہے اور ویسے بھی جناب اگر یہ چیز آنے لگی تو لوگ اس کو پسند کریں گے اس لئے قانون میں یہ ترمیم منظور کرنی چاہیے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے محترم جناب مخدوم صاحب کو اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے یہ اختیارات مل آپ کے لئے ہی متعلق کا سبب بن سکتے ہیں۔ کل کو جب اختیار آپ کے پاس نہ تھا تو آپ کو کوئی سہ نہیں ملے گا۔ اور اگر اختیار آپ کے پاس ہو گا تو اس پر پردہ ڈالنے کے لئے کئی لوگ آپ کو متاخر کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے میں یہ چاہوں گا اور میں یہ مودبانہ سارے ہاؤس سے کہوں گا کہ اس شکل میں یہ جو بل جناب فاضل وزیر برائے خزانہ نے ہے اس کو consider نہیں کیا جانا چاہیے اور اس کو واپس لے لیا جانا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین - بی جناب مخدوم ری جماعت حسین صاحب۔

مخدوم ری جماعت حسین - جناب چیئرمین! میں اس مسئلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جیسے کہ دو تین بل اس مرحلے سے نکلے ہیں یہ بہت اہم بل ہے اور اس میں جو ترمیم ہم نے move کی ہوئی ہیں اس میں بھی اگر مخدوم صاحب شیخ کر کوئی بات کر لیں کیونکہ انہوں نے آرڈیننس کا حوالہ دیا ہے تو آرڈیننس میں اس سے بہتر تجاویز کئی گئی تھیں اس سے بہتر تجاویز کئی گئی تھیں آرڈیننس میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جن لوگوں نے قرعے لے لیے ہیں ان کے نام خارج کئے جائیں اور جن لوگوں نے قرعے صاف کروائے ہیں ان کے نام بھی خارج کئے جائیں۔ ہماری جو ترمیم ہیں وہ یہ ہیں کہ اس میں add کر دیا جائے کہ جن لوگوں نے قرعے صاف کروائے ہیں ان کے نام بھی خارج کئے جائیں۔ تو انہوں نے آرڈیننس کا حوالہ دیا ہے اس کی spirit کو آگے رکھتے ہوئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم بہتری کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں بہتری کی طرف ہم اپنی تجاویز دے رہے ہیں تو اس پر یہ غور کریں جیسے کہ پہلے شیخ کر بات ہوئی ہے اس پر بھی

اگر بیٹھ کر بات کر لیں تو ہم بہتر تجاویز ان کو پیش کریں گے۔ کیونکہ میں ابھی اس بحث میں نہیں بیٹھا چاہتا جب میری باری آنے گی تو میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا۔ اگر انہوں نے اس کو bulldoze کرنے کی کوشش کی تو پھر ہم تمام حقائق بیان کریں گے کہ کیوں آرڈیننس دوائے فخرے کاٹنے لگے ہیں۔ جہاں یہ یہ لکھا گیا تھا کہ ان لوگوں سے نام بھی حاصل کئے جائیں جن لوگوں نے قرینے صاف کرائے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ جی ہاں۔

راجہ محمد نضر الحق۔ جناب چیئرمین! ان ترامیم کے اوپر ہماری آنکھیں ہیں یہ understanding دینی تھی کہ یہ اس میں بڑی substantial ترامیم ہیں اور ان پر پورے طریقے سے بات کرنی ضروری ہے۔ اس لئے اس وقت اس کو آگے نہیں بٹایا جاسکتا۔ ویسے ہی ڈیڑھ بج گیا ہے تو اس کو اٹھی sitting پر رکھا جائے گا کہ اس وقت اس پر صحیح طریقے سے بحث ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو پھر پروفیسر صاحب کو سن لیں ذرا۔

پروفیسر نور شہید احمد۔ جناب چیئرمین! اس پر ہماری first reading شروع ہو گئی ہے اور بحث کا آغاز محترم مہندس صاحب نے کیا ہے۔ میں اس میں تھوڑا سا بولنا چاہتا ہوں اگر آج باری رکھنا چاہتے ہیں تو ہم باری رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ Please میں نے پروفیسر صاحب کو فلور دے دیا ہے جناب شہادت صاحب۔

پروفیسر نور شہید احمد۔ جناب چیئرمین میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر اہم مقام کا موقع دیا۔ اس وقت چونکہ ہم بل کے بنیادی تصورات اور اصول پر بحث کر رہے ہیں اس لئے میں اپنی گزارشات کو اتنی تک محدود رکھوں گا جتنی میں welcome کرتا ہوں حکومت نے اس اقدام کو کہ وہ یہ ترمیم لائے ہیں اور میری نگاہ میں یہ ترمیم ایک مثبت اقدام ہے اس میں منظر میں خاص طور پر اس میں ہمارے ملک میں ہر پارٹی جو برسرِ اقتدار آئی ہے اس نے بینک کو اس کے وسائل کو، عوام کی دولت کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہے۔ جناب والا! میں معافی کے ایک ادنیٰ طالب صدم کی حیثیت سے بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں بینکنگ کے ادارے کو تباہ کیا گیا ہے اور مسلسل تباہ کیا جا رہا ہے۔ یہ بہت ہی خطرناک

جینے ہے کس جس حکومت سے سنے پاس ہے وہ بتائیں پارٹی ہو، مسلم لیگ ہو یا کوئی دوسری پارٹی ہو
کس کو یہ حق نہیں کہ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اذان گھر ہوئی)

Mr. Deputy Chairman: The House is adjourned to meet again at
four of the clock in the evening on Sunday, May 15, 1994.

[The House then adjourned to meet again at four of the clock in the evening on
Sunday, May 15, 1994]